

بسم اللہ الرحمن الرحیم

احسن الخالقین نے مجھے سر دیا تو ایسا جیسے کاسۂ ہوا و ہوس کو ٹوٹا دیا ۔ عنبو رسنے
دماغ دیا ۔ بے دماغ نکیا ۔ غرور سے خالی خاکساری سے مملو کیا ۔ آنکھیں کیا دین دیدۂ بینا دیا
کانین سرمہ ڈال کے گوش کو شنوا کنہ دید کو وا کیا ۔ لب بند زبان حال گویا ۔ سینہ کینہ سے
خالی ۔ دل تولا و ولا کا بھرا ہوا ۔ دم عجز و نیاز کا ہمدم ۔ نفس نفوس قدسیہ سے باہم
کیا ۔ ہاتھ ید اللہ کا دستگیر ۔ پیر بیت اللہ کے راہگیر ۔ بیخودی خودداری کی ہم سفیر ہے
جب سے دلدار نے آنکھوں مین گھر کیا ۔ ادب نے مودب ۔ تحیر نے متحیر کر دیا ہے ۔
تمجید ذات مطلق مقید صفات سی تحمید خالق حیوان ناطق سے کب ادا ہوئی جو نعت
شفیع امت ادنی امتی سے مودی ہوتی ۔ مصرع خاموشی از ثنائے تو حد ثنای تست
خلفائے راشدین و ائمہ طاہرین (جو نفس و جانشین حبیب اکرم الاکرمین ہین) انکی تعریف
بلا تصنع صانع کی صنعت کی واقعی توصیف ہے یہان مصنوع نہان ہے صانع عیان ہے

تب ہی تو انکی محبت باعث ایمان ہے - صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم (فَاتَّقُوا اللّٰہَ یَا اُولِی الْاَلْبَابِ) اس ہیچمیرز سے (جو ہیچ سے بھی زیادہ ہیچ ہے) بعض احباب بدین تصور مصر تہے کہ اگر مکتوب جمع ہو جاتے مجموعۂ خیالات بنجاتے - چونکہ عارف بخود پر عارف تہا عذرخواہ رہا وجہ کیا جو شخص آداب و ادب سے بے بہرہ ہو جسکی اردو تک بے محاورہ یا متروک المحاورہ - زبان سے بیان - بیان سے مطلب الجھا ہوا - ترکیب عبارت بے ترکیب - مبتدا سے خبر بیخبر ہوا وس سے سکوت کی سوا کیا ہو - جب انکا اصرار حد سے گذرا - مین انکا ربعید سے درگذرا - حضرات حبیب پرست جانتے ہین - حب کا اندازہ محب کر سکتے ہین کہ محبت سے مروت کیا کچھ مجبور کرتی ہے - بارے کیجئے کیا اجتماع خطوط طول عمل تہا لہذا اتلی تعمیل اسکی اس برداشتہ خاطر نے بخاطرداشت انکے باین عنوان کی کہ بعض لوگون کو آیندہ سے نگہداشت نقول مکاتیب کیلئے تاکید کی - بیموقع نہ ہوگا اگر حضرات فضل کے دلنشین و خاطرنشان کردون - اس منشات کا منشاء یا منشاء انشاء یہ نہین ہے کہ اسکو مینے لایق التفات اصحاب فضیلت سمجھا ہے - بہلا مجھسا بیزبان کج مج بیان فصاحت و بلاغت سے انجان کہین بہولے سے ایسا تصور کر سکتا ہے یا خواب مین بھی خیال لا سکتا ہے - کوئی خواہی نخواہی ہذیان سے بیدار مغزون کا دردسر ہوتا ہے - الحاصل اس رہین مودت نے بعہد ندامت محض بخلوص مخلصین تدوین بعض

کیا ہے۔ وہ ملم کردہ نام و نشان جس کا اسم ہو مسمیٰ ہو اس منشات کو اگر بجنیال شوریدہ مغزی و پریشان مقالی موسوم بہ (منشات پریشان) نہ کرے تو کیا کرے۔ الله بس باقی ہوس۔

جشن سالگرہ مبارک اعلیحضرت قدر قدرت ادام اللہ سلطنتہٗ وزاد اجلالہ وبرکاتہٗ کی مبارک باد کا ملخص

رباعی۔ شاہا بقاسے عمر تو باد اہزار سال ؛ اجلال درپناہ تو باد اہزار سال
سال ہزار ماہ وماہ ہزار سال ؛ روزے ہزار ساعت و ساعت ہزار سال

جشن سالگرہ مبارک اقدس و اعلیٰ میں نسیم بذل نے غنچے کو گل۔ چار چمن عالم کو نہال کیا۔ شمیم نوال نے شگوفے کو ثمر عالمیوں کو مالا مال۔ سرور سے گل مہکنے۔ بلبل چہکنے لگے۔ نشہ نشاط سے فدویان ہوا خواہ بہکنے لگے۔ خیام فلک احتشام جاہ و اجلال پہ ایستادہ ہوئے۔ قوس قزح کمان و لگم بنی۔ چرخ اطلسین فرش راہ بنا ماہتاب نے چاندنی کو بچھا دیا۔ خورشید نے گل خورشید کو پائیدان بارگاہ جم جاہ کیا۔ نہ اور نے تار شعاعی کا چنور بنایا۔ جان نثار و تن بجان۔ دل کو عقد ثریا کیطرح نچھاور کر دیا۔ عمود سلطنت و عماید دولت کی کشمکش سے دارا پیشی کے ستارے کیا ٹوٹتے تھے۔ انجم کی آنکھوں میں تارے ٹوٹتے تھے۔ خانہ زادی

دل سوز کا بہ منت منت کے چراغ جلایا گیا تھا۔ بدخواہوں کو سرد چراغان
بنانا تھا۔ خدام نازک دماغ نے چہل چراغ میں جوہر و غمن گل جلایا تھا غنچہ
دہن گلگیر کے بوسے لیتا۔ وہاں گلگیر بوسے گل دیتا تھا۔ ذوق میں آتش گل
سے عنادل اُدہر جلتے تھے۔ ادہر شمع کے مانند بداندیش اراذل کی
چربی پگھلتی تھی۔ طرفہ تماشا تھا۔ شمع تو شوق میں بہی جاتی تھی۔ پر سوزش سے
اِنکے آنسو بہے جاتے تھے فدائی بیخودی میں مثل پتنگے پروانے تھے
بدخواہ بے بال و پری سے سوختہ تھے آتشبازی کے انار غوطہ زن
چوچھوٹنے لگی مغفل حلقوں کے پسینے مثل فوارہ چھوٹنے لگی۔ اس مبارک
رسم میں بہ فرخندہ طالعی جو شخص قدمبوسی سے ممتاز ہوا سرفراز ہوا
اعجاز تقریر سرمہ گوش ہوکر باطن تک کے دیدے کو بینا کیا۔
فرط مسرت سے زمانے کی باچھیں کھل گئیں۔ زمانیوں کے غنچہ ہائے
دل کھل گئے۔ طبیعت شگفتہ ہوگئی۔ پژمردہ خاطری نہفتہ ہوگئی
محبوس افلاس حبس سے رہا ہوئے۔ مایوس آس سے
ملے۔ نامراد۔ بامراد۔ ناشاد۔ شاد ہوئے کم بخت نارسائی بخت سے
پایۂ تخت تک پہنچ نہ سکے۔

بنام نواب حسام الملک خانخانان معین المہام سرکار عالی

عاشق صنم بت پرست کے رنگ مین مصرع درحضرتِ کفرستان
بت خانہ چین باید شکا ترانہ سنا کر سادہ لوح کو پرستارِ اصنام
کر دیا۔ شایق وجودی رنگ مین زنار کو حسن تسبیح سلیمانی ٹھہرا کے بتون کا
مالا جپا۔ دیر کو دارِ آخرت ہی بنا دیا۔

شعر

حرم و دیر مین ہی جلوہ پرفن اون کا ؛ دو گھرونکا ہی چراغ ایک روشن اونکا
پھر کیا تھا شرارِ عشقِ آتشین رخسار سے ان جلوونکا دل جلا کے فتیلۂ شعلۂ طور آتش
کر دیے۔ وجیہ منیجہ بہر صورت وجہ اللہ بن سکے خدا نمائی کے گھونگٹ
مین خود نمائی کا تماشہ دکھانے۔ خال رخسار کو سویدا سے
دل کا مراقب بنانے۔ مفتی مفتون ہو کے لگا لحیۂ شریعت کو لیشپ
قاضی بنانے تخت کمان ابروون کے تیر نگہ کا شکار ہو کر لگا آنکھہ
بچا کے دیدے لڑانے ہمین بھی گردشِ ایام۔ خانقاہ سے
جو مینا نہ لے چلی ہے شکست تو یہی ارمغانِ مغان ہے۔ دوآبہ
مین معشوق چاردہ سالہ کے ہاتھون شرابِ سہ آتشہ کا جسکہ جو پڑ گیا ہے
گرم آہین بھرتے بھرتے دم سرد ہو گیا ہے۔ شبیہ رو سے
روشن کا زرافشان میری آنکھہ مین درخشان ہے۔ تارِ نظر مین کرن

مہر کے مانند ہر ذرہ رخشان ہے اُف رے نازک مزاجی اُنکی ۔ آتشِ گل کی حرارت سے
پسینہ آتا ہے ۔ گرمیِ حُسن سے گلگونِ بُشرہ گلنار ہوا جاتا ہے شاخِ گل کی جبین سے عرق ایسا
معطر ہے جیسے گل سے گلاب ۔ یاسمن بدن کے پسینہ ایسا چھوٹتا ہے جیسے زہرہ
مار الزہر ۔ نازک دماغی سے چراغمین روغنِ گل جلتا ہے ۔ گلِ شمع پھول کی باس
دیتا ہے گلگیر کے منہ سے بوے غنچہ دہن آتی ہے ۔ بیدماغی سے شمع کی چربی پگھلی جاتی ہے
فانوسِ خجل پر پتنگے پروانے ہونا کیا عنادل جلتے ہین ۔ جسکی شمع زبان آکر گل جھڑتے
دہن گلگیر کے غنچۂ دہن بوسے لیتے ہون ۔ اُس شعلہ روی سرو مہر کی آتش زبانی سے
چمن زندگی عشاق مین پھول کیونکر نہ پڑتے ہون ۔ شیرین ادائی پہ تلخ کلامی سفاکی
تیغ زبان کا جوہر ہے ۔ ملیح چہرہ کے شکر نمک پاشی مین لب زخم جگر وا ہے
سو وہ واہ ہے مین آہ ہون ۔ ہے ہے خود بین کی بدگمانی بھی دیدنی
باغمین نرگس کا قلم لگائیے تو مہندی کے چور کی طرح ہاتھ قلم کروائے ۔ سوسن کے
زبان درازی ولسانی کے شبہہ پہ لسان کٹوائے چھپائے تو زرد رو ہو جیسے
سنبل لگائے تو کوڑے کھائے ۔ شمشاد اگر لگائین (انا ولاغیری)
نے امنگ مین قدغن گروائین ۔ جب گلستان مین ہمارے پھول ہون تب شادیانہ
دل کا دل کھلے غنچۂ مراد کھلے بس مقتول چشم نرگسین پہ گل نہین پھول کشتۂ تیغ
پر شراب کے قلمین چڑھائے ۔

بنام نامی جو برائے ثبت نمود ریاست باطن

پولٹیشن کا ہاتھ پولیٹیکل امن کشون کا گریبان گیر ہے - عقدۂ سر بستہ سربند کیا عقدۂ ثریا
تک مشکل کشائیون کی گرہ مین کہلے بند ہے - اشراقین غرب سے طلوع آفتاب
کئے دیتے ہین - مشائین کے مشورہ نیر ہی دیکہتے دکہاتے کور باطن ماہتاب
نہین دیکہتے ہین - وہ فرخرف کیا جانے جس کا آدہا بیان ہے تو پورا
حرف ندارد - ادہوری تشبیہ پر سارا استعارہ وارد - اس نستعلیق کا کیا لکہنا
جو ٹوٹی پہوٹی زبان پر شکستہ قلم - اور ملقب بہ عطارد رقم ہے - بوسیدہ الفاظ مین
فرسودہ مضامین ٹہونسنا - اترے بال پر اترانا - اگلے اوگال سے اٹہے رنگ
لکہوٹا جانا - پس خوردہ کو پیش کرنا پیش برید وپس دریدہ ہی کا امر اہم ہے
گذرے ہوؤنکی رفتار و روش روندون کے لئے رہبر ہے - بار اس لکیر کے
فقیر و نیر وہ تک بہی تو دشوار تر ہے - دیکہئے جب خور مین شید نہین گنجفہ کا آفتاب
جس نوری شاہ مین شاہی نہین گنجفہ کے بادشاہ کی طرح بازی گر دنگی ہاتہون مین بالتمام
ہے جس وزیر کو وزارت نہ ہو وزیر شطرنج ہے - اوس ناتمام کا کام شاطر کی
چالو نہین تمام ہے - اوسکو وزارت وزر وزرا ولی ہے - جب صفات
خاص کے ساتہہ نام کو شہرت عام ہوتی ہے تب کہین عظمتِ تام ہوتی ہے جو
صفحہ ہستی سے نامیون کے نشان مٹتے ہین پر ہسٹری سے نام نہین مٹتے -

دریغا پیمان شکن جو بھرا بیٹھا ہے تو پیمانہ عمر ہمارا خالی ہے ۔ گردش ایام و جام
ہم گھرا ایسے بیٹھے کہ مر ہی کے اوٹھیں تو اوٹھیں ۔ نقش قدم کی طرح بیٹھنا سہل تھا پر
اوٹھنا مشکل ہے اوس یکہ تازگی نظر سے ایسے گرے کہ مر کے بھی جا رہے کاندہے
نہ چڑھے ہر چند بید ست و پائی مین پابندیٔ اوقات اوقات سے باہر ہوتی ہے ۔
رند تنک پر وقت بیمیری وقت ہوتا ہے ۔ برین ہم ہم سے ترک عادت نہین ہوتی ہے
گو چہرہ اُترا رہتا ہے پر تیور چڑھے رہتے ہین ۔ تاہم نا فہمون کے ہاتھون تنگ ۔ اِنکے
بیہم باندھنے سے تنگ ہوکر کمر سے ہتیار کھولتے ۔ کمر بار پر مضمون باندھتے مین ۔ والسلام

بنام خواجہ غلام غوث خان صاحب المخاطب ذو القدر بہادر میر منشی نواب لفٹنٹ گورنر پنجاب

آپنے اپنا خانگی ایصال نامہ کا جو سبب گردانا ۔ سبب نے ارسال نیازنامہ اسباب گردانا
اسلئے ہیچمیرز نے بجائے شکر و شکایت ۔ گذشتہ حکایت کا مذکور اولی جانا ۔
مین ہند سے باہر ہی نہ تھا اپنے سر پا ہر تھا ۔ لوگ صرف کر کے وطن آتے ہین
یہ بیمصرف اسراف کر کے آوارہ وطن رہا ۔ اِس طویل سیاحت کی سیر کا قصہ
مختصر و نتیجہ متحیرین ہے کہ اقطاع عالم کے قریب قریب بڑا عظم یہ سے گذر جانا
اور جناب کے تقرب سے محروم رہ جانا ۔ دشوار گذار مین رسائی اور آسا نہین تن آسانی
غالبا بخت رسا و نارسا اسیکا نام ہے ۔ چونکہ مکتوب الیہ جواب کتابت دینے کے
عوض خود ہی جواب دہی کے لئے بسبیل بیرنگ پہونچتے مین ۔ لہذا مینے بھی نیاز

سربستہ کے کہلے مضمون کا اظہار اُن ہی کی زبان سے وابستہ کیا ہی۔

مولوی خواجہ محمد جان صاحب تعلقدار

شب گذشتہ کی سرگذشت سے آپکے سر کی قسم کے سوا اگر مخلص نے کہا یا ہو تو عربی نہین حربی ہو۔ کل سکے دن قتالون کے ساتھ جو زہر مار کیا تہا ہنوز وہی زہر اگل رہا ہون۔ من وخدا آمن۔ دلربا سے سر لڑا کے دل چرانا عین مصلحت تہی نہ کہ آپسے آنکھین چرانے مین مسئلت۔ نصف النہار کو پیام دینے کا سارا مطلب یہی تو تہا کہ شب دیجور نہ آئین لیل النور تشریف لائین۔ محمد برہان جو اپنی حجت مین برہان قاطع ہے لکھتا ہی زبان کاٹئے اگر ریش قاضی سے ارسال پیغام مین کوتاہی کی ہو۔ نکیرین کے یہان اگر منکر کا انکار لایق اکراہ نہ ہو۔ از روئے احتساب سیاہ رُو کے شارب لوائے۔ خیر صاحب جانے بہی دیجئے گذری سو در گذرئیے عشا کے بعد سے عشا کے قبل تک قدم رنجہ فرما کے ندامت کو پامال کیجئے محبت کو پائمال نہ کیجئے۔

سید حسن علیشاہ صاحب مشایخ کو کسی کے کہنے سے

سلامٌ علیکم وقلبی لدیکم جو اللہ نے دیا تہا سینے ماسوا اللہ کو دیدیا۔ مالک الملک نے جو میری ملک کیا تہا سینے غیراللہ کے املاک کر دیا۔ اب یہ ہے نہ وہ ہے صرف والدین کے ترکہ پر صرفہ ہے بارے وہ بہی اسراف سے اسقدر نہ رہتی

جو رہا سہا متروکہ بنے - ہاں درصورت کوتاہیِ حیات شاید دقت سے کفن
تنگی سے مدفن بنے تو بنے - گو مجھ زندہ درگور کو فکرِ قبر تک گھور ہے تاہم آپکے
گھر کی تعمیر میرے لئے بہرکیف اہم ہے لیکن آپکا بلا معینہ رقم کا طالب ہونا قطعاً
غیر مطلوب ہے - المختصر طولِ عمل نہ کیجئے جلد تعینِ زر کیجئے میں مُعین نہیں تو نہیں خدا معین
معین پہونچا دیگا - آپ کا اپنے نام پر لفظِ گدا اضافہ کرنا غالباً اضافی ہے
بھلا شاہ بھی کہیں گدا ہوا کرتا ہے شکر کیجئے ناشکری کا بُرا ہوتا ہے -

بنام نواب میر احتشام علیخان بہادر رئیسِ اعظم بڑودہ

لفِ عنبر شمامہ کیا آیا گویا عنبر بو کے پوٹ لایا جسپر نسیم و صبا لوٹ ہیں - سرور کی
اس شاخ بریدہ کی مسرت ہرآن و پل یوں اُگ رہی ہے جیسے بہار میں خزاں زدہ
پیڑ سے کوپل - اور کیوں نہ ہو پیارے دوست کی عزیز فرزند کا خط ایسا دلکش ہے کہ
خطِ ریحان پہ خط کش ہے جسکی تفصیلی رقم میں میرا قلم نرگس کا قلم ہے آپنے براہ
محبت عافیت جوئی خیریت گوئی کی ہے - متحیر ہوں وہ کون الفاظ ہوں جنسے
آپ کی ہمدردی کی شکریت - میری گذشتہ و موجودہ حکایت مبرہن ہو اللہ جل شانہ
آپ کو سرسبز و سرخ رو رکھے - آپ گلزار امید الٰہی کے گل سرسبد ہو جس سے
نکہتِ خُلت آتی ہے - آپ جو چاہیں سمجھ لیں پر میں اپنی کیفیت نہیں کہتا
وجہ کیا در حقیقت وہ شکایت منجر بہ حضرت صاحب ہمدرد و عالم یا صاحبِ عالم

پہونچی تھی ۔ دنیا میری حالت ایسی ہے جیسی آپکے والد ماجد کی نوبت
پہنچی تھی ہر کسے پنج روزہ نوبت اوست ۔ تاہم اوس عالی قدر و مجھ بیقدر
میں یہ فرق ہے ۔ وہ دنیا سے رخصت ہوئے کہ مرحوم جوار رحمت مین گئے ۔ بات رہ گئی ۔ محروم
رحمت میں یہ بات جاتی رہی ۔ حق جو پوچھئے تو بس رونا اسی کا اور رہنے
کا ہر بات کی خیریت ۔ اس کی درگذر رہئے دنیا گذرگاہ ہے افتان وخیزان گذر ہی
جاتی ہے ۔ اب رہا آپکا میرا قصہ ۔ من و خداے من میں آپ سے گلہ مند
نہیں زیادہ مند ہوں کہ کیوں آپنے آج تلک نام تک کو نامہ بھیجا نہ پیام والسلام

بنام نواب فیاض الملک

اول شکر رنجی کا شکوہ آخر شکر شکر پارہ آولی ہے ۔ سنئے ۔ بلا سبب شکر
ستانی پر مصرع شکر خوردی شکر دان را شکستی ۔ کا مصداق نہ بنائیے ۔
مدت ہوئی آپکی آواز میرے کانون تک نہ آئی ۔ آئی بھی تو تلخی آمیز
شکایت دیکھنے میں آئی ۔ اجی صاحب زعفرانی شیرینی شیرین کے دست خانی
سے بہتر نہیں ہوتی ہے نکہ ہلکے گلگلے کی سی صورت کی باتون جس کا
لب تبسم ۔ تیور ان ۔ خندہ ۔ زہر خند ہو ۔ مٹھائی کے بھوکے چشم براہ
جواب ملتب رشتے میں شربت دیدار کے پیاسے دید کے لئے جان بلب رہتی ہین
عنایات آپنے کس حسن سے اس کپ جیسی ارسال مین شکر کی چھری کیسے کہاری

چھری رسیدگی آپکے تکبرین شیرین کام کا کیا کہنا وہ تو پنجروزہ زندگی مین کجا فردا ئی قیامت تک آپ کو مجھ سے اغلب شیر و شکر نہ ہونے دینگے - خوان کرم پر - خانہ احسان آباد باد -

بنام نواب صف افگن جنگ

کس سوچ مین ہو نواب بولو ؛ آنکھین تو ملاؤ دل کہان ہے ؛ سلف مین محب احباب کیلئے فدائی جان تک مین بیدریغ تھے - دریغا حالی محبوب خالی خولی پرسش مین بھی دریغ کرتے ہین - تمہین واللہ ہے سچ تو کہیئے گا - اسکردار و رفتار پہ شرمائیگا تو نہین - یاد رہے روز حساب بہاؤ کی وہ دے ہو گی کہ توبہ ہی بھلی - او بھولے نواب آپنے بھولے سے بھی کبھو پوچھا تھا کہ آپ ہمارا زندہ درگور ہے یا گورستان مین چل بسا - وہ جو آستانے پر نقش قدم کیطرح جما رہتا تھا کیون نقش کف پا کے مانند مٹ گیا - کہین پا بزاب تو نہین گر گیا - جینے بنت العنب کو برائی پر - دنیا کو بیوفائی پر تین طلاق کہا - بارے عیاری آپکے تین حرف تک کہنا مجکو شاق ہوا - سیاحت و زواریت پہ ہماری تا جانا ہمدم کے ہنوز وہی دم خم ہین - آپ کا دامن میرے - میرا گریبان آپکے ہاتھ رہے -

بنام میجر نواب افسر الدولہ بہادر کمانڈر برگیڈ آفسر و اے ڈی کانگ اعلیحضرت در تہنیت خوبی

آپکی شیرین کامی پر جام مبارکباد لب ریز۔ احباب تر زبان و ترانہ خیز ہین پیشینگوئی
کیلئے بیچھے مینائے فلک قُل قُل کھتا ہے ۔ خدایا کمپاین (انڈین امپایر)
حالیہ کامیابی آیندہ کے اوس سرکا پیرایہ ہو جو گرانڈ کمانڈری افواج
نظام کا ہمپایہ ہو۔ آمین ۔

بنام مولوی محمد علی خانصاحب

سلام سنت اسلام گزارش۔ اشتیاقی پیام نگارش ہے ۔ آپ جیسے بزرگوار کا
جانب مشرق جانا ۔ سمت مغرب متوجہ نہ ہونا ۔ مغربی کو قبلہ نما کیطرح مضطرب کرتا ہے
آتش رشک سے نہ صرف قلب آبلہ ہوا قالب تک چھالہ ہو گیا ۔ تسیر سوز و گداز
عشق شمشاد بے ثمر نے بآبیاری اشک جو سر دچراغان بنا دیا ۔ شنیدنی نہین
دیدنی تھا ۔ تماشا یہ کہ تماشائی براہ دل لگی خارش کھکے جدا جگر خراش تھے ۔
آپ جانئے مریض مسیحی کا مداوا دواسے کیونکر ہوتا ۔ آخر آپ ہی کی دعا
کا اثر کارگر ہوا ۔ جسکے شکریہ مین اظہار شکر کرتا ہون ۔ الطاف نامون کا جواب
بہ مجبوری میر سجاد حسین کے ساتھ انگریزی مین اسلئے لکھوایا تہا کہ وہ اُردو نہین
جانتے ۔ خدا جانے انگریزیت کی غایت (کہین علیلے لکھے ہوسلے پڑتے ہے) کی ہی
تو نہ تھی ۔ دیر سے چٹھی کا پہونچنا عجالتاً ٹرین کا چلنا ۔ کھانیکا رہ جانا وغیرہ امور
تو آپکے باعث ملال ٹھہرے لیکن فی الواقع وہ واقعہ من مصالح رب ذو الجلال

پھیرا۔ دیکھئے کرشنا کے آشنائی مہاجن جو نا آشنا تھے۔ میری لنچی لالچ کے آشنا ہوکر وید و گتا پوتھی و پرانی مسائل محبت بالغہ پر انجان جان سکے کہ اوسوقت کے مہادیو وہ۔ اسوقت کے اوتار یہ ہیں۔ پھر کیا تھا۔ تلن۔ میوہ۔ شیرینی پان مصالحہ کے تودی لگ گئے تو دل لگا کہنے یہ گپ چپ کی مٹھائی (نوٹ ہے کہنے کی نبات ہوا دخواجہ چپ چاپ اسے کھا جا۔ کیون حضرت ملن من وخدائی من الٹی گنگا بہنا اسی الٹ پھیر کا نام ہے کہ نہیں والسلام بالوف الاحترام

بنام جناب شیخ فریدالدین میان چشتی صاحبزادہ

سر تسلیم خم ہے۔ کورنش قبول ہو۔ دینوی نکبت ملازمت ظاہری سے دوری کبھی مستزاد برآن معنوی نحوست کی بدولت شرفیابی اتفاقی کا اب بخت کی طرح اتفاق نہیں ہوتا جبکہ دنیا کا مآل وہ اخری کا آغاز یہ ہو۔ فرمائیے۔ تحیر کا حال کیا ہو۔ اگر فراق مین وصال اور وصال مین فراق ہی منظور اقدس ہی تو پھر دیر کیا ہی۔ خواجہ شیراز نے کنار آب رکنا باد مقام کیا تھا۔ بندہ تا ناروخانہ احمدآباد پر خیام دقیام کرتا ہے۔ گل گشت نہ سہی گل گشت ہی سہی انشاءاللہ تعالی **مصرع** ہر کہ شد خاک نشین برگ وبر پیدا کرد ۔ ہان میان یہ شیخ صاحب کمن سال کو نونہال کی مالالی کا تلوسہ۔ سال خوردہ کو شش خورد سال بچے پائمال ہونیکا وسوسہ۔ کیونکر سوجھا۔ خفاش کو مہروش سے

نظربازی - اجل رسیدہ کو العجل - ہمہ سے جہر موجل کیونکر سوجھی - شادی کے شادیانے بجے - دیکھنا تماشے کے تماشے کیسے بجتے ہین - اس دبنگی پر دن دیے گھی کے دیے جلتے - ہر شب رنگی منتین ہین خدشہ ہے کہین شمع کافوری گل لف کا فور نہ ہو جائے - سارا چھتیا ہرن - چارپائی پلنگ ہوکر (برات نیم جان بر شاخ آہو) رہ جائے - واہ رے مبلغ کے جلوے پیرنا بالغ تک کو بس بلوغ بھوپنچا دیتے ہین - حضرت کا یہ ارشاد کہ سہواً جواب نہین بھیجا - من و خدائے من - بھلا مین اور صحو - یقین ماننے پیر و مرشد پر ہمین ناز تھا آپسے نیازی - جب بے ادبی تک باعث خوف نہ تھے - اب ادب ماوجب بھی موجب ہراس ہے -

بنام نواب خورشید الملک بہادر فرزند نواب خورشید جاہ امیر کبیر

جب دلی شاکر ہی قلبی شکوری کا کماہی بیان زبان سے نہین ہوسکتا - فکیف ادائی شکر لسان قلم سے ہوسکتا - لھذا تسلیم شکریہ مع مبارکباد عید التماس کرتا ہون - نگاہ خاتمۂ ستۂ شوال ختم شکن جو اس خمسہ ہوا - مہر ٹوٹی ڈبہ کھلا - روحی فداک قوطی عطر قوت روح - قوت رائحہ مقوی دماغ ہوئی - شامہ معطر ہوا - مجموعۂ عطر خاطر نشان پریشان خاطر ہوا - تحفۂ عطر پاش کا صدہا یہ سے زیادہ بھجوانا گو مزید مہربانی ہے پر حالیہ دل جوان - سنئے جوانی ہے زندگی کیا ہی گویا حسرت بھری زندگانی ہے تاہم گلاب و یاسمن سیمی تن و گلبدن - چنپا - بہار - حنا - حنائی و بیت چنپائی رنگ

بسنتی پیرہن سے شد ناز و بید مشک ناز نینان خلتن پُرفتن کو یاد - کیوڑہ خس
سردخانہ کے گرم انجمن کو فرا یاد کرا کے برباد کرتا ہی خانۂ احسان آباد لطفکم زیاد باد

بنام مولوی مشتاق حسین صاحب المخاطب نواب وقار الملک معتمد مالگزاری

نبیرہ اسد اللہ یعنے شیرخان فلشی بذریعہ رقعہ رسائی کرکے بخت نارسا کی مفصل حقیقت
گذارش کرین گے - اجمالاً یون ہے کہ تعلقدار صاحب ضلع نے روباہ بازو نسے
ضعیفی کے اثر مین ضیغم کو مجروح کیا ہے نہین معلوم اسد اللہ سی کیونکر چشمۂ کوثر
پر چشمہ چڑہا کے چار چشم ہون گے - غرض وہ نیم جان اُفتان و خیزان محکمۂ معتمدی
تک پہونچتے پہونچاتے بہرام گور ہو گیا ہی - مولوی امیر حسن صاحب مددگار نے
بمد علی ٹانکے دیا تھا - آپ بقیہ دوزی کرکے بہ نظر ترحم مرہم لگائیے
تا کہ مجروح اچھا ہوکر دعائین دے - تعلقدار نے خام خیالی سے انکی بگّی ڈاڑہی
پر دھوکہ کھایا ہی ورنہ یہ کارگزاری مین جوانون سے جوان ہے - اس
بے ملاحظگی مین اے کاش اگر تعلقدار اپنا بھی ملاحظہ کرتے ہر چند خردبین صورت تھے
بدبین تو نہ ہوتے - انکو پیرا سینے کو پیر نا بالغ نہ ٹہراتے - سیہ بخت کی لحیۂ
سفید بوجہ سرد مہری روزگار نزلہ بر اعضائے ضعیف ہی یا دورہ کی دوڑ
دھوپ سے پک گئی ہے یا دورنگی زمانہ سے دو مویہ ہو گئی ہے بہر کیف
وائے بر آن قامت کوتاہ و ریش بلند جو سن و سال مین امتیاز نہین کرتا ہے

زیادہ زیادہ۔

جناب نواب سر آسمانجاہ امیر کبیر مدار المہام سرکار عالی کے نام

پانیر مین طبع ہوا ہی جس کا ترجمہ یہ ہے (وزیر اعظم سر آسمانجاہ نے ایک نہایت خوبصورت کشتی موسوم بہ عائشہ سرور نگر کے تالاب مین چھوڑنیکے لئے خریدی ہے) جسوقت یہ پرچہ میری نظر سے گذرا غیظ سے آنکھون مین خون اُتر آیا۔ تلاطم طوفان نوح نگاہون مین سما گیا۔ غرض چند در چند حمیت عرض حقیقت پر ہمت سے جرأت کرتی ہے کہ خدامان عالیمقام لعین کار سپاہ ڈنٹ کے بگڑے حواس درست فرمائین۔ سفیہ کی سفاہت سی گندہ کر کے سفینہ کا نام بدل کرنے مین حرکت نہ فرمائین تاکہ اہل طغیان ورطۂ ہلاکت مین ڈوبین۔ از بمبئی اسٹیٹ نمبر ۲۷ تار دیپر روڈ۔

نواب فتح نواز جنگ محمد حسن صوم سکرٹری کے نام

سپارش خلق باعث خوشنودی خالق ہے۔ اور اخلاق بھی یہی جتلاتا ہے۔ بارے شافع اور مستشفع کے مشکلات مشکلکشا ہی جانتے ہین۔ یعنے شفیع عذاب جانا ہی اور مستشفع عذب۔ حالانکہ بلا جانے بوجھے مخاطب الیہ کو بیوقوف نا انصاف بنانا خود مخاطب کی دلیل حماقت ہی۔ اگر یہ سمجھکے ملتجی کو سمجھائین وہ کب سمجھتا ہے ہے نقط لف ونشر مرتب وغیر مرتب وہ سُنتا ہی کہ تو یہ ھی کھلی۔ جوان باتو نسے

گذر کی سفارش کر کر گذرتے ہین مرنیکے بعد زندے اوسی کا دم بھرتے ہین - مردم اوسکو
مردمک دیدہ - اہل بصر و بصیرت آنکھونکی پتلی دل کا سویدا بناتے ہین - طرفہ یہ کہ
ہینگ لگے نہ پھٹکڑی ور رنگ آئے چوکھا - گرہ سے اودہی نجائے اور سعادتکے
بوٹین ہین کہ چلے آتے ہین - جسکو دیکھیے انگلی پکڑکے پہونچا کا نٹھتا ہی دامنگیر ہوکے
گلوگیر ہوتا ہی - مین آپکا شکرادا کرتے کرتے برنگ شکر گھل گیا عرق انفعال سے
پانی پانی ہوگیا مگر یہ ہمان آتش درکا سر ہین - کیجیے کیا گویم مشکل نہ گویم مشکل تر -
للہ حال رقعہ کی بقدر ممکن جلد روائی حاجت کرنی چاہیئے - کہین ایسا نہ ہو کہ -
مصرع برات عاشقان بر شاخ آہو ؛ تبلادین - اے جناب غور سے دیکھین
اور سچ پوچھین تو یہ سمجھا ور سمجھنا نرا ڈھکوسلہ ہی ڈھکوسلہ ہی ورنہ انصافاً خدا
کا شکر بجالانا اور محتاج کے ممنون ہونا عموماً مجکو خصوصاً آپ کو لازم ہے - اسلئے
کہ آپکی ہماری ایسی حیثیت کی اور ہوئی - آپ اِس جملۂ معنی خیز پر توجہ کرین یا نکرین
مگر مجھے بہر حال ثواب ملیگا - فرمایئے تو کہین میرا ایسا بیدھڑک کھنا برا تو نہین لگتا

مخلص کے کہنے سے دوست کے نام

شعر ہم کس سے کرین دعوی خون کیجئے انصاف ؛ مقتول ہین جس کے
وہ ستمگر نہین ملتا ؛ نامہ کیا آیا - کہ قیامت آئی مجھے اصلا توقع نہ تھی نا انصافی
سے میرا جشمر ایسا کروگے یون نامۂ اعمال ٹہراؤگے - تمہارا گمان ہے کہ

مین ہون ۔ سب ہے مین نہین ہون ۔ سراپا صورت انتظار ہون ۔ آنکھین
تمہین ہا ڈہونڈتی ہین ۔ دل ترستا ہی ۔ ترساتک میری حالت منتظرہ پر ترس کھاتا ہے
حیف مین غم کھاتا ہون آپ ترس نہین کھاتے ترسا ترسا کے مارے ڈالتی ہو
سفاکی آپکی شربت وصال کجا ۔ آب تیغ تک پلانا روا نہین رکھتی ہی ۔ تمہارے
چلمن کے آگے کسکی چلتی ہے جو میری چلے گی ۔ اگر چلتی ہے تو بس تلوار چلتی ہی
آنکھین لڑتی ہین تو رقیب بھڑتے ہین ۔ گو خیال ڈہال سے تمہاری دم شمشیر
ہون تپر منہ نہین موڑتا ۔ تمپر قبضہ کیسا قبض روح ہوتی ہے ۔ میرا ثمر
زندگانی تیرے تیغہ کا پھل ہی میرے گل مقاصد تیرے سپر کے پھول ہین ۔ تیرے
سروہی کا مالہ میرے گلے کا ہار ہے ۔ جنیوی ہاتہ مین ید بیضا کی بہار ہے
اسلئے تو مرنا مجھے شادی مرگ ہی ۔ او لیلی لیل مواصلت مین جب (ہل من
مزید) کہتا ہون تو یوم مفارقت کی حالت کو تم سمجھو ۔ روز نشر کا الم شب
فراق کے غم سے کہین کم ہے ۔ تاہم امید شب وصل روز ہجر مین باعث
زیست نا ملایم ہے ۔ او غنچہ دہن کیون مجھ تنگ سے دل تنگ ہی ۔ ارے
سنگدل جب تو میری لحد کا سنگ ہی تو پھر کیون ساتہ سے تجھے تنگ ہے
مجھ تفتہ جگر کا میناے دل شیشۂ دوربین ہے جس سے بلا حجاب زیر نظر
سراپاے خود بین ہے ۔ تمہارا اکنکیون سے دیکہنا میری آنکھون مین کہٹکتا ہے

پر منھہ کہان جو تمہارے دہن سکے بوسہ کا رخ کرون - نہ زبان ہے جو زبان
لڑانے مین لب جنبانی کرون - تمہارے سڈول سینہ - چنپا کمر نے میرے
چھینے کو ہرن کر دیا ہے - اس وہ حاجو کڑی کی سرگذشت چار پائے کے کان نکلو اگر
تو پلنگ ہونے لگا - خطا معاف ا دیعت چین حسن ظن سے ڈانوان ڈول نہ ہو
مین یوسف کیطرح کسی زلیخا کی چاہ مین نہ ڈوبونگا - سودا ہے جو سودائی ہونگا
ہرجائی تو ہون نہین جو سر بازار بکونگا - تمہارے چاہ ذقن کے ڈولے کو
کسی ابھرے سینہ کا اشتیاق کوئین نہ جھکائیگا - تمہارا جذب دل اور کے کہے
چڑہنے نہ دیگا - اے واہ تمہارا دامن انتظار خالی رہے - اور کا جیب تمنا
پر ہو - تم پابند رہو - ہم کھلے بند پھرین - ہم چین کرین - تم بے چین رہو - ہرگز
نہین بس بیٹھو بھی تمہاری بیدردی سے میرے پہلو مین درد اوٹھتا ہے - بیٹھے بٹھائے
اشتعال طبع سے تمہاری میری طبیعت مشتعل ہو کر آنکھو نسے شعلے نکلتے - جگر سے دہوان
اوٹھتا ہے - تمہاری چشم مخمور نے میری مٹی خراب کی ہے - جب اس خاک سے ساغر و مینا بنے
میرے مزار کے آگے انگور کی شراب بنے - شرما کے شر نہ کرنا - اے خود فراموش
ضرور میری یاد مین پینا - دیکھ تو ادشمشاد قد - تیرے سوز عشق سے سرو چراغان
ہون پر اف نہین کرتا - کہون کیا جب تو کچھ نہین کہتا - کیا تم بیدہان ہو - جیسے مین
بے زبان ہون - پیارے ساقی کیون باہر بیٹھے ہو - کسلئے ہاتھ پر ہاتھ دہرے بیٹھے ہو - ساغر

مینا کیسے خالی رکھ چھوڑے ہو۔ کیا اس رند میکش کا پیالہ ہوا سمجھے ہو۔ غالباً میرے
جگر کے جلنے سے تمہارا دل تو ٹھنڈا ہوا ہوگا۔ میری سوختگی میں تمہیں تو کباب تو
آ گئی ہوگی۔ مجھے تشنہ رکھکے تم بات پی جاتے ہو۔ کیا شکر کی چھری ہو جو گپ چپ
کام تمام کئے ڈالتی ہو۔ او شیرین تمہاری شیرین ادائی کا کیا کہنا اب تو خط تک
شربتی کاغذ پر لکھا کرتے ہو۔ واللہ تمہاری کیا بات ہے تم شیرین دہن ہو نہ شکر لب ہو
میٹھے ٹھگ ہو۔ سفاکی سے تلوار تک پر میٹھی باڑ دے رکھی ہو۔ او شاخ نبات اہل
صفا سے بے صفائی دل بات کیجئے۔ تلخ مزاجی سے ہکی میٹھی بنات کیجئے۔ گو تمہارے
چین بجبین ہونے کو میں شکر چین سمجھتا ہوں تاہم ترش روئی کو شکر رنجی کی وجہ
جانئے۔ آپ پان چبا چبا کے ہونٹوں پر رنگ جماتے ہیں ہم اپنی بیرنگی پر لب چبا کے
رہ جاتے ہیں۔ اجی مجھپر کیوں دانت پیستے ہو۔ میں خود ہی پسا جاتا ہوں۔ عشق کی
بیعت کرکے تمہارا طالب ہوں یاس فصل امید وصل میں یک روح در دو قالب
ہوں۔ دہن کی دشمن میں میں ہوں جان بلب۔ گلے شکوے سے ساغر قلب ہے لبالب
مصرع کہیں تو بھی تو کافر ہلا لب ؛ او لب لعل لیا ساغر لبالب ہی کے لب بلب رہوگے۔ اس
خشک لب سے لب نہ ملاؤ گے۔ جب جان بلب کی بات تا لب نہیں آتی۔ تو تا لب دریا کیونکر
آتا۔ بیمار محبت کو سیب ذقن سے توقع بھی کی تھی۔ مگر ظالم یہ ستم تو دیکھ کہ کیسا تیری چشم فتان
نے مجھے بادام کی طرح کھول ڈالا ہے۔ تیری آنکھ چرانے نے میری ناک میں دم کر ڈالا ہے۔

ہمدمی کی ہوا میں دم ہوا ہوا جاتا ہے۔ تیرے آنچل کا سایہ آسیب ہوگیا ہے
اوپری روکیا ہے پر ہی اُڑایا کروگے۔ بات اُڑا کے ہنسی میں رولا یا کروگے۔
تمھیں ہمارا قتل منظور ہے۔ جو قُل پڑھتے ہو۔ قُفل پڑ ہوا تے ہو۔ ابھی میرا مُنھ نہ
کھلواو۔ ورنہ تالی بجگی۔ مُنھ سے نکلی لب پہ آئی۔ حلق سے نکلی خلق میں پھیلی۔ اچھا صاحب
تمھارے سر میں سُرخاب کا پر سہی اور ہم بے بال و پر ہی سہی۔ لو ہم ہارے
تمھارے ہی سر سہرہ سہی۔ پر یاد رہے کہ زمانہ کا رنگ دگرگون ہے۔ نہ میری
زندگی پر حسن کا وجود و قیام ہے۔ نہ تمھارے جوبن پر فن کو بقا و دوام۔ اسیر مجبور کرنا
نکرنا تمھارا کام ہے۔ لو خدا حافظ۔ تم تاش کے مسند کمخواب کی گدی پہ نہال رہو
ہمیں سایۂ خار مغیلان ہی فرش مشجر ہے۔

بنام حکیم محمد منیر الدین صاحب ڈاکٹر محل مبارک اعلیحضرت حضور نظام

اپنے میاں زین العابدین کا زائچہ بنوایا۔ کیوں بنوایا۔ اسلئے تاکہ ازروئے قواعد
نجوم متعلق بہاسے انکے واقف ہوکر وقتاً فوقتاً حسب صوابدید عمل پیرا ہوں۔
شاید آپ کی بے توجہی سے دہوستر شاد نے جنم پتری تو نہیں البتہ زائچہ کی لنگوٹی
بنادیا۔ بچکانہ سم رامانے علی العکس ضابطہ منجمین ایسی پہیلیاں بجھائیں۔ گویا مستحصل الحصہ
کو تحصیل لاحاصل کردیا۔ اجی انجم شناس کا کیا ذکر ناحق شناس جو گلی کوچے میں
(آج بھلے ہوتے ہیں جو بھلے ہوتے ہیں) کھتا پھرتا ہے وہ اس سے کہیں

اچھا لکھتا۔ نکات خواص و غوامض استخراج احکام رہے اسکی پوچھی مین عام طور پر بتاد یسا انتر دسا۔ تک کے ثمرات تہل نے مفصل کیا مجمل بھی رقم نہ کیا۔ کیا آپ نے زائچہ یون ہی بنوایا جو مفت راجہ باریگفت کھکر سکوت فرمایا۔ اگر خوشی بوضع اہل اللہ ہے تو للہ بتلایئے آخر اس لکھانیکے مقاصد کیا تھے اسکے لکھنے کا مقصد کیا تھا۔ ابھی حکیم صاحب بے انجام کام حکمت نظری سے بعید ہو کر حکمت عملی کے اگر قریب ہوتو انوکھی بات ہے۔ بات سمجھو تو بات ہی بے سمجھی بھی کوئی بات ہی۔ میرے کہنے کو سہل جانئے نہ سہل انکاری کیجئے۔ ٹک دو دو کرکے مردک کو مجھ تک لائے۔ مین اسے ٹھیک بنا کر زائچہ درست بنوا تا ہون۔

بنام مولوی خواجہ محمد جان صاحب تعلقدار

اپکے کھلے خط کا مضمون سربستہ واضح ہوا۔ جسکو آپکا آنا شنا سا و نیز بند تھا شنا سا و نیز دروازہ کھلا بند تھا اصلا سد الباب نہ تھا۔ خیر صاحب گفتگوئے در سے درگذرئیے مطلب کی سنئیے مقام معلوم مین آمد و شد میری گوگو مگو کی بات ہی تاہم جن پر نہان آشکار ہی انسے چھپانیکی کیا بات ہی۔ ہرچند یہ نقل و حرکت احباب کی باعث مسرت ہی پر اولی الالباب کا محل حیرت ہے وجہ کیا آستانہ نشین کا آستان بلند مکان پر جانا داخل کوتاہ اندیشی ہے نقض عہد خارج از مآل اندیشی ہے۔ بدست دنیائی مین ساعد سیمین سے ہاتھ ملانیکے لئے زور و زر درکار رہے خالی خولی گفت و شنود محض بیکار رہے۔ ان نیرنگیون مین جنکا رنگ جما ہوا ہے وہ اپنا ہم رنگ چاہتے ہین مکیر نگ کو بد رنگ جانتے ہین۔ وہ کون ہوگا جو تصویر ایسی

زندگی و مختصر زندگانی کے لیے بہت خمیازہ اپنے سر لیکر سر دے۔ بھلائی کے عوض
بُرائی لے۔ اس لین دین مین جو لے دے ہو گی وہ مُفت مسلم یزید بر یزید ہو گی۔ غنیمت
یہان ہر بات مین شش و پنج ہے وہان پنجۂ قدرت مین پنجاہ و پنج ہے والسلام

ایک مسمیریسٹ جنٹلمین کے نام

آپنے تاثیر الانظار کی کتابین دیکھین۔ پر تاثیر المنظور کا مرقع نہ دیکھا۔ جب گلرو
کے بیاضی چہرہ کا خیال ناظر کے قلب مین آتا ہی قالب سے بوئے گلاب آتی ہے۔ ہر نگاہ
چشم مخمور کا تصور آنکھون مین سماتا ہی۔ بے کیفی مین بھی کیف شراب آتی ہے۔ دل
چھین کر دشمن جان ہونا غارتگر ایمان کی رسم ہے۔ آنکھ لگا کے آنکھین چُرانا
انکا دستور عام۔ مکھڑا دکھلا کے مُنھ چھپانا شیوۂ خاص ہے۔ انسے خراباتیونکا
گھر آباد۔ خانۂ زہد خراب ہی۔ سیاہ بخت کو گور ونکی الفت گورکھ دھندا ہی شمشاد
قد کی محبت مین سرو آزاد گرفتار بلا ہی۔ خون آشام کے لئے انگور زخم گھایل نقل
خون نابۂ جگر مے ناب ہے۔ تفتہ جگر کے سینے مین دل نہین الماس کباب ہے۔ طرفہ
تماشا ہی پتھر کا تعب لعل کا باعث تاب ہے۔ لب صدف خشک اور گوہر مین آب ہے
انکی حسینونکا عشق سراب۔ زندگی عشاق نقش بر آب ہے۔

ایک لوکل پولیٹکل دوست کے نام نامہ

جناب بادفروش کے ہوا خواہ جو مُنھ دیکھی باتین بنایا کرتے تھے۔ کسی صُورت مُنھ دیکھا

نہین سکتے - گوش بریدہ پس دریدہ ٹٹوے پر سوار پڑے پھرتے ہین - بشرہ اُترا طبیعت نڈھال رہتی ہے - اب انمین وہ چھل بل ہے نہ کس بل - اصل معاملے مین ایسے بل پڑ گئے ہین کہ نہین بھاگتے راہ نہین ملتی - بے بصری سے مردم آزار کے مردم چشم مین بصارت نہ رہی - چہرے پر مردنی چھا گئی - اُٹھون پہر جو ٹِکّی جمائے رہتے تھے اب ٹکے کو بھی پوچھے نہین جاتے - لالہ کچوری مل کے ملاپ مین ملنا ملانا - مراد پوری ہوئی کیسی - اُلٹا کچومر نکل گیا - بے بھاؤ کی لے دے وہ ہوئی کہ آٹے دال کا پورا بھاؤ معلوم ہوگیا - اب یہ لاکھ پاپڑ بیلا کرین - بارے لوگ انکے چھاتی پر مونگ دلنا نہین چھوڑتے - آتش افروز کے خام خیالیو نسے دال نہ گلے گی - جوتیون مین ضرور دال بٹیگی - بڑائی سے کہین بڑے بنتے ہین چھوٹا منھ بڑے نوالے بدتہذیب ہوتے ہین افیونی کیطرح متھرا کے تصوری پیڑے کھاتے ہیں - بھنگیائے ہوئے کے مانند خیالی پلاؤ پکاتے ہیں کہین شکم پُر ہوتا ہے ہرگز نہین - آپکے آئے دن کے جھگڑو نکا مناقشہ فیصلہ طلب نہین - میرا قول قولِ فیصل نہین - مطلوب وطالب سے مجھے مطلب نہین والسلام -

نواب محمد عسکریخان بہادر تعلقدار کے نام

تمھاری پُر مسرت تحریر کے دیکھنے سے طبیعت باغ باغ ہوئی - سرورسے جام دل لبالب ہوا باغبانِ قدرت تمھین گلستان ارجمندی کا گل سرسبد کرے - کشت امید شگوفہ مقاصد

کھلایا کرے۔ شکر ہے شکور نے تمھاری سعی کو مشکور کیا۔ تم نے واقعی مصرع اگر پدر نتواند پسر
تمام کند۔ کے مثل کو پورا کیا۔ رہا میری نسبت تمھارا گمان خیر۔ محض حسن ظن ہے۔ لا شک
و بلا شبہ نتیجۂ اصل تمھارے ہی اعمال حسنہ کا ثمر ہے جو طرفۃ العین مین نایاب پھولا پھلا
کھجورین ہاتھوں ہاتھ دستیاب ہوا۔ خدا کریم ہے یون ہی مدام تمھین نشاطین مین شیرین کام
کرتے۔ نخل مراد علی الدوام ہرا بھرا رہے ہوا خواہون کی زبانی تمھاری مہمان نوازیکی
ہوا خوب ہی بندھی چٹخارین لے لیکے کہتے مین لذیذ کھانونکی لذت پر ہنوز رال ٹپکتی ہے
زعفرانی حلاوت سے گو لب بند ہین تاہم مشک و عنبر کی عطریت سے دماغ
پر طبلۂ عطار کی پھبتی ہے۔ نمکین اطعمہ کے افراط نے شور بختون کو اب تک کھٹائی مین
ڈال دیا ہے۔ بھلا ہوا تلخ مزاج خانسامان کا روکھاپن جوع البقر و نکو چرب شیرین
اطعمہ کے عوض لطمہ دیا ورنہ چوہے کی طرح انکا کچومر نکل جاتا۔ گوینده کا بیان تھا۔
گو جاترا کا راگ و رنگ۔ پر اگ سما ڈھنگ لایا تھا۔ پر کوئے جاتری ننگ دھڑنگ
نہ تھا۔ الا یہ وزیر کے سلطان جامے سے باہر تھے۔ مہتمم و منتظم خیمے کے اندر لپٹے
باہر تھے۔ مصرع ایک سان جلوۂ دیدار تھا اندر باہر۔ بھلے کو تمھاری بالادستی
نے برائی کو تھام لے ورنہ طبقۂ تہذیب کا بُرا ہوتا۔

ایک عزیز کے نام

مقیم شہر کو قیام صحرا دلستان ہوتا ہی چہ جائیکہ مقام بستان۔ لیکن آپ جانتے

جس کے آنکھون مین سدسر سون پھولی ہے اسکے منظور بسنت ہر نہ ہولی ہے۔ بھلا جس کا سینہ داغون سے لالہ زار ہو اوس کا دل کیا مایل گلزار ہو۔ حالیہ حال یہ ہے کہ دل باغ ارم سے بھی رم کرتا۔ بہشت کو بہشت کھتا ہی۔ میرا قیام گو میل کیطرح بر سر راہ ہے پر میلان عزلت قدم بڑھانے نہین دیتا ہے۔ کیجیے کیا افسردہ طبیعت کی روش چمن کی روش سے جدا ہی۔ سرو حسرت ثمر و تعب خزان سے آزاد ہی۔ دل ناشاد شمشاد قد کا گرفتار ہے۔ قمری نزار گو کھتی ہے۔ دل زار ہو ہو کھتا ہے۔ گذرے ہوؤن کی روایتین شنیدہ ہین میری حکایتین آپکے دیدہ ہین۔ اُبلتے ہوئے حوضون کو دیکھکر جب پُرجوش طبیعت میری طبع آزمائی تھی۔ فوارہائے بلند کی ہمتین پست ہو کر پسینے چھوٹنے لگے۔ سوزش قلب سے آتش گل و دل عنادل مشتعل ہونگے۔ آہ شرربار سے خبار کو آگ لگ جائیگی بریں ہمہ آتا ہی صرف خاطر ہو تو آج نہین کل آؤنگا مگر ستم یہ ہر کشمیرن کی گوری رنگت پر زعفرانی لباس۔ گلابی حیا کی چھپی رنگ پر ارغوانی ملبوس بھلا معلوم ہو کر بنت العنب کی برائی کا باعث ہوگا۔ تیلی کمر اُبھرے سینونکی بندش موشگافی جب تو بہ ہوگی۔

بنام نواب آصف نواز الملک معتمد صرفخاص اعلیحضرت حضور نظام

خاکسار نے اپنی پیش نماز مولوی سید حیدر رضا صاحب کو صلواۃ جنازہ۔ سوم کے فاتحہ کو

بھیجا تھا۔ بارے وہ آپکے بیحد قلق و اضطراب کے مارے جرأت ادائے تعزیت
نہ کر سکے۔ مغفورہ کے انتقال کا فی الواقع غم و الم ایسا نہین ہے جسکے تعزیت
مجھ پاشکستہ کے زبان و دست گسستہ کے قلم سے ادا ہوسکے۔ گو مرحومہ آپکی
والدہ تھین مگر درحقیقت خاندان کے سایہ اور مہر مادرانہ کا درجہ رکھتی تہین۔ چونکہ
اس عالم کا آنا جانا داخل عادت الہی ہے اور پسماندون کے لئے گریہ وزاری
لابدی ہے۔ بنا بر علیہ آپکی بیقراری لازمۂ بشری و محبت پسری کی مقتضی ہے
تاہم بہ لحاظ ذریت آپ کو برداشت کرنا۔ انہین دلاسا دینا ضروری ہے
ورنہ رقیق القلب کا حال و مضطرب القالب کا احوال پر ملال ہو جائیگا۔ للہ
آپ اپنے دل کو تھامئے۔ لخت جگر کو سنبھالئے۔ مرحومہ بڑی خوش نصیب تہین
جو سفر طبیعی کو بھوبکر گھر بار کو بخیر و عافیت و حفظ و امان خدا مین چھوڑ کر اپنے نور بصر کے
ہاتھون دار البقا کو چل بسین۔ اللہ تعالی انہین مغفرت کے مکان مین رکھے اور آپکو
صبر دے۔

ایک بیقدر قدریکے نام نامہ

ہمارے رفیق خدا کے گھر گئے تھے خانہ جنگی سکے لئے نہین آئے تھے جو مکابرہ کرکے کتون بلون
کیطرح لڑ مرتے۔ ابھی آپکی سمجھ بوجھ ہمارے پندار سے باہر ہے۔ لاچاری مختار کیجا
ثبوت دیجئے اگر ہے۔ پابند شرع نہ ہونا۔ شارع بنا۔ اپنے سے آگاہ نہ ہو کر معرفت بگھارنا

عین جہالت ہے معرفت نہین ہے - بے حقیقتی پر اوّعائی حقیقت خود روئی ہے طریق طریقت
نہین ہے - کہتے ہین اگر داری خروشش وگر نداری خموشش مین کہتا ہون تا توانی محروشش
اگر نتوانی بجوشش - فضول گفتگو سے قرب خدا و تقرب رسول نہین ہوتا ہے بے اصول
باتون سے کہین وصول وحصول ہوتا ہے - شکر شاکرانہ اولی ہے شکایت عاشقانہ با معنی ہے
حکایت فلسفانہ ہمانا بے معنی ہے - اس انسان بے مثل کا مثال ہے اوس قال کے طوطی کا
مقال ہے - آپ باتون کے طوطے مینے نہ بنائے - صورت آئینہ ہو آئینہ صفا پیدا کیجیے
میمونہ اطوار سزا وار انس و انس نہین ہوتے - اگر ہوتے بندر آدمی نہ ہوتے - طایر خیال کے
یہان ہوش اوڑنے مین - پر کے کوّے کہین اڑتے ہین دیکھتے دکھانے سنی سنائی
پر نہ جاؤ چشم بینا ہو تو دیکھو - گوش شنوا ہو تو سنو - ورنہ پچتاؤگے - تھوڑی سی
زندگی کا خمیازہ بیٹھے بٹھائے بہت اوٹھاؤگے -

بنام مولوی غلام محمود صاحب چشتی

آپکی بھیجی کیا تھی لتّ لفافہ تھی - دو اُنگل کے پرچے مین پانچ حرف رقم تھے جسپر مین تین
حرف لکھتا ہون - اجی ملّا صاحب آپ ربط و ارتباط کے پابند نہین ہم آپسے گلہ مند نہین
دیکھیا مصرع تو ہے مقطع مین ہون رند تیرا میل نہین * بھلا آپ کو کچھ اخلاص
کے رسم و راہ کیا جانین - آپکی بلا جانے - دو مہینے مین ایک خط بھیجا تسپر شکوہ یہ کہ
کہ یاد نہ کیجیے بارک اللہ اس بیچ مین کیا جھوٹ ہے نفس الامر لوتعالی ہر سون کے بعد

زاہدِ خشک کا خانۂ خدا سے اپنی گھر جانا تر دامنوں کی طرح حوروں سے دست و گریبان ہونا کیا قصور ہے نا صاحب چاک دامان ہونا ضرور ہے ۔ باخبر کا اس عالم میں دارین و مافیہا سے بیخبر رہنا باعث سور و سرور ہے شکم سیر کو شکم پُر مزہ نہیں دیتا ۔ صایم کو نجم و بُز کافی ہوتا ہے ۔ واہ رے اتقا تیرا کیا کہنا ۔ انسان سے آدمی ۔ متقی سے فرشتہ پیدا ہوتا ہے ۔

بنام حاجی سید شمس الضحیٰ عرف بخاری صاحب

مخلص کو مخلصین کے خط سے نصف ملاقات کا حظ آتا ہے بارے رقعۂ سراپا مرقع اخلاص سے آپ کے مجھے پورا لطف ہمسری و ہمکلامی ملتا ہے ۔ آپ کے تصور میں روزہ دار کے یہاں بے روزہ کا اکل و شرب روز روشن میں سیاہ کاری ہے اسلئے ملاقات ماہِ صیام میں سخت دشواری ہے ۔ حضرت یہ آپکو کل سے ہو کیا گیا فردا کا خیال آج کیا ہے ۔ پہلے سے تو سید ہے میں تیسرے شیخ بھی ہوئے ہیں ۔ بس سیادت و شیخت آپکی گھر کی ہے ۔ ضعف و پیری وسیلۂ مشرعی ہے لہذا آپ کے کھانے میرے کھلانے پر رحمتِ خدا ہے ۔ عکس میں حکماً زحمت پیدا ہے ۔ آپ جناب کوئی روزی کا مبتلا ہے کوئی روزیکا ۔ اس بلا میں خود مختار ہیں آپ بہرحال آپ مخیر ہیں ۔ روزہ افطار کیجئے کہ افطاری روزہ تناول فرمائیے ۔ لیکن اپنے گھر کھا پیکر نا روا مجھے لخت دل کھلا کے نہ خونناب جگر پلوائیے عشرہ ہو چکا

عشرین باقی ہے آپ آسیئے تو ابھی عید نوروز ہو جاتی ہے -

ایضاً

آپکا تحفہ اچار تحفۂ لاثانی ہے - مزہ یہ ہے کہ ہنوز میںنے چکھا نہین ہے تیسر زبان
چٹخارین لے رہی ہے رال ٹپکی پڑتی ہے - مین تو اس نام ہی کا دلدادہ ہون
بارے اثنا عشری کے کھانے مین بھی اگر آئیگا - قسم چاردہ معصوم کی دوازدہ امام
کیطرح خلیفۂ اربعہ کو چار و ناچار چاہنے لگ جائیگا - خام خیالون یہان اچار کا پھل
اننبہ خام ہے - پختہ مغزون کے نزدیک ثمر لذت اسی کا نام ہے - اس سبزپری
کا طریقہ جوبن ہے پکھراج و یاقوت کے رنگ مین ڈوبی ہوئی ہے - شوخی رنگ
سے غازیکی رنگت پھیکی ہے ہرچند بے ریشہ ہے مگر رگ جان مین ریشہ دوانی کرتی ہے
سبزی پر سبز خط - ترشی پر شکر لب ملاحت پر ملیح فدا و شیدا ہین - خوشگوار ترشی نے
سرکے کی چٹنیون کو کھٹائی مین ڈالدیا ہے - خوان کرم تیرا دخانۂ احسان آبادباد -

محبوب کے خط کا جواب محب کی فرمایش سے

بہت شور سنتے تھے پہلو مین دل کا جو چیرا تو اک قطرۂ خون نکلا ؎

کیون صاحب ہم ہی سے یہ اوڑن چھو - یہ ٹھنڈیان - نامہربانیان عبارت
آرائیان - یہ خود نمائیان - ہارے ستم ہم ہین کہ جان فدا کرتے - دل صدقے
نہین اُتارتے - پتھر کا کلیجہ کرکے چوٹین سہتے ہین - اور آپ ہین کہ جان جلاتے

دل چراتے۔ آنکھین چراتے ہین۔ خدا جانے کیا چراتے کیا چھپاتے ہین آنسوونسے
پیاس نہین بجھتی۔ تحریر تقریر کی تلافی نہین کرتی۔ کیا اتنا بھی نہ کروگے کہ
اپنے پسینہ لگے ہوئے کرتے کی دہجی خط مین لپیٹ کے نہ بھیجدوگے۔ آواللہ
دیکھنے کی بات ہے حضرت یوسفؑ کا پیرہن حضرت یعقوب کیلئے باعث بصارت
ہوا تھا۔ اور یہ میری بصیرت کی دہجیان اڑانیکے سبب ٹہیرے۔ اجی صاحب
تم رات مین اپنے گہر رتجگے مناؤ۔ بھلا ونکو تو مجھسے دل بہلاؤ۔ قصہ مختصر آؤ
اور جلد آؤ۔ یا ہمین ملبئی بلواؤ۔ کچھ نہ سہی نہ سہی جان بلب کو لب دریا کی
سیر ہی سہی۔ جی سیر نہ ہو نہو۔ آنکھین تو ٹھنڈی ہونگی۔ آپ تو غضب کے
ٹھنڈے آدمی نکلے تب ہی تو سنم کی ٹھنڈیان سناتے ہو۔ کیا برف کے آدمی
تو نہین ہو۔ بس صاحب یہ خالی خولی ٹھنڈی گرمیان اور جھانسے کسی اور کو دینا
ایسے ویسے کو سنانا۔ مانا آپ پری ہو۔ مگر مین تو پرایا نہین ہون۔ کیا ہم
ہی سے اڑے جاتے ہو۔ اُف فوہ۔ آج کل تو آپ کی طبیعت اُڑن کھٹولا بنی
جاتی ہے۔ لیکن نقش خاطر رہے کہ ہم بھی اپنے وقت کے سلیمان ہین یقین
مانئے جان چھوٹ جائے تو چھوٹ جائے تم چھوٹ نہین سکتے۔ کیون جی چڑکے دینا
اور پوچھنا کہ دل تو نہین جلتا۔ زخم جگر پر نمک چھڑکنا اور کہنا کہ کیا مزہ ہے۔

شعر

نمک چھڑکا گیا اچھا ہوا فیض ؛ وہان زخم اشک بے مزہ تھا

میرے سکوت کو دلیل خاموشی کرد انتے ہو۔ دیکھنا جب دل ہلیگا کلیجہ دہلیگا۔ ممبئی تک لامحالہ زلزلہ آئیگا۔ اے پیارے صاحب آپنے اپنے مشتاق کا کچھہ حال بھی سُنا ہی کہ نہین مصرع اعضا شکنی ہوگئی اب جان شکنی ہے ٭ بس اب دم ٹوٹا جاتا ہے۔ سچ کہنا اسکے پھولوں کی فاتحہ کروگے اور چار پھول اپنے رنگین ہاتھہ سے تربت پر دھر جاؤگے کہ نہین۔

کسی محب کی وجہہ سے ایک حبیب کے نام

شعر منھہ پھٹ ہون چھیڑ چھاڑ مناسب نہین جناب ٭ رک جاؤگے جو منھہ سے میرے کچھہ نکل گیا ٭ اگر آپ خوابِ غفلت مین عُریان نہ ہوتے۔ مین جامہ سے کیون باہر ہوتا۔ تم برہنہ ہوئے۔ مین ننگا ہوگیا۔ اوبتِ کافر کیش خیر ہوئی کہ تو نے منھہ نہ دکھلایا۔ ورنہ کعبے کی قسم۔ قبلہ سے رُخ پھر گیا ہوتا۔ بیت الحرام کو طاقِ ابرو سے تیرے جو تشبیہ دے۔ اُس نامحرم کو صحن مسجد مین حلال کرنا بجا ہے۔ تیرے قامت کی قسم اگر شبِ وصل موذن نے اذان دی صلواتین سُنادونگا۔ تیرے آنکھونکی تعریف جب لکھتا ہون۔ قلم۔ نرگس کا قلم۔ خط۔ خطِ گلزار۔ دوائر حروف نرگسِ شہلا۔ ہوجاتے ہین۔ اے خورشید طلعت یہ تیرا ہی تو جلوہ ہے۔ جو میری تحریر خطِ شعاعی آفتاب ہے۔ گلعذار کی توصیف سرو واُت قرائنہ گلاب ہی۔ تمھاری لسانی کا کیا کہنا تم سیف زبان ہو

بات سیفی ہے۔ جس سے حاسد بات بات مین کٹ کٹجاتے ہین۔ تمنے حلقے پہنکے مجھے
حلقہ بگوش کر لیا ہی۔ بجلیان پہننا بجلی گراتا ہے۔ او شرمگین نگاہ و شرمیدہ رخسار
حسن عارض عارضی نہین ہے جو بوسہ دینے مین عذر۔ جوبن دکھانے سے انکار کرتا ہے
میرے فرخ۔ آنکھین تو ملا۔ منھ تو بتا۔ وجہ کیا ہے جو بے رخی سے رخ ادہر نہین کرتا
تیری نگاہ قہر مجھپر برق سی کوندجاتی ہے۔ میری بیقراری پر بجلی تڑپ جاتی ہے
بس تم چوپڑ کھیلتے ہی رہو۔ ہم جان پر کھیل جاتے ہین۔ کوٹھے کے ماہتابی پر جب
ٹہلتے ہو۔ زمانہ ہی کہ گردش کھاتا ہی۔ آفتاب لب بام ہو جاتا ہے۔ ہرچند
تمنے خودروی مین رکاوٹ سی روک۔ خودسری سے تصوری کاٹ کتر کی ہین
دیوار پر قلیچیان لگادی ہین باین خیال کہ طائر روح تک نہ گذرنے پائے۔ پر دیکھنا
جیسے شیشے سی نظر گذرتی ہے۔ یا تودۂ خاک سے تیر گذرتا ہے۔ نہ گذر جاؤن تو سہی
جناب عالی دربانکی پاسبانی پر اتنا نہ اترائیے گا۔ دروازہ مسدود کیجئے کہ روزن
دیوار بند۔ مگر مثل سایہ۔ دیوار پر چڑھ کے اوتر آؤنگا۔ لاکھ چون و چرا کیجئے تو بس
چونٹے کیطرح کوٹھے پر چڑھ ہی جاؤنگا۔ سادگی سے۔ تمھارے بھولے پن پہ بھولا تھا
مگر واللہ تم تو بڑے سر کے کائیان نکلے۔ گو گال صفا ہین پر چتون کہے دیتی ہین
دل صاف نہین ہے۔ طرفہ تماشا ہی۔ صفا گال پر نظر پھسلتی ہی۔ دل اٹکتا ہے
تیرے ڈنکنے پہ میرا دم رکتا ہی۔ میرا جگر تیرے آب خنجر کا پیاسا ہے۔ تیرا

دشنہ میرے خون کا تشنہ ہی۔ ساقی مخمور تیرے دور مین سارے بیدار دیندار ہین
ابھی کیا خود فراموش ہون جو کسی بت فروش کے ہاتھ بکجاؤنگا۔ جان من لگاؤ
لپیٹ سے نہین کھتا۔ یقین مانئے لحد سے بھی اگر ہم آغوش ہون تو تمھارے
ہی آغوش کے دہوکے مین لپٹونگا۔ شکرین لب چبا چباکے نبات کرو۔ اہل صفا سے
بہ صفائی دل بات کرو۔ جن قل آعوذئے نے تمہین یہ شر سکھلایا۔ اُسیر تین حرف
کہکے بلا اخلاص فاتحہ پڑہیئے۔ مجھپر خاک ڈالئے تمھاری آتش مزاجی سے سمندر
پانی پانی۔ سر مہر بیسے ہوا کا دم سرد ہوا جاتا ہے جن سے دانت کاٹی روٹی ہی۔
اُنسے ترش روئی کرکے دانت کھٹے کرتے ہو چرب زبانوں کے کھنے پر تلخ گفتار ہیسے
لقمان کو لقمہ دیتے ہو۔ آواللہ چھوٹا منھ بڑا نوالہ) کی پھبتی اب تو تمپر خوب پھبتی ہے
ہرچند تم میری دیت کے دیندار ہو۔ دعوے کے جوابدار رتھے بارے جب چشم مروت
نے مجھے دعوی کرنے نہ دیا۔ تو آپ خواہی نخواہی اپنی زبا نسے کیون گنہگار
بن بیٹھے ہو۔ او شاخ گل تمھارے گلعذار کا صدقہ اس پژمردہ دلکو اپنے گلے کا
باسی ہار بہیجدو تو تن ہیجان مین جان تازہ آجائے۔ پھولون کی فاتحہ کی
ارمان نکل جائے۔

ایک محب کے نام نامہ

آپکی بہیجی ہوئی معطر پھولون کی عطر سے دل پھولے نہین سماتا ہے۔ کیوڑہ ناگن سی

چونچلے چوٹیلی طبیعت کو اجگر بنکر ڈس رہا ہے۔ گل حنا پانے آنکھوں مین سرسون پھلا دیا۔ برگ گل لب لعل کا شگوفہ دلا کے گل کہلاتا ہے۔ آپنے اپنے اترے ہار کو میرے گلے کا ہار کیا ہے مصرع سب عنایات پر یہ طرہ ہے ۔ ہار سے بستر کے مرجھائے پھولونکو گل تر سے باہم کرنا تمھارا ۔ پژمردہ دل کو پامال کر رہا ہے۔ او شاخ گل پردہ سے چھیڑ چھاڑ تا کے سبب حجاب نہ سہی پردۂ دل چیر کے پردہ چشم مین تو آئیے ۔

بنام حکیم محمد ظہیرالدین صاحب ڈاکٹر اعلیحضرت نظام

مین تو یہان اسی بیٹھا تھا۔ تیسرا آدمی نہ بیٹھے بٹھائے کہ اٹھا شیشہ خالی ہے پھر کیا یہان آ کر طالب دعا کا مطلوب بن بیٹھا۔ الہی گلہ تجھسے کرون یا حکیم جی سے ہیہات قراب لنڈھک گئے و قوت سرک گئے۔ بار حرارت کی باری تجاوز نہین کرتی۔ ایسے مین برہان آیا اور یون ٹھنڈی سنا گیا مصرع خود مسیحا آپ ہی بیمار ہے ۔ تب تو شکوہ کیا شکایت ہی نہ رہی۔ نوکر دوڑے گئے بھاگے آئے۔ ماماہوا پر آئی پر وہان کسیکے کان پہ جون نہ رینگے۔ کہئے تو بے کہے کیسے جانین کہ آپ کیسے ہین آپنے مالن کو شگوفے دیکے وہ گل کھلائے کہ غنچۂ دل پژمردہ ہوگیا۔ بوئے گل کی طرح چہرہ کا رنگ اڑ گیا۔ کتنا ہے وہ الٹی گنگا بہائی کہ سارا ماجرا دریا برد ہوگیا۔ للہ آپ سنبھلے ہمین سنبھالئے۔ درست ہو جیے ہمین تندرست کیجئے۔ کہون کیا دست اجابت کے بعد دست لا رہا ہے ۔

ایضاً

خدا کے شکر کے بعد آپکا شکریہ ادا ہو نہین سکتا - ناگزیر دعا کو مو دی کرتا ہون - آپ کی دعا سے دوا کی نوبت نہ آئی - امتناع غذا کی تدبیر موافق تقدیر آئی - روزے کا انطار[1] باعث افطار[2] روزہ نہ ہوا - سُننئے آپکے کہنے سے فطور کو موجب فتور[3] جاننے کے نہ کھایا - سحور کو مُرغ سحر کے بولنے پر دہوکہ کھایا - (الحمد للہ نعمایلہ) آج طبیعت سنبھلی مین سنبھلا - عشا کے بعد عشا کو اتنے شکم پور کھایا کہ شکم پُر ہو گیا - دم کے مرغ سے پیٹ دمامہ بنگیا - سحری کی کیفیت دم صبح لکھونگا -

ایضاً

کہئے تو کیا یہ کہون کہ اللہ صاحب کے لاؤ بالی پن نے مجکو متلوّن بنا دیا ہے - کل سلطان پادشاہ کی عافیت کا لکھنا آج شکایت کرنا غالباً آپ کو متعجب کریگا شتین مین وہ حرارت سے حیران تھین - دمنین طپش سے ہم پریشان تھے - پرہیز کرتے کرتے وہ نادیدون کی طرح ایسی ترس گئی ہین کہ جسکے سُننے سے آپکو ترس آئیگا - جب ہم لوگ کھانا کھاتے برفانی پانی پیتے ہین اونکی حسرت بھری نگاہون سے وہ یاس ٹپکی پڑتی ہے کہ دیکھنے والونسے دیکھا نہین جاتا - آپ اصلاً سُنی سُنائی پر نجائیے میرا کہنا مانئے - فی الحقیقت انکا کسل ہمین کسلمند کر رہا ہے - پہلی شب سے پچھلی مین کھانسی زیادہ ہوتی ہے جس کا اوسط سابق سے مضاعف ہے - دوا مع دعا ارسال فرمائیے تاکہ ارسالی ہا قوس کھانے مین آئین -

بنام مولوی خواجہ محمود جان صاحب ناظم ضلع

میرے نام نامے پہونچے مگر مین اُنکے مفہوم کو نہ پہونچا۔ خطا ولی کا جواب آپکے سہو مین میرے صحو سے جو رہ گیا اولی ہوا۔ رہا دوسرا جس مین خود کا آنا بیخود کا نہ رہنا آئینۂ ازدیاد مُوَدّت۔ میری کمی مروت جتلائی ہی۔ فی الواقع خلاف واقعہ ہے۔ آ پھر یا دل محبت منزل کہین جہان نما کے بھول بھلیان تو نہین جہان بہلاپے کا دخل ہو گو صداقت مین کو یائی زیادہ گوئی ہے تاہم تصدیق کے لئے آپکے لفافہ کی سرنوشت ملفوف ہی بارک اللہ آپکا کیا کہنا مشتاق کے اشتیاق مین ایسے محو ہوئے کہ مسمّی کے اسم تک کو محو کر دے میان ممتاز سلمہ اللہ کا آنا جا میرا شتیاق کا رہ جانا محل حیرت نہین مقام حسرت ہی دوئی مین مہمان و میزبان ہوگا۔ مہمانی میزبانی ہوگی۔ وحدت مین خانہ واحد ہوتا ہی کوئی اپنا آپ شاکر و مشکور ہوتا ہے۔ ضلع مین اپنی انا و لا غیری پر آپ کو گھی کے چراغ جلانا سازوار ہو ہمین تو سمت مین انت ولا غیرک کی لو لگی ہے جسکی عنقریب ہم آپ کو دوہری مبارک باد دینگے والسلام۔ بھین کی برہمن جانے رجب کی علی۔

ایضاً

الٹو جواب کو آپ میری خود فراشی پر محمول کیجئے دوست فراموشی پہ حمل نہ کیجئے۔ وجہ کیا احباب حُباب بدمراب نہین ہو جو ہوا سما و ہو کا ہو۔ یہان ہوا برباد۔ داد خداداد ہے

(آپکا یہ بیان کہ عافیت گوئی و خیریت جوئی مین سکوت موجبِ ضرر ہے) ہان لابد و مقرر ہے
مگر سکون میرا بوجہ دیگر ہے۔ دل سمندر نہین حوضِ کوثر ہے۔ ادہر سے پانی کی حرکت
ادہر پُر اثر ہے خالی خولی رسایل موثر ہے نہ مؤثر ہے۔

ایضاً

مدت گذری نامہ بر آئے نامہ نہ پیام۔ نے سلام آیا۔ ہیہات شعار اسلام سے گذر کے
آگر بجائے سلام سام ہی کہلاتے۔ ہم سمجھتے دل کو سمجھاتے۔ جو دوست جانی تھے
اب دشمن جان ہین۔ قسمت کے مارے سید قاسم آپ تک پہونچتے ہین۔ آپ انہین
محروم القسمت نہ ٹہرائیے۔ قسیم النار والجنۃ کی سلسلہ والا کا پاس کیجیے بُرا نہ مانئے
جُٹ والیکے والہ نہ بنیے۔ گیسون والیکی ولا اولی جانئے۔

ایضاً

جانے بھی دیجیے۔ چھاگلو کی والپسی سے مکدر نہ ہو جیے۔ صافی مشربون کا سر دہری ہے
گرما گرم فقرہ لکہدینا ہی دل ٹہنڈا کر دیتا ہے۔ خلوص مین عذر و معذرت فضول
سمجھا جاتا ہے۔ مولوی مشتاق حسین صاحب نے آپ کو بحر خواجہ بنایا ہے مین مجبور الٰہین
مددگار ساقیِ کوثر کا کفنا بہشتی بناتا ہون۔ آپکا آل کے سبیل یون نکالنا کہ رندون کے
دست بدست آیندہ کے دوش بدوش آج بہیجا ہے۔ روز فردا تک یاد رہے گا
مین ارسال کتاب سے درگذرا۔ بارے ایصال رسالہ کی رسید تو بہیجی ہوتی۔ مگر واہ رے

اوستاد مانتا ہون - اس بیخبری مین کیسی کچھہ بیخبری ل خبرداری کی ہے - اگر یہ سمجھون
کہ آپکو جھوٹ کی عادت نہین - سچ کہکے رنج دینے کی علت نہین - ہوا کرے
ہم تو ہیچ مدان دم کو مدغم کئے ہوئے ہین نہ کسیکی ثنا سے ریشہ خطمی بنتے ہین نہ مذمت سے
صورت شفتالو سنگرے کے رنگ بدلتے نہ بیمزہ ہوتے ہین - ربڑ کے آدمی تو ہے ہی
نہین جو کشش و کوشش سی کہینچکے گہٹین یا بڑہین - تجربہ حاصل ہونیکے بعد اب خدانخواستہ
مجھسے بھلا بے احتیاطی کا ہیکو ہونے لگی جو روغن قاض ملنے پر روغن با دام
ڈاک پر روانہ کرتا - چشم بد دور نور العین کو نظر لگتی ہے وہان پہونچنے پر ضرور تیل
مالش اُتروا دیجیے -

جناب نواب سر خورشید جاہ امیر کبیر کے نام نیاز نامہ

رقعۂ دعوت جلبہ سے صادر ہوکر افتخار یاد فرمائی بخشتا - اللہ جلشانہ نے جیسی نواب
خورشید الملک کی شادی میمنت آبادی حضرت کے ظل عاطفت مین کرائی - ویسی
ہی نواب شمس الملک کی بھی آپکے سایۂ عواطف مین کرائے - موصوفین کے جلوے
جناب عالی کے جلوہ ریز ہین کئی سال سے نیاز مند نے خانہ نشینی اختیار کر لی ہے
جتنے کہ آپ کی ہواخواہی کے سوا ہوا خوری کو بھی نہین جاتا - گہر سے باہر تو کجا ا پنے
باہر نہین ہوتا - اسلئے غیر حاضری کو بندے کی علین حضوری تصور فرمائیے گا
باین خیال کہ حاضر و غائب حضرت ہی کا ثنا خوان ہون - حاسد کا ستارہ ڈوبے

خاور جاہ وجاہہی بلند رہے۔

نواب خورشید الملک کے نام

آپنے شادی کا جوڑہ جو بہیجا ہے بہ مقتضاے سِن گو جوڑ ہے تاہم خوشی سے پہولے نہین سماتا جاتے سر باہر ہوا جاتا ہون۔ کیا بتلاؤن شادیانے سے میری کیا نوبت ہے کوئی میرے دلسے پوچھے میری آنکھوننے جلوے دیکھے کہ مین کیا دیکھہ رہا ہون۔ اسد جل شانہٗ اس سعید شادی کو قران السعدین و باعث شادمانی نشائتین کرے۔ جناب من فرماتے تو کیا میری عمر مقتضی ہے کہ رنگین و پر تکلف جوڑہ پہنون۔ گلابی جاڑون کے لحاظ سے صرف گلابی دستار ہی مزیب تہی بسر و چشم سر پر رکھہ لیتا۔

ایضاً۔ شادی کا تہنیت نامہ

شعر کسی خورشید رو کو جذب دل آج لیے آتا ہے
کہ نور صبح صادق ہے غبار ہی گلستان کا

اوہو ہو ہوا آجکی فجر کو صبح عید شب کو شب برات کہنا زیبا ہے۔ اقعی شب لایق قدر ہے۔ نور کے جلوے مین شادی کا ظہور ہے۔ جلوت مین خلوت کا مزہ خلوت مین جلوت کا لطف آرہا ہے۔ خیر اندیش نسیم سحری کیطرح آتے۔ بادبہاری کی روش جاتے مین ہوا خواہ بداندیشون کو ہوا بتاتے ہین۔ گل مسرت سے کھلے جاتے پہول پہولے نہین سماتے۔ شجر ثمر مراد سے پہلتے۔ شاخین جہومتی بارآوری سے سجدہ شکر مین سر جہکاتے ہین سبزہ۔ نشہ رنگ سے سرشار ہے باغ۔ باغ باغ۔ چمن نہال

نخل نونہال ہے۔ لالہ کو بسنت کی خبر ہی نہ تھی اگر ہوتی نافرمانی سے یون داغ پرداغ کھاتا نہ زہر کھاکے خون اُگلتا۔ زرد جوڑے چمپا کی آنکھون مین سرسون پھولا ہی ہے مینا گلابی جوڑے حاسدون کی نگاہ مین گلنار ہوکے آتش لگا رہے ہین خُم تمنا جوشمین اُبلتا۔ فوارۂ دل سرور سے اُچھلتا ہی۔ دوست رنگ مین ڈوبکے خوشی مین اُبھر رہے ہین۔ دشمن عرقِ انفعال مین غرق ہو رہے ہین۔ مشتری و زہرہ کو برسون مین اک آن قرآن ہوتا ہی۔ یہان آفتاب سے مہتاب قرنون قرین رہتا ہی۔ یہ اجتماع طرفہ اعجاز ہے کہ ایک دوسرے کے محاذی رخشان و درخشان ہے آپ کو اس شادی سے شادمانی کہلا اپنے کو متخلص بہ شاد کرتا ہون۔ آپکے سر سہرہ رہے حاسدِ بداختر نچھاور رہے۔

بنام محمد منیر الدین صاحب ڈاکٹر متعینہ محل اعلیحضرت

طبیعت کو مزاج سے اتنی شکایت نہین ہے جتنا مزاجدان سے شکوہ۔ سرکا سودا۔ بہتر تپ سوداوی ہے تب ہی تو معالجہ سودمند نہین ہوتا۔ بادر دکا کام کمپونڈر بیدرد ناکام سے نہ لیجئے۔ آپ شیشہ کو شیشۂ اکشہ نہ سمجھئے اپنے ہاتھ سے دوا زبان سے دعا دیجئے۔ قطِ قلم محرّفہ تھا مضمونِ خط منحرف ہی پر مجھے علاج سے انحراف والقط نہین ہے والسلام۔

ایضاً

کل صبح سے خفیف سا دردِ سر تھا۔ میںنے سمجھا مصرع: جو سر رکھتا ہے وہ دردِ سر رکھتا ہے۔ شاید ایسے ہی وجوہ سے ہوگا۔ مگر بعد نماز مغرب بخار کی حرارت پائی گئی۔ تب سمجھا کہ یہ درد عارضی ہے۔ نہ وہ سر دردی ہے جو انسانوں کو ہمیشہ رہا کرتی ہے۔ صبح کو جو بیدار ہوا۔ کیا دیکھتا ہوں گلے پھوسلے ہوئے ہیں لہذا انکو خلاصی کی تدبیر میں سرگرداں ہوں اسے بار الٰہ میںنے تو کبھی زمانہ کا گلہ کیا ہے نہ لب کشائی کی پھر زمانے میرا کیوں گلا دبایا ہے۔ اسمیں خیر ہے کہ زمانہ مجھسے منھ چھپائے ہوئے ہے ورنہ ضرور منھ کی کھاتا۔ باقی کیفیت ملازم کی زبانی آپ کو معلوم ہوگی طبیعت کا بات بات میں بگڑنا یقیناً کمزوری کی بات ہے ورنہ بہتیرے سرد وگرم زمانہ گذر سے پار قوت نے یوں سٹرہری نہ کی تھی جیسا کہ اب کر رہی ہے۔ تھا ملازم کے ہاتھ دوانہ بھیجے کہیں غارتگر خان دماں دغا نہ دیجائیں فلہذا مع بدرقہ دعا لطف فرمائیے زیادہ زیادہ۔

ایضاً

شعرا نے بہت کچھ بندش۔ تغافل شعاری پر باندھی ہے لیکن آپکی سہل انکاری پر جو باندھو بندھے وہ تھوڑی ہے۔ عزیزی زین العابدین حسب عادت آئے مگر دیر کر کے صورت اتری حرارت چڑھی۔ طبیعت نڈھال جسکے دیکھنے سے ملال کیسا خود میرا چہرہ اتر گیا۔ عند الدریافت کہتے ہیں کہ کل سے میٹھا میٹھا درد ہوتا ہے مزاج بالکل ہے وہ تو بچے ہیں یا تونے کیا لکھنا آپسے پوچھتا ہوں۔ مانا دونوں نے آپسے اپنی کیفیت نہیں کہی

نہ سہی آپ ڈاکٹر ہین یونانی طبیب نہین مین جو محتاج بیان ہون علالت ظاہری ہے
ڈاکٹر۔ بباطنی کاکب حصاری ہے۔ اب آپکے بیمار ونکو موقع شکایت باقی نہ رہا اگر نہو
رہا کرے اب میری طبیعت چندان ناخوش نہین ہے تاہم شب کو مینے ترکاریون کے
سالن احتیاطاً نہ کھاکے صرف دہم کا دوپیازہ اور کمرک کی ناخورش کھائی صبح جو ہوئی
تو بادی وریاح سے پیٹ مثل تو ندرمل کی توند کے پھولا ہوا یا کمر کی گیند بنا ہوا ہے۔
اور قوم عاد پر جیسی باد مخالف کھلے بند چلی تھی۔ ویسی ہی ہوا بند رہی ہے۔ مین گھبرایا
الٰہی کمرک کہین آن متی بہامتی کا کھیل تو نہ تھا جو یون ثمرہ کھیل رہا ہے۔ پیٹ پھول آیا ہے
یا یہ کہ ہمارے آدمی نے بھولے چوکے کسی قوم عاد کے شخص سے کمرک تو نہین لیا ہے
جو بادی طوفان ایسے تیزی مجھکو گھیرے ہوئے ہے۔ بارے خیر گذری دعا مستجاب ہوئی ملین اجابت
ہوئی کیونکہ ملایم طبیعت تھی۔ اگر آپ اجازت دین تو کل مسہل لیتا ہون جس سے
سر دست دو چار دست سہل سے ہون تو مزاج صاف ہو جائے۔

ایضاً

صبح جب بیدار ہوتا ہون منھ تلخ ذائقہ کڑوا پاتا ہون۔ مزہ یہ کہ مین کوئی کڑوی کسیلی
اشیا رکھاتا پیتا بھی نہین اغلب آپ اسکو تلخ کامی یا تلخی روزگار تصور فرماوینگے۔
اعضا شکنی کو کسیکی خاطر شکنی کا وبال۔ ہاتھ پیر کی کشش کو جذب توجہ دلدار کا خیال نکرینگے
نہین ہرگز نہین۔ آپ وقت کی نبض دیکھیے تاکہ موقع ہاتھ سے جانے نہ پائے۔ موسمی

خلاف آب و ہوا کا اختلاف مخوف نہین طبیعت مخالف کا خوف ہے۔ بالضرور سے مجھے

کونین کھلا کے آپ کونین مین اچھے رہیے۔

ایضاً

عجیب واقعہ ہے بخت بدبختی سے اتفاق کر جاتا ہے۔ کھانے کو سیتاپہل سے مٹہ بہیڑ

ہوئی۔ چار چشم ہونا ہی تہا دل اوس کا گاہک ہو گیا۔ اوس سبزہ رنگ کی سرخی کی

آنکھین ہیر د ید دن مین گھپ گئین طبیعت ہاتہ سے جاتی رہی منھ لگاتے ہی ایسی گلوگیر

ہوئی جسکے بیان مین لب بند ہین۔ نوبت با ینجا رسید جیبون کے سفید گال کی صورت

چوستے چوستے سیاہی منودار ہونے لگی آپ جلئے فقط سیتا کے نام کا اثر کچھہ تو ہونا ہی

چاہیئے پس ثمرہ یہ ملا مرڈا اور درد پیدا ہونے لگا۔ رہ رہ کے طبیعت مین آتا تہا کہ اے

کاش سیتا نہ ہوئی ورنہ ایسے رام پھل کھلایا ہوتا کہ منھ سے اگل پڑتی۔ شیرینی

اسکی بارد المزاج ہی تو سردی سے حرارت لائی ہوتی۔ محرور المزاج سے کچھہ

چل نہ سکی تو بدبدر دمی سے کروٹین لینے لگی یا یہ کہ فصل کے مغز مین گرمی چڑہ گئی

جو یون پیٹ سے پاؤن نکالی ہے۔ سیتا کی پھل کو بار پستان سے مشابہت ہی نکہ زلفون کی

مناسبت جو ایسے زہر لگنے لگے۔ اگر سیتا کے کاکل مین میرا دل سنبل کیطرح اُلجہا ہوتا

تو عشق پیچ کیطرح پیچ و تاب زیبا تہا۔ سیئے واہ کیا خوب (مارون گھٹنا پھوٹے

آنکھہ) کی ضرب المثل سچ مچھہ ہوئی۔

ایضاً

گو شیرین گفتار کا خواہان درد کو میٹھا سمجھکے مزے لیتا ہی۔ زلف گرہ گیر کا بند ہوا اوسکی گانٹھ کا ہوتا ہی۔ بار بوجہ تاکے پیچ و تاب سہون۔ زرد رُو موسم صحت کا خون اپنی صورت کا غازہ کئے ہوئے ہی۔ امتزاج فصلین سے فصلی میوہ تک مخل معدہ ہوگیا ہی آم کی شاخ شاق کیسی باعث تلخ کامی ہوئی ہے۔ تیسر حلوائی آنبۂ خام کے کھانے کو دلیل پختہ مغزی سمجھئے کہ خام خیالی۔ الحاصل دو ختم ہوئی مگر شکایت کا خاتمہ نہ ہوا اُس تشخص کی تشخیص کے لئے تشریف لائیے کہین ایسا نہ ہو آؤ جاؤ مین عالم بالا کو میری چل چلاؤ کی ٹہیر جائے۔

بسمل کیجانب سے قاتل کے نام

اخاہ آپ آتے ہین آئیے آئیے تب ہی تو یہ ٹھاٹھ ہین نشہ سے آنکھین چڑہی ہوئین ناتوانی سے نگاہین ڈہلی ہوئین۔ دیدون مین لال لال ڈورے پڑے ہوئے۔ سُرمہ آنکھونمین دئے ہوئے۔ تیور بدلی ہوئی۔ سینہ تانے ہوئے۔ بند قبا کُھلے ہوئے۔ زلفین بکھری ہوئین۔ ہاتھونمین مہندی لگی ہوئی۔ تیغہ تولے ہوئے۔ بیخودی سے چلے ہوئے چشم بد دور مست و مستانہ چلے آتے ہین۔ آپ کیا آئے قالب بیجان مین جان آئی۔ مگر قلب کو ڈہونڈتا ہون شاید وہ تو پامال ہوکے دہین رہ گیا۔ ورنہ آپکے مصرع کے جواب مین (ہر ایک سیر یون دلکا لگانا نہین اچھا) حسرت بھرے دلکو بھیجتا

تاکہ آپ تیرِ نگاہ خنجرِ مژگان تیغِ ابروسے گھایل کرکے خود ہی دیکھہ لین کہ کیا ہے۔ کیونکہ
یہ دلِ ناچیز کوئی چیز نہین جسکی حقیقت باتون مین سُناؤن **شعر** دل ہی اوسکا جانتا ہی
جسپہ گذرا ہی یہ حال ؛ عشق کا صدمہ زبانون سے بیان ہوتا نہین ؛ مین تو آپکے پیارے
نام بانکی ادا او پیر شنیدہ تھا ہی بارے نام خدا نامے کے مشاہدے نے مجکو اور شیدا کردیا ہے
جب خطِ پیشانی دیکھونگا خدا جانے کیا کچھ دیکھونگا ہاے رے شیرین زبانی واہ رے خوش بیانی۔
کیا ہی نوک جھونک سے فقرے مین خطا معاف بیتابی سے بظاہر خط کے بوسے نہین لے رہا ہون
دستِ نگارین کو چوم رہا ہون آپنے لکھا ہے۔ پہلے دردِ سر تہا اب دردِ سری ہے۔
اے ہے آپ تو **مصرع** صندل کو بھی گھستے ہوے بڑی دردسری ہے ؛ او بیدرد ہم درد کو
میٹھا جانتے ہین۔ تم دردِ سر جانتے ہو۔ اچھا صاحب ہم دعا دیتے ہین تم آمین کہو خدایا
پیارے صاحب کو میری ہمدردی کے سوا دوسرا درد میسر نہ ہو۔ تمھین اللہ محبت کا واسطہ
ہے۔ ذرا میری حالتِ منتظرہ پر بھی نظر ڈالنا۔ آپکا دردِ سر تعویذ سے گیا۔ اور میرے سر
آپکے سودے مین جو گیا اسکا بھی کوئی علاج کیجیے گا کہ نہین۔ کیا خوب آپ اور میری خبر
پُرسی کرین۔ آپکی بلا جانے کہ دردِ دل کیا آزار ہے۔ تمنے گرما گرم فقرون مین یہ کیا
ٹھنڈی سنائی کہ (ایامِ نیاز تو گذرے پر آپ ناز سے نہ در گذرے) اجی صاحب ناز و ادا
کے دن گذرے گذرا کرین بارے مین تو گذرا نہین۔ یہ آپ کو خبر ہی نہین جو مینے درگاہ مین
چلے باندھے ہین۔ ہا تو نین محبت کی زنجیر پیر مین الفت کی بیڑی ڈالی ہے مجھہ پر منتا

کیجئے جاپہ آئیے تا کہ منت ادا ہو۔ اے میرے اتنے پوچھنے پر کہ (پڑھنا بھی
آتا ہے) کیون بن بن کے بگڑی جاتی ہو۔ سنیئے تو بات یہ تھی مطلب یون تھا کہ
کیا میرے خطِ تقدیر کو بھی پڑھ سکتی ہو معلوم ہوا کہ پڑھتے ہو تو اب (جھینپنے کی
سند نہین) بس آئیے اور پڑھ جائیے ۔

مولوی عبدالقادر صاحب بہادر صوبہ دار شرقی کے نام

ہر چند دنیا گذشتنی و گذاشتنی ہے۔ بس جو شخص لیجاتا اور چھوڑ جاتا ہے وہی
ایک نیکنامی ہے جسپر خوش نصیب لوگ مرے ہوئے ہین۔ منتظر ہین کہ جہانتک
ہوسکے دل افگار کے مرہم مبتلائے افکار کے باعثِ مراحم بنین۔ اہلِ بصر
نورِ بصیرت کے منظور بنین غور سے دیکھو تو یہ گنج شائگان ہے ورنہ زندگی لاحاصل
و رائگان ہے۔ مجھکو رستم علی خانصاحب مددگار جنرل انسپکٹر پولیس کی روح لاچار
کر رہی ہے۔ مین آپکو چار و نا چار مجبور کرتا ہون تا کہ آپ انکی فرزند نامعلیخان منصبدار
کی حالتِ زار پر رحم کرین۔ چونکہ محمد یوسف مددگار مہتمم آب پاشی جو سرِ بازار مردم آزاری
کے ہاتھون بکا ہوا ہی جا رہا ہے ناحق حرمت کی مٹی خراب کرکے اسکو رسوا کرے
یہ اس کا سودا ہی جو ایسے چلن سے اپنی قدر و قیمت بڑھاتا ہو اور نہین جانتا کہ
یہ گرم بازاری کسکی کا عوض لائیگی۔ اے عزیز الوجود تم حاکم اعلیٰ ضلع کے ہو تمہاری
توجہ سے یہ معاملہ جسنے زندانِ تردد و زیرِ سندانِ تفکر کر رکھا ہے ایک چشم زدن

مین طے ہوجائیگا یعنے مسٹر ڈلی مہتمم آبپاشی ضلع خواب غفلت سے بیدار - ایسکے خیال سے بیزار ہوجائیگا - یاد رہے میرے کہنے کو خواب پریشان تصور کرکے برعکس تعبیر نہ کیجئے گا - مرحوم میرے قدیم دوست تھے اور اونکے فرزند محب ہین -

ایضاً

شعر بسکہ پیمودیم راہ انتظار ٭ آبلہ افتاد در پائے نظر ٭ عید کے آنے کا وعدہ تو پورا نہ ہوا عید ہوا آپ نہ تھے - نواب حالت منتظرہ مین تھے لہذا اب کچھ ہونے پر کچھ نہ ہوا - اگر عید اپنے ہی گھر منانا تھا تو چلتے چلاتے ملجانا تو تھا - گو ارمان رہ جاتے - گلہ تو نکل جاتا - بہرکیف خدا انھین بیسون جشن نوروزی نصیب کرے - اقربائے بعیدہ تک واقف ہین مجکو تمسے لاقارب کالعقارب کا واسطہ نہین ہے قرابت قریبہ ہے - اسلئے مولوی میر محمد علی صاحب مفصلدار اپنے برادر نسبتی محمد حنیف سررشتہ دار کے واسطے براری مجھسے ملتجی - آپسے التجا کرتے ہین للّٰہ آپ اونکے حال زار پر توجہ کیجئے - حکم منسوخی تبادلہ کو حکماً ناسخ کردیجئے میر حنیف رشتہ سے دور ہین - مگر سررشتہ مین ہین - درحضور ہین - نواب لشکر جنگ تعلقدار کو اسکی خبر نہین ورنہ بیخبری مین اپنے کئے ہوئے تبدل کو متبدل نہ کرتے - الحاصل آپ تجویز اول پر نظر ثانی کرکے تفضل مبذول کیجئے - ہان انھین متبدل کیجئے -

مزاقدم محال عادی نہین زیادہ گوئی کا مین عادی نہین - ..

بنام مولوی حسن الدین صاحب عرف حسینی پاشاہ مشائخ

وقت جو دستگیر نہ ہوا۔ قلم پایہ چوبین کیطرح بیدست و پائی سے چل نہ سکا۔ سچ تو یون ہے سر نوشت تقدیر کے آگے کس نستعلیق کی چلی۔ جو شکستہ خاطر کی تدبیر چلتی۔ خانہ خمار مین کسیکی چلتی چلائی نہین بس ساغر مئی چلتا ہے اور من چلون مین تلوار چلتی ہے

اسکی گلی مین ہم نہ چلین وہ جو منع کرے — یون ہی خدا جو چاہے تو بندیکا کیا چلے

مینے آپکے سوال کے جواب مین بہتیرا غور کیا۔ بارے وہی ڈہاک کے تین پات وصول کا غذ زر کا پتہ نہین ملتا۔ نوٹ بک مین بھی تلاش کیا۔ ولیکن سراغ نہین لگتا۔ بدیہی بات یہ ہے کہ ید قدرت مین گو سب کچھ ہے پر دین کے دو ہی ہاتھ ہین۔ ایک قدر۔ دوسرا قضا۔ جب قدر سے یاس ہو تو قضا سے قضا کی آس رکھنی خواص کا کیون شیوۂ خاص نہ ہو۔ آپ مایوس نہون ہرگاہ مسیح فیض کا فر کی التجا و پکار سنتا ہی تو مومن ملتجی کیحالت زار کو ہر آئینہ دیکھتا ہے ساقی کوثر کی قسم آپکے جو احباب ہین محض سراب ہین۔ شگوفۂ آب تک نہین ہین اونکا گل کھلانا سوی مر لنڈ ہانا بحر مواج بنکر موجین لینا شگفت نہین گل دیگر شگفت ہے۔ والسلام

آشنا کے جور سے ایک جابر نا آشنا کے نام

اے ستمگر آشنا تو ستم نہ کر۔ ارے مڈر مجھسے نہ سہی خدا سے تو ڈر مثل ہے ایکی نظر

وحوش گذرے۔ ہمارے عشق سے اگر تو درگذرا تو بارے کوچۂ عشاق سے تو گذر
او دلربا تیرا یہ کھٹا آنکھ لگا کے آنکھیں چرانا ہمیں آتا نہیں۔ حیا سے شرمساری سے
اسے واللہ یہ تو محض سخن سازی نری عیاری ہے او بیخبر کیا تمنے یہ جانا تمھارا
اونکا میلہ جانا نہاں ہے وا اوسکی مجھے خبر نہیں۔ کیون نہین۔ بس بیٹھو بھی بہت دونکی نہ لو
پری کیطرح اُڑو نہ پر کے کوّے اُڑاو۔ خلقت اُڑتے کے گنّے والی ہے۔
مانا تم پرے سہی۔ مین پرایا تو نہین۔ او بُت طناز اگر تمھین اپنے حسن و انداز
پر ناز ہے۔ تو ہمین بھی اپنی نیاز پر ناز ہے **شعر** دیکھ آئینہ جو کھتا ہے کہ
اللہ رے مین ؛ اسکا مین دیکھنے والا ہون وِلا واہ رے مین ؛ تقصیر معاف
یوم الحساب بھی آپکے کوئی شمار و حساب مین ہے کہ نہین۔ کہیئے تو میرا آپکا
خدا کے آگے جب سامنا او رحساب ہوگا۔ اس جور و ستم کا کیا جواب ہوگا۔
گو آپ منکر کیون نہ ہون مگر نکیرین تو انکار کر نہین سکتے۔ ہر چند تمہاری باندھنے تو
خلق پہ جفائین کھلتی ہین نہ ظاہر ہوتین تو کیا خالقِ مشکل کشا پر بھی اظہر نہ ہونگی
دیکھیے یہ ساری لنترانیان اوہوری رہ جائینگی وقت لنترانی کھتا ہوا گذر جائیگا
تب اپنی کردار و رفتار سے پچتاوگے جس کا کوئی مفاد نہ ہوگا۔

نواب محمد عسکری خان بہادر کے نام نامہ

تمہارے پریشان کن خط نے مجھ پریشان خاطر کو سخت منتشر کیا۔ الحق میرے تمھارے

انتشار کو قادر ذو الجلال کے سوا کس مین قدرت ہے جو رفع دفع کرے میری
مجبوریان مجھکو جیسا مجبور کر رہی ہین تمسے نہان نہین۔ عیان محتاج بیان نہین اگر زنگرنے
کی ریش خود درماندہ کی سی حالت نہ ہو جاتی تو تمھارے اُڑے رنگ پر لکھوٹہ
جمانیکی کیا نوبت آتی۔ ہرگز نہین اصلا نہین۔ اس مرضکی دارو۔ دوا و دعا ہے
یہان پہلے ہی سے مدعا مین بندگی بیچارگی ہے۔ رہا دیو کی ناک دیو کو چڑھانی
نکو بننے کی علاوہ دوربنی سے بعید ہے۔ مزید بش ناتوان بین وکوتاہ اندیشو
تشویش مزید ہے۔ بحمد اللہ فتح خان مجذوب کا تم سے کہنا (مصیبت ہمنے لے لی
تم بیفکر رہو) فتح نواز سے شادیانے بجوانیکے لایق ہے۔ پھر یہ کیون تمہین تردد
لاحق ہے۔ بالفرض بمقتضائے بشری کچھ تفکر ہو تو حسینی پاشنہ صاحب منجم کے کہنے کے
مطابق مقام مجوزہ مین مقیم ہو کر چلے کھچواؤ۔ چھلے بند ہواؤ۔ رد بات دلاؤ
میری نسبت جو تمھارا تصور ہے وہ تو محض خیال و حسن ظن ہے ورنہ عارف بحجز عارف
قد غن ہے تمھارے چل چلاؤ مین۔ مین بے ساختہ کہ اٹھا تھا کہ اس سفر در وطن کا
کوچ بلا تعین ہے سہ لاگ بُری لگا ؤ برا ہے چین گیا آرام گیا ۔ دلکا جانا ٹھہر گیا ہے
صبح گیا یا شام گیا۔ آپکے حسب درخواست منجم صاحب دستور کو معذرت نامہ بھیجنا
متعذر ہے۔ اسلیے کہ انکی طلب بحد خواہش وقت طلب ہے ورنہ بخاطر داشت تمھاری
اُنہین طوالیتا۔ ملخص بیان یہ کہ از روئے درایت آپ اگر بہ روایت منجمان کاربند ہین تو

وہ کام کرو جو شرطِ عقل ہی یعنے پانچ سات منجم انتخابی مین سے منتخب کرکے اُنسے دورِ دائرہ

دورِ مریخ کے سات برس کے احکام روزانہ لکھوانے چاہئین - بازحیف کہ ہر شناساؤن

مین ایک بھی ایسا انجم شناس نہین ہے جسکے تعین و معین کے بموجب ساعت و روز

و ماہ مین بلاتفاوت خیر و شر ظہور مین آئے - چنانچہ گذشتہ حوادث امین کی شاہد

پاستانی تجربہ مشہور ہے - لہذا میری دانست مین اِن انجانون پہ بھروسہ داد کا سمجھ

کرنا دانستہ سے بے سمجھی ہے - لاشے پر شے کا گمان کرنا ذی بصیرتون کے نزدیک

نری بے بصری ہے -

جناب وزارت مآب سر نواب وقار الامرا مدار المہام سرکار عالی کے نام

نیازنامہ

حضرت کلاڈ ہیوم مین یہ تفضلات مربیانہ بندہ زادے کے شکر و شکریہ سبب

غیر حاضری جان نثار استفسار فرمانا کیا ہوا بیقدر اسکا واسطہ افتخار ہوا - الحق

شکریہ کے لئے فقرہ کہان ہے جو خاکسار الفاظ ثنا یان شکر زبان پر لائے - باوجود

عدم حضوری لسان قلم تک آگئے - تاہم مرزا رزاق علی بیگ صاحب بہادر ڈپٹی کلکٹر [illegible]

سے کہدیا تھا کہ جس روز بلا عزم کو سواری خود بدولت باشوکت و شان - صاحب

عالیشان کے یہان باد بہاری کی روش جاری تھی - باڈی گارڈ گرد کے تماشے

پیچھے رہگیا تھا تیر بندے کی بگی صرصر کیطرح جو گذر رہی تھی - اوسکو بگولہ گھیری کے

ایسے گھیرے ہوئے تھا۔ جس سے بندہ سرتا سر محو بے بصری ہو گیا تھا۔ لہذا
بلحاظ ندامت اس پابہ گل کا سر شرمساری سے اٹھ سکتا نہ خفت نقش پا کے مثال مٹ
سکتی نہ ہمت جرأت کر کے قدم سمت دار الامارۃ بڑھا سکتی ہے تا کہ آنکہ خدام
عالیمقام براہ نوازش عفو قصور نہ فرمائین۔

بنام منشی شیخ رحمت علی عملدار عرف قاضی صاحب

تم جاگیر مین جو جاگیر ہوئے رعایا بیدلی سے دلگیر۔ زمیندار گوشہ گیر ہوئے
بیٹھے واہ عامل کیا ٹھیرے آقا تک کو معمول ٹھیرائے۔ تمسے توقع تحصیل سرکاری
تو لا حاصل ہوئی۔ بلکہ تمھارا وجود فی حد ذاتہ بر آخود مرہٹو نکا سا محصل ہوا۔
ومثل پورے ہوئے۔ پانچون گھی مین۔ سر کڑاہی مین۔ تم نے نیشکر کے محاصل کو
چھیر چھار ایسا اوڑا لیا۔ جیسے جوا باز نے بازی بدکر گنے کی پور۔ اوڑا دیا۔ آپ میرے
بانکو شربت نبات جانکے نہ پی جائیے۔ سم کے گھونٹ جانئے۔ ظہیر ہو کے حکیم جی
کو زہر نہ کھلوائیے۔ ذرا سوچو تو جانوران شکاری کے ہراجی رقم کا بھولے چوکے
بھی مندرج حساب نہ ہونا سزاوار محاسبہ ہے کہ تمہارے کھاتے مین بلا حساب ہے
قس ہذا بہتیرے ابواب ہین جنکو تمنے مد جمع سے الگ کر کے خارج کر دیا ہے
عامل جی یہ بھول بھلیان تابہ کے طشت از بام مین علانیہ کارسازی بمنزلہ تردیدی
ہے عمل کا نامہ اعمال مین مندرج ہونا امر تقدیری ہے کہئیے تو یہ ماجرا کیا ہے

فضول بہانہ اُلٹی گنگا بہانا ہے - مانا تم بڑے چالئے ہو مگر ایسی چالون سے کہین کاغذ کی ناؤ چلتی ہے - بالیقین چالبازی یہان نہ چلیگا - چلتے چلاتے آخر خنجر چلیگا وجہ کیا - اب معاملہ بچوڑ پر آگیا ہے - گو آپ مفت کے قاضی بنے پر دیکہیے قاضی الحاجات کے آگے کو رکھ دیہندگی جوابدہی مین کیسی گت بنی - گو بندہ کہتا تھا قاضی جی کیا ہین کشن جی کے روپ مین جنگل مین منگل مناتے - خیالی راجمین براجتے ہین - اندرونی حالات ناگفتہ بہ اخراجات بے اندازہ - اندازۂ عقل سے باہر ہین - پیمانا ماہوار قلیل مین مصارف کثیر دال دفاین کا اخراج یا دلیل استدراج ہین - ہرچند قاضی کو روپوش قاضی لازم ہے - بارے ملازم کو لازم ہے پس تنبہ کے بھی تنبہ نہ ہو کے کردار لایعنی سے باز نہ آوگے - تو بس حلما مستحق حکم بازیسی سمجھے جاؤگے جس کا افسوس تمھین نادم واپسین رہے گا -

بنام برادرم جناب محمد عظیم الدینخان صاحب بہادر تعلقدار

گو بادل کیطرح بھرا ہوا ہون - مگر ابر تصویر کے مانند برستا نہین - پُر دلی سے از دل آگ کیون نہ برسائین - پر مین ہون کہ برس پڑتا نہین - اہل سابقہ جا مین بجلیان گرا مین ان بارے مین صاعقہ ہو کر گرتا نہین - لاگ سے لوگ لوکے لگاتے ہین مین سوحرمان کی روش جلتا ہون - برافروختہ ہوکر جلاتا نہین شعلہ رو کے ہاتھون داغ دل بدرجہ ہوتا ہے - دغیلو نکا دہنبہ لگانا آتش فرزند کا جگر جلانا اہل دل کا سودا ہوتا ہے پہلے تو

یہ ہیچمیرز ہے کس شمار مین۔ تشریف انکے لینے مین نہ دیئے مین۔ تاہم اشرار سے ۵ شعر آسا دی
فرصت ندادند ؛ کہ آغاز را انجام کردند ؛ الحق لسانون کے بیان و زبانسے کون بچا جو مین نہ بچا
گرفتاران نکبت کے باندونسے کو چھوٹا جو مین چھوٹتا۔ طوفان نوح علیہ السلام اہل ایمان
کے لئے باعث سلامت و رحمت ہوا ہے۔ اہل طغیان کا طوفان اصحاب عرفان کیواسطے
واسطے مضرت و رحمت ہو رہا ہے۔ قصہ کوتاہ ہرگاہ بندۂ درگاہ نے بالوجہ ان بان
وارد و [illegible] نے رنجش نہ کی تو بنا بعالی نے بلا وجہ اظہار رنج کیون کیا۔ جانے بھی دیجئے۔ خود رفتہ
کی رفتار سے درگذریئے۔ زباب۔ زنب با با چھوڑا ہی نہ جائیگا غلامان چھوڑیگا۔ ذب
ذبح ہونے تک قرار نہ پکڑے گا۔ جب فتنہ کی پوٹ کی چپکا بوٹی نے ملنے کی التجا کی تو یہی
جواب دیا کہ جس کا پدر ہم سے ناکام ہے اسکے نافرجام پسر کا ہمارے یہان کیا کام ہے
مسل متعلقہ مرسل ہے بعد ملاحظہ ارسال فرمائیے گا۔

ایضاً

مصرع تقصیر معاف عرض ہے عالی جناب مین ؛ بشرطیکہ بلا شرط مدعا پذیرا ہو۔ ضلع
بلدہ کو رونق افروزی حضرت جو ایک قرن مین ہوئی۔ اقربا کے لئے سعادت قران السعدین
ہوئی۔ بارے ہیہات یہ نارسا بہ نارسائی طالع بہ این قربت و قرابت مشرف
پابوسی ہوا نہ دولت ملازمت میسر ہوئی۔ واحسرتا دیدار کے لئے آنکھین ترس رہی ہین
روح روان قالب بیجان مین تڑپ رہی ہین۔ جب آپکی تشریف فرمائی ہو گی تب تن بیجان مین

جان آشتگی - خدا نا کردہ اگر جناب عالی کا یہ تصور ہے تو میری تقدیم مین تاخیر کیون ہے
کیا عرض کرون کہ کیا ہی برسون ہوئے مین آپ سے باہر ہون - پر گھر سے باہر ہو نہین سکتا
ہون - نقش قدم کیطرح اُٹھ سکتا نہ پائے چوبین کے مانند چل سکتا ہون - شاید آپکا
خیال ہو کہ مین ہون - ہے ہے مین نہین ہون - نلسیتے نہست کا کالبد ہون
سنتا ہون مگر کہہ نہین سکتا - دیکھتا ہون پر دکھا نہین - اس قیل و قال کے بعد
بھی اگر آپنے مجھے نہ دیکھا تو بس آپنے دنیا و ما فیہا کو بعینہ عالم مثال دیکھا - لہذا
دل کو تھام طبیعت کو روک کے مصرع آنکھون کو بند کرتا ہون دیدار کے لئے -

ایضاً

اولاً تو آپ عہد سے پہلے ایفا کیا کرتے تھے - اب وعدہ فرما کے بھی وفا نہین فرماتی
آپنے بیقرارون سے قرار جو دوشنبہ کے ایک بجے آنے کو فرمایا - خدام نے وقت
دسترخوان بچھا کے دیدے فرش راہ کئے مشتاق چشم براہ ہوئے - جب حضور تشریف
فرمانے منظر نہ ہوئی - اشکال اشکال پیش نظر ہوئین تو تحیر سے مردمک دیدہ کو
سکتہ ہوا - منظر کا آپنے سی دم کھینچ کے آنکھون مین آگیا - عطش معصوم وجوع عصوم
کے شور نے مجھے کھٹائی مین ڈال دیا - قوال کا راگ کھٹراگ ہو گیا مطعومات سرد
ہونیکی تشویش سے رکابدارون کے وضو ٹھنڈے ہوگئے - منوشی سے طباخون کے
دم سرد ہو کر دہوئین اوڑ گئے - آتش کی حرارت کا زایل ہونا تکلیف حضرت

خلیل اللہ تھا۔ کرم اطعمہ کا سرد ہونا حضرت مرج اسطہ تکلیف عبداللہ ہے۔ فی الوقت
تین بجا چاہتے ہیں۔ آدمی بھاگے جاتے دوڑے آتے ہیں۔ کھتے ہیں دربان کے
کانپیر جوان نہیں رنگتی ہے۔ بیہودہ دارا ماہوا پر بات او ٹراکر کی ہے۔ سوا آپکے
مبارک کہیں گئی ہے۔ تقصیر معاف فی الوقت بندہ لاچار ہے جار ونا چار ابرا کے
تلخ مزاجی و ترش روئی کے لحاظ سے چند لقمے زہر مار کر رہا ہے۔

ایضاً

شعر نوشتم نامہ بر کاغذ زرد ۔ کہ ہجران حال ما را اینچنین کرد ۔ بیرخی سے
آپکی اس سر بہ گریبان کی طبیعت جو پست ہو گئی تھی ورود سرفراز چاہے سے سرسبز
ہوئی۔ کہتے ہیں فلیہ دیکھے کی محبت ہوتی ہے۔ برادری میں کیا اتنی بھی مروت
نہیں ہوتی ہے۔ میرے سر کی قسم فرمائیے تو اپنے چھوٹے سے بے طے ہوئے
آپکے قدم سمت ضلع کیسے بڑھے ہے۔ خاصۃً جبکہ ملنے کی امید بھی قطعی منقطع ہوگئی
تشریف فرمائی بار اول پس یک قرن ہوئی تو ازراہ قرینہ رونق افروزی
بار ثانی کی مدت لامحالہ دو قرن ہوئے چونکہ **مصرع** یہان دم کو ہے تشدید چراغ
سحری سے ۔ لہذا اسید واپنے حساب فردا کو بھی از روز فردا جانتا ہے۔ مختصر سی زندگی
میں طول عمل کا کس کو یارا ہے۔ معاہائے دراز تک میری ہستی نیست نابود کیا گیا
ہے۔ یا ہوس کی زیست کیونکر ہوگی۔ کب دولت پابوس میسر ہوگی۔ واحسرتا

اس کو زمانے کا سلوک سمجھون یا من آثار قیامت بوجھون جو بہائی کے ساتھ یون لگ ہی
(اللہ معلم اینما کنتم) آپکے طوطی (یعنے بہبود علیخان کے لڑکی) کی طوطہ چشمی نے
بس طائر حواس کے پر کتر کے ہوش اوڑا دیا۔ شیرخوار لڑکی کی انتقال واقعی ایوبین
لخت جگر کھلاتا۔ زندہ در گور آنسو پیکے رہ جاتا ہے۔ جلے دل پر۔ داغ جگر والدین
کو انگارون پر لٹاتا ہے۔ اس مقام کے راہی کی کچھ چلتی جلاتی نہین ہے۔ بندگی بیچارگی
ہے۔ اب اپنے تئین تھامیئے۔ سوختہ جگرونکے دل کو تھموائیے۔ بیدلی سے مضطرب
نہ ہوجئے۔ بیقرارون کو دلاسا دیجئے۔ ہماری طرف سے اداے تعزیت فرمائیے

ایضاً

سرفراز نامے نے سرفراز کیا۔ چھوٹے صاحبکے متعلقہ مثل کمیشن نے ہنوز مجلس مالگزاری
مین پیش نہین کی۔ تقاضائے طلب مقتضی مصلحت نہ تھا فلہذا سکوت اولی تھا۔ غالباً
کمیشن خود ہی بھیجدیگی۔ چونکہ مقدمات بے بنیاد ہین اور گواہ پایۂ شہادت سے ساقط
بنائر علیہ مجلس یا سرکار انہین بریکر دیگی۔ بازگشت کے باب مین مرزا صاحب کا
تقاضی ہونا بجا ہے۔ آپکا توقف بمنزلہ سد الباب نہین کا ہے۔ میری پیشین گوئی
کی وجہ اِن ہی وجوہ کی گویا تھی۔ شرعی شادی مین شادیانے بجوانیکی فکر بیوقت کی
شہنائی تھی۔ اسلامی رسم مین ہنودی رسوم کی شنوائی نہ تھی۔ شب گشت کے انتظار مین
رتجگے مناتے دن گذر گئے۔ تقاضا رہ گیا۔ شاید خادم کی گفتگو مخدوم تک نہ پہنچی

تب ہی تو کسیلے کا پیرجون نہ رنگلی - بگو لشنو آخر انہیں دقتو نکا سامنا ہوا جس کا
کھٹکہ اول ہی سے تھا - عنایت نامے کے مضامین سے پتہ نہیں چلتا کہ جناب
نے اسکی کیا راہ نکالی ہے - سُنا تھا آپنے انہیں لو اب مین ہمشیرہ صاحب
کے نام نامہ لکھا تھا - بہرکیف جو کرنا ہو جلد کیجئے - اسلئے کہ نواب سے نے حسب
ڈاکٹر اپنے مستقر ضلع کو باشنا وغیرہم کا نشیمن ٹھرایا ہی - یہ لوگ کبھی کے چلے گئے ہوتے
بارے ناتوانی مزاج کے باعث نہ جا سکے عنقریب جانیکو ہین بیفنے نوازش نامہ
موصوف موصوفہ کو کہلا یا - لکھنے لگین تبدیل آب و ہوا کے لحاظ سے ہم لاعلاج ہین
ورنہ بہ سر وچشم اس کارخیر کے انجام کو بدل وجان آغاز کرتے -

بنام مولوی حیدر علی صاحب منجم

کہتے ہین پورے جاہل یا کامل سے سابقہ پڑے - ادھورے سے بالا نہ پڑے
وہ تو ہارے مانتا ہی نہ جیتے - بہرکیف تحصیل لا حاصل یہ ہی کہ اکیس برس دَوْر -
درَوْرا ندر دَوْر ستارگان کامل العمر کیواسطے معین ہے - کم حیات کے لئے حسب قواعد
استخراج مدت العمر کرکے حسبۂ تعین مدت دسا و اغتر دسا کا کرنا قرین صواب ہے - ورنہ
واقعات سے احکام کا واقعی تفاوت لاجواب ہی - اسمین کلام نہین لاکلام تو اللہ
نامۂ قدیم کی تصدیق از روئے تاثیر جوگ و احکام راس و لگن - و ستارگان مفرد
وغیرہ سے ہوتی ہی جسکی صداقت میں امانی کے ساتھ ساسانی غرور سمجھیے کہ خود داری سے

ہیرے اظہر ہو بس ہذا شمائل و خصائل سے بھی ابھر ہے۔ میری دانست میں بلا مبالغہ یہ کہئیے کہ مع المبالغہ آپکے علم و ادراک بلیغ کے تذکرے حالیہ گذشتہ تقدیم کی بلا تشبیہ بے مصرف ہے۔ صرف تصرف کی حاجت ہے۔ وجہ کیا میرا خیال بلحاظ تقویم نہیں تاخیر و تقدیم واقعات ہے جس کا باعث تغیر او بیان کر دیا ہے۔ جو بدون حلول عمل ممکن العمل نہیں ہے اس تحقیق و تدقیق سے میری غرض فی نفسہ اتنی ہی ہے کہ اسکی تصحیح قواعد صحیح سے ہو جائے نہ یہ کہ ہر دو عالم کا بدلنے والا اس عالم کی سہ روزہ زندگی کی سلامتی راج جوگ کا والہ ہو گیا ہے۔

نواب میر محمود علیخانصاحب بہادر من اقربائی اعلیحضرت نظام

سے حضرت ناصح گر آوین دیدہ و دل فرش راہ ٭ کوئی مجھکو یہ تو سمجھا و کہ سمجھا ینگے کیا

قاتل کے ہاتھوں مرنے کا مزہ بسمل۔ جان کھونے کا لطف نیم بسمل جانتا ہے۔ بھلا آپ کیا جانیں کہ ولا کیا بلا ہے۔ دلبر کی وجہ سے دل بھر آتا ہے۔ زخم جگر بھرتا ہے پر طبیعت نہیں بھرتی ہے۔ ہر چند وہ چالیا اس کوچے میں چلتا پھرتا نہیں۔ پر پیچھے کیا منحرف سے دل پھرتا نہیں۔ اس مہر رو کی اوٹھتی جوانی نگاہوں میں ایسی چڑھی ہوئی ہے کہ پری شمس طلعت تک میری نظروں سے اُتری ہوئی ہے۔ کیسے اسکی سر چڑھی ناگنوں کو سر چڑھاؤں کہ کالی بلاؤں کو سر سے ٹالوں۔ خدا ایسے کافر کیش سے کام ڈالا ہے جس سے ایمان ڈانواں ڈول ہے۔ نہیں معلوم تا کے چاہ زنخدان کی چاہ

مجھے کو مین جھنکائیگی - سبز خط کے قلم - قلم قدرت کے خط کش مین تب ہی تو سرنوشت
وخطِ تقدیرِ عالم اس قلم کے خط کش ہین - گلنار کے لب ایسے گلگون گال ہوتے ہین
ایسے تل خال خال ہوتے ہین - لب لعل کے وصف مین زبان لال ہے - قد کا سرو کا ثابت
پامال ہے - چشم بادامی کڑوے بادام ہین - شوقِ دیدار مین منتظر و انتظار تلخ کام ہین
وہ شراب پیا ہے ہم خونابہ جگر پیتے ہین - وہ کباب کھاتا ہے ہم طیش کھاتے ہین - جادو
نظر کا آنکھون مین بسا بس ہے - بس یہی جی کی ہوس ہے - دھڑکا ہے کہین مردمِ دیدہ سے
گورے سینہ ستی نگر بیٹھین - اس مہ بمہر کی پاپوش کے ستارے کیا ٹوٹتے ہین - انجم
کی آنکھون مین تارے ٹوٹتے ہین - مجھ جیسے خستہ خاطر کا دل ٹوٹنا وہ خاطر مین کب لاتا ہے
جنیوی ہاتھ زنار دار کے ہاتھون باعثِ شادی مرگ ہوتا ہے - بھرسے کے ہاتھ مین گونگے
کی مٹھائی کا لطف آتا ہے - شہید خون بہا کر خون بہا کی امید مین کیا جان کھوتا ہے
جسکی کٹار مین کوڑی نہو وہ خاک دیت دیتا ہے - سنگدل نے میرا پتھر کا کلیجہ سمجھا ہے
بے جگری سے چوٹین لگا رہا ہے - یہ نجانئے شیدا آنکھ لڑا کے آنکھین چرائے گا
سر لڑا نیوالا بیدلی سے دل چرائے گا - میری طبیعت کی روانی کو تلوار کی روانی بھی
کیا روکے گا - مخالف لاکھ دل کے چھالے توڑین مگر تلوار کا کھیت رقیب کسی کا پھل
لائے گا - ہیہات اس ستم کو دیکھئے ہر دو عالم باہم ہولت تو ہین - تاہم وہ اور ہم
ہمدم ہوتے نہین نظر آتے - اللہ اللہ شکستہ خاطر سے نستعلیق کو کام فرمانا چاہا

کدورت بخط غبار کرنا آپ کا۔ بگڑے دل پر لطف خاص ہے۔ جو اپنے سے گذری اُسکی سرگذشت سے آپ بھی درگذرئے۔ پھر سے نہ دیکھیے پھر سے سنیئے
اگر قصۂ سرو گویم بلند ؛ برآرد دلم قصہ کوتاہ توئی ؛ —

میر رضا علی صاحب اوستاد سرجناب نواب مختار الملک اولی کے نام

علی الصباح نہاری کا بھیجا آپ کا میرے لئے باعث دردسری ہوا۔ جسے دیکھو سر کھاتا ہے مجھے کھائے جاتا ہے۔ فرمائیے کسکے سر مار دون۔ کس کا گلا پکڑ دون۔ یہ دست دراز لوگ رکابدار سے ہاتھا پائی کرکے میرا مغز چاٹ گئے۔ جی چاہتا ہے ان بے مغزونکا کاسۂ سر توڑ ڈالون۔ زبان درازونکی جیب گدی سے کھینچ لون۔ جبڑے چیر ڈالون طرفہ یہ کہ نادیدے۔ گاؤدیدہ گاؤخورد کرکے اُلٹے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کے گھورتے ہیں۔ رہ رہ کے طبیعت چاہتی ہے ان شکم پرشامیون کو قیمہ کرکے رکھ دون اس جگری پر بدولون کا قلیہ قورمہ کردون۔ ناگوار خاطر نہ ہو تو باقی واقعی بھیجئے تاکہ مصرع کاسۂ چشم حریصان پر شود ؛ —

نواب صف شکن جنگ کے نام

یہ تو کچھ نئی یا اچنبھے کی بات نہ تھی۔ جو بات آپنے سنی۔ اسے ہر بات بات پر بکھرنا بن بن کے بگڑنا بھلا کوئی بات ہے۔ سنئے تو اوس بات کا قصد کیا ہے کہ ہر کسی کو اسکا متمنی ہونا چاہیئے۔ آپ بات کو نبات بنائیے کہ چبا چبا کے فرمائیے بہ کیف

شعر لذتِ قندِ مکرر ہے شبِ وصل مجھے   پوچھنا آپکا تکرار سے کیا ہی کیا ہے

یاد ہوگا مینے اپنی سوانح عمری مین اس کا اشارہ کیا ہے اور آپسے بھی کہا ہی کہ بلحاظ
واقعات حیدرآباد کو خیرباد کہتا ہون آخرالامر جس امر کے کہنے سے ننگ وعار تھا
اسکو دیکھ چکا۔ اب جاتا ہون۔ شیرین ادا اونکے دست نخچیر کٹاری چھری سے نمک
حلالون کو کس حسن سے حلال کرتے ہین۔ جس سے کور نمک مردار خوارون کو مزہ آتا ہی
انکی اداے ادائی قضا ہی۔ اہل دنیا کی غمخواریکا پھل ہجرت ٹھیرا۔ دیکھا چاہئیے الم
دیداریکا کیا ثمر پھلتا ہی۔ بیت الصنم مین ہم زلف کے جنجال مین پھنسنے کے گنہگار
ٹھیرے تھے۔ بیت المقدس کا کل غلمان کے سلجھانے۔ طرہ حور کو الجھانیکی خطا مین
نہین معلوم کیسے قصوروار ٹھہرتے ہین۔ عذاب دوزخ تو بھگت چکے اب جتنے مصائب
جھیلنے ہین۔ غنی طبیعت کو دنی دنیا سے بہرحال استغنائی ہے۔ مگس طینت کیلئے
تار عنکبوت تک زنجیر طلائی ہے۔ مصرع عنکبوتون کو مزہ خون مگس دیتا ہے۔

نواب سرور الملک سکرٹری پیشی اعلیحضرت نظام کے نام

جبکہ آپ کا کرم زیادہ بخش مجھ پر از بس ہے۔ معذرت دیدنگاری مین عذر مقصری کیسے
بس ہے۔ حاملہ محبت نامہ تصویرکش کیسی دلکش ہی۔ یہ مصورہ بہزاد نہین خود تصویر
وش ہی ۵ کالی کالی زلفین مین ور گوری گوری رنگت ہی ۵ پیاری پیاری باتین
ہین اور بھولی بھولی صورت ہے ۵ ہرچند خاکسار سراپا امتثال امر ہے بارنے

تصویر کے کھینچے کھنچانے مین سراسر متحیر ہے وجہ کیا اس پری پیکر کے نقشے نے مجھے نقشِ دیوار بنا دیا ہے کشش الفت اسکی۔ یورپی ناز ہندی انداز اس کا کشان کشان لئے پھرتا ہی چونکہ عکاسہ کی آنکھون نے آپکا عکس لے لیا ہی جسکی وجہ سے میرا پردۂ چشم آپ کی تصویر کا مرقعۂ تصویر اور دل لاکٹ شبیہ پر تنویر کا بن چکا ہی۔ کافی ہے اسلئے کہ آپ اور ہم ایک قلب دو قالب مین اِسصورت مین شکراﷲ فضلک کا کھنا بجا ہی

مہربان کے کہنے سے نا مہربان کے نام

قاتل تیری سروِ سہی کی کسیس مین کیا کشش مقناطیس ہے۔ جو دل یون کھنچا جاتا ہے قاتل تیری زنار نہین جنیوی وار ہی بسمل کیلئے تعویذ کی ڈور۔ تلوار کا ڈورا ہی۔ ہمارے خونکا قشقہ آپ کو سیر خرو نہ کرے گا۔ کلنگ کا ٹیکا ہو جائے گا۔ کالک کا تلک لگ جائیگا۔ مہ رو کی جھلک سی مقتل چاندنی کا کھیت ہی۔ تلوار کے کھیت مین ہم کھیت رہے ہین۔ گو چاندنی مارگئی ہے پر ہنوز چاند سی صورت پر مر جانے مین یہ کس باغی نے شگوفہ دیا جو یون گلگون گال پھلائے بیٹھے ہو۔ سوسن جدی کھلی کھڑی ہے۔ اجی پیپل کا پیڑ تو ہون نہین جو جھاڑتے ہو۔ پھونک ڈالتے ہو۔ مانا سروِ سہی آپکے قد کے مشابہ ہی سہی۔ یار مجھسے ٹیڑھا کیون ہے۔ جانان تم تن کے کیا چلتے ہو میری جان تن سے نکل جاتی۔ میلہ جھمیلہ ہوا جاتا ہے فی الحال دور افتادہ کی یہ افتاد ہی۔ طاق ابرو مین لبصورت مردم دیدہ پڑا ہے

سایہ دیوار مین سورہ جن بیٹھا پڑھتا ہے۔ ہم تو تمہاری چوٹی کے جیتے جی آج
جھوٹ کہین تو جیا اگلے دل ناگن ہو کر ڈسے۔ خانہ زلف کے تصور مین اژدہے
کیطرح گھر کاٹے کھاتا ہی۔ جعد کا خیال بچھو کیطرح نیش زن ہو رہا ہے۔
او خانہ آباد۔ جیسے تم آنکھو نمین بسے ہو دنیا خراب آباد نظر آتی ہے۔
میری باتون سے کھسیانے ہو مین نے نہین تم زرگر نہین۔ پھر کسکے دیکھتی کیا ہو۔
کسمساتے کیون ہو۔ آپ لاکھ پاپڑ بیلین کہ چھاتی پر مونگ دلین۔ بندہ
بیدل نہ ہوگا۔ ٹکی جائے رہیگا۔ اور کی دال گلنے نہ دیگا۔ او کان
ملاحت بمزہ نہ ہو۔ دل پاش پاش پر نمک پاشی کرو تو مزہ آوے۔ تم
مے پیتے ہو۔ مین آنسو پیتا ہون۔ تم کباب کھاتے ہو۔ مین زخم کھاتا ہون
بانکا تلنگڑ بنانا۔ آنکھہ لڑا کے ہوش اوڑانا آپکی تلنگ بازی ہے۔
عاشقون کی آتش افروزی پر دل جلون کو جلانا۔ آتشبازی ہے۔ تمہین
سب آتا ہی۔ مہر نہین آتی۔ پاس۔ پاس نہین آتا ہی۔ تمنے آسمانی دوشالہ
اس ادا سے اوڑھا کہ فلک ستمگر کے ہوش اوڑ گئے اپنی نیلگون چادر
تک سنبھال نہ سکا۔ سرما مین گرمانے کا اگر شوق ہو۔ میری کھال کھنچوا کے
پوستین بنائیے۔ سموری نیم آستین نہ بنوائیے۔ جنے شب تار مین آفتاب۔
آفتاب مین تارے۔ چاند مین ستارے نہ دیکھا ہو۔ آپکی جبین پر گیسوے خمدار

پرافشاں دیکھلے۔ اور ہر روش ہلال آبرو جہینوں انتظار مین گذرے گیا
اب بھی چاندسا مکھڑا نہ دکھاؤگے۔ رجب مین مصحف رخ نہ دکھلاؤگے۔
جاہمن جلد آؤ ورنہ ہم جان کی عمر کے دن تمام ہین۔

بنام شمس العلما مولوی سید علی صاحب بی۔ اے سکرٹری تعمیرات عامہ وغیرہ سرکار عالی

حباب آسا احباب جب ہم چشم سے چار چشم ہوتے ہین چشم مروت کام کرہی جاتی ہے
جو محو اخلاص ایکو شخص۔ اپنے تئین عکس۔ اور اِنکے علی العکس جانتا ہے۔ اُسی آئینہ
چشمداشت بہ ذی مروت بالتمام ہوا ہی کرتی ہے۔ آپ جانتے ہین مین عوام
سے میل جول کا عادی ہون۔ نہ عام سفارش کی عادت رکھتا ہون اتفاقاً
اگر مخصوص سے مخصوصین کے لئے خاص طور پر کرتا ہون تو بایں ختیا طکہ انکے بار خاطر
ہو نہ حدّ اقتدار کے باہر مستمند کا انجاح کار۔ انکا ہارج کار نہ ہو۔ اس تفصیل کی
اجمال یہ ہے کہ مسٹر سلامت اللہ رحمہ اللہ فرزند دیوان راجہ نارائین ہو
مامور بہ عملداری سرپوزنا نڈور ہین۔ آب ہوا کے لحاظ سے دو آبہ کے ہیز وا لیکو
بہانکار میناکالے پانی کا اثر رکھتا ہی لہذا بیچارے خوف کے مارے سمک کیطرح سہم
گئے ہین دہر کا ہی کہین مبٹھے بٹھائے اُٹھتی جوانی مین بخیر اجل العجل نہ ہوجائین حسرت
بھری جان چلی جائے۔ ارمان رہ جائے۔ آپکا ڈپارٹمنٹ جہاجال ہی۔ اس جنجال سی نکالکر کسی طرف
پھینک دینا کیا محال ہی۔ آپ کو تولائے پیغمبر کی قسم نامہ بر کے پہونچتے ہی مبتلا کو

ساحل نجات پر پہونچا دیجئے تو یہ وابستۂ محبت آپکا بند ہوا۔ اور بعد ورد دعائے محسن کے
وارد احسان مین پہنسا رہے گا۔

نواب صف افگن جنگ کے نام

ہولی منا کے رنگ لاؤ کہ رنگ رلیان مناؤ۔ بارے پھگوے بنکر لال باغکی دوڑ دوڑی
یہ اوڑا اُو تمہین خدا نے سب کچھہ دیا ایک عقل نہ دی۔ فطرت و نیچر کا بڑا فضل تھا۔ جو
تمہین فطرتاً اس سے فارغ کیا۔ مصرع آنرا کہ عقل بیش غم روزگار بیش ۔ ورنہ زندگی
کیا ہوتی وبال جان ہوتی۔ تم کسکو روتے اور کسپر جان کھوتے۔ کیا اپنی فکر کرتے
یا تفکر موجودات کرتے۔ آخرت کا بھرنا بھرتے یا دنیا کے صعوبات سہتے۔ خیر گذری
یہ تمہارے پالے نہ پڑی۔ ورنہ لالہ جی کی جان کے لالے پڑتے۔

ایضاً

آپکے سوال پر مین مایل ہوتا۔ اگر مسئول کو باحوصلہ پاتا۔ ذی حوصلونسے دلی
حوصلے نکلتے ہین۔ تنگ چشمونسے کہین چشمداشت کہتے ہین۔ حرف طلب منھہ سے
نکالا جائے جبکہ زبان خالی نجائے۔ بات رہ جائے مطلب نکل آئے۔ کہون کیا مرار
خورونکے لئے مفت خوری کا چسکہ بدتہذیب چاٹ ہے۔ مفت کی تم مفتی کو حلال
قاضی کو آب زلال ہے۔ شامت اعمال سے انسان جن ہیا شیطان الظلم نہین بنتا ہے۔ رند رم
پیتا۔ ریاکاری سے رم کرتا تو دم دیکر دم نہین پیتا ہے مین شرع کے لحاظ سے بات ٹالتا ہون کہ

اشرار سے نہین ٹلتا ہون - اعتساب جب پیش آجائیگا تحفہ پانتہ کد و آئیگا - تجہیز
آپکی فلاح کی اونکی صلاح سمجھی ہے - بشرط پسند اصلاح دیجیے نتیجے شتر انکی شتاب لگائیے - اور
اناپ شناپ رقم کرکے تختی لگوائیے صلائے عام جانکر سرشار ہمسر سے چلے آئینگے - یا پیشانی کرکے
لیجائینگے صلہ مین مقاصد خاص خود بخود نکل آئینگے - آپ پر خرچ نذر و نیاز نہ پڑیگا - خراج نیاز مندانہ
نذرانہ دیجائیگا - آپ نواب بنے رہیئے مطلوب نائب بنا رہیگا -

منجانب خیر اندیش - جنٹلمین کم اندیش کے نام

آپ صاحب بنین کہ مصاحب لاڈر - پر مارکوئیس آف سالسبری کا خطاب نگر و تمغہ لائیفک ہی
بصورت حربا رنگ بدلئے کہ ہولی کے پھگوے کیطرح رنگ لائی - یار کالے کا گورا ہنسی بنے
بڑا شک ہے - مہربان رنگ لاکے ہمرنگ ہو جیئے گا - بیرنگ ہوکر بدرنگ نہو جائیگا سیاہ و سفید
زمانہ ناساز - یورپی انداز - انڈینی مایہ الاعتبار کو نہ اوٹھائیگا - قومی لباس جو ملبوس تھا ترک کر دینا
جانکر ترک کرنا - متروک کر دینا کر دیگا افلاس مین صرف کا بجائے اسراف پہونچنا - شامت کیسی شقاوت
جانئے گا - توے کی رنگت پہ کالا کوٹ سیاہ بختی سمجھیے سعادت نہ جانیئے گا - پیہتا ہے مین کمیہ
نذار دپر لگہ کف کا قمیص ناگزیر ہے - تمنائی کالر گریبان گیر - گلوبند گلوگیر - شوق نکٹائی دامنگیر ہے
دامن چاک کوٹ کی حسرت مین گریبان چاک ہے اسراف اوور کوٹ مین سرف کو صرفہ کوٹ لامحالہ
ہے - خرید کف پا مین کج تاہی - لانگ بوٹ کا اسراف گوارا ہے - لے زر بیسی کیسہ پر ہی رہا کرے
پر جیب گھڑی سے خالی نہی - گردش دور زمانہ سے جنبش نکر سکتے ہون یا پھرتے پھرتے زمین

زمین کے گز بنائے ہون مگر فلک ہیدستی جریب مین سوکھ کر کانٹا ہین۔ اس سوچ بچار کا کیا کہنا

جو آرل ڈفرن کے کہنے کو بھی نہ مانا۔ فرماتے ہین۔ ولایتی جوتے نہین کاٹے کھائینگے

کوٹ کی آستینین۔ مار آستین بنجائینگی۔ یورپی معاشرت موجب عشرت نہین باعث

حسرت ہوگی۔ سخن شنوی بیخ دولت۔ ناشنوی بیخ ذلت ہوگی۔

نواب خورشید الملک کے نام تعزیت نامہ

حادثۂ جانکاہ و واقعۂ ہوش ربا جگر خراش ہے۔ جس سے دل دردمندان پر جوش

و پاش پاش ہے۔ بتاؤن کیا دل ناچیز بتانے کی چیز نہین۔ ملتمس سزاوار التماس نہین یا

صاحبزادی کا بیوقت مرحوم ہونا عجیب محرومی ہے۔ آپ کو کس منھ سے تعزیت

دون۔ دون بھی تو کیا دون۔ یہ غم نہ بھولے سے بھولا جائیگا۔ نہ الم بہلانے سے

بھولے جائیگا۔ ناصبوری کے عالم مین ہمدردونکی التجائے صبر سخت بیدردی ہے

پر کیجئے کیا مشیت ایزدی کا علاج کیا۔ خالق جن و انس فرماتا ہے (وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ

الَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ ○ اُولٰٓئِكَ

عَلَیْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ)

لہذا اوسکے حبیب نے بھی تعلیم فرمایا ہے۔ چونکہ امر ناگزیر مین بدون رضا گذیر

نہین۔ لاعلاج آپکے نیازکیش کو بجز اس کہنے کے مفر نہین کہ خدا آپ کو صبر

دے۔ صابر کرے۔

نواب میجر افسر جنگ کمانڈنگ افواج و ایڈیکانگ بندگانعالی کے نام

عنایت نامہ پہونچا۔ میری عرضی اور لیف کو حضور اقدس اعلیحضرت آپکا گذرانا
باعث مشکوری ہوا تسلیم شکریہ قبول ہو۔ آپنے سوانح عمری کی نسبت جو اشتیاق
ظاہر فرمایا ہے۔ سنی سنائی پر نادیدہ تعریف کیا ہے۔ تمہاری مہربانی ہے ورنہ
ہیچمیرز کیا چیز ہے جو سوانح عمری کوئی چیز ہو۔ یقین مانئے مطلب اسکے شروع کا پیش بینی
از بیش نیست کہ میرے بعد بھی حیدرآبادی کہیں کہ ہان کل کا کہا ہوا آج پورا ہورہا ہے
کارپردازنے آپکی خدمت مین ایک نسخہ بہیجا ہے نہ پہونچا ہو تو پہنچ جائیگا۔

کسیکے کہنے سے ایک جنگی رمال صاحب کے نام سوالنامہ

ہم پیشہ رمالی رکہتے ہین نہ پیشہ ور کے پڑوس مین رہتے۔ گو دخل رکہتے ہین
پر مداخلت نہین کرتے ہماری علمی غایت جاننا ہے کہ رمالان وقت از روئے
معلومات دخل در معقولات دیتے ہین یا محض پرانی لکیر کے فقیر ہین۔ اسکے
کاش بہتر ہوتا اگر اسی پر انکا حصر ہوتا۔ ابجد خوانون کے اردو رسالون نے
ان خاسرین کو اور بھی خسران مین ڈالا۔ اور تو اور انہین اتنی بھی خبر نہین کہ کثرت
دوائر کی علت غائی اور واضع کی غایت کیا ہے۔ دائرہ حضرت دانیال جبکو
اعلم اللہ وانثر کہتے ہین۔ مجھے تو اسمین شروع ہی سے قیل و قال ہے۔ اسلئے
کہ شکل دل و چہاردہم کے سوا یہ تمام اشکال پر اشکال ہین۔ وجہ کیا شکلون کو

دنا نون سے نسبت نہ منسوبات سے مناسبت - نہ تقابلی مطابقت - نہ انظاری موافقت - نہ اشکالی قوت - بل موجب مزاج و امزجہ - وسعادت ونحوست بکلی مخالفت ہے - رہا دائرہ سکن جسے اصطلاح دائرہ ابجد کہتے ہین - اسکی کیفیت بھی ہمبرین منوال ہے - مثلاً قبض الداخل ونقی الخد جو صاحب خانہ دویم وسیزدہم ہین - ہم مزاج خانہ نہ ہونے کے علاوہ عنصر تک انکی بالکل مگر مخالف ہین - حالانکہ از روے کلیہ جو شکل بموجب اپنی سکن کے رمل مین واقع ہو اسکو باعث تسکین کیا مشرف بہ شرف جانتے ہین - ہر گاہ اشرفون کا یہ احوال ہے تو باقی حال علام الغیوب ہی جانے کہ رمال ورمل کا کیا مآل ہے -

۵۲ یہ جو بنائے مزاج خانہ کہتے ہین - رمل کو نجوم سے تعلق نہین ہے - عناصر سے متعلق ہے ادراک عقول عشرہ سے باہر ہی - نہین معلوم اس قول مین کیا معقولیت ہی - بالفرض اگر ایسا ہی تو سوا بارہ خانون کو ابتدا ات کہنا زاید ٹھہرا - سیر رمل مین خانہ دوازدہم کے بعد خانہ اولی سے آغاز کرنا - یزید لا انزاید کیون نہ ٹھہرایا - منسوبات بروج سے رمل کے بارہ خانے کیسے منسوب ہین جبکہ کچھ مناسبت ہی نہین رکھتے - اشکال رمل بظاہر جو مسمی بہ سبعہ سیارہ ہین انکی وجہ تسمیہ بتلائیے - اوقات رمل مین طریقۂ تحت الشعاع وکسوف وخسوف وغیرہ کی توجیہ بتقعید کیجیے -

ف۔ استخراج احکام کیواسطے علما کے استنباط کئے ہوئے قواعد و کلیات مین
مکلی نتاکین ہے جس کا عملی نتیجہ محض تبائن ہے۔ حتی کہ تفہیم مدت و استفہام اسم مین
بھی تفرقہ ہے۔ اس رطب و یابس کی تفریق و سقم و استقام کا رفع اگر ممکن یا اہل ہو
تو بس آپکے وسیع تجربہ و مزید تحقیقات ہی سے ہے بناءً علیہ بغرض تحقیق و تحقیق مستندہ
ہون نہ با دعائے تدقیق و تفتیش۔ جب آپ رقیمہ کا جواب ترقیم کرینگے تب اسکے
ماتیعلق ہمارا قسم رقم کریگا۔

بنام نواب محمد عسکری خان بہادر تعلقدار

داخلی مستقر کے بعد روانہ کئے ہوئے مکاتیب تمہارے یکے بعد دیگرے ہو کر
دل گرفتہ کے باعث انشراح ہوئے۔ بارے جائزہ خدمت جائز طور پر بند ہونیسے
تمہارا منشرح نہ ہونا کیا ہوا منتشر کا موجب انتشار رہوا۔ مصروفیت کے نظر کرتے اس شرح
مطول کا یون اختصار ہوا تم جزویات کے بالکلیہ پابند نہ رہو عمل خیر و اعمال حسنہ
کے چوبند ہو کر کہلے بند رہو۔ دست بلند کوتاہ اندیشون کا بند ہوا ہے۔ نہ انکے
باندئون پر بند۔ مہر کے بہروسے بدر کا مہر نہ دینا ختم اللہ علی قلوبہم و علی ابصارہم ہوگا
ید قدرت بندشون کے بند ڈہیلے کر دیگا۔ وقت کو ابن الوقت دیکھتا ابو الوقت
نہین دیکھتا۔ تم خدا کے فضل پر اتکا تفضل تکیہ کر کے مسند حکومت پر ڈٹے رہو
بدوازدی سے پیشتر مشائخ صاحب نے کہدیا تہا۔ تردد راہ بیکار۔ وقت درکار ہے

بہ توقف و تکرار خبر بانٹنے کا سبب یہی تھا - خاتم النبیین کی قسم میرے منہ پر مہر لگی
ہوئی ہے گویائی گونگے کے خدشے سے ساکت - سکوت مین اندیشہ سکنہ ہے - ابھی محل
تمہارا - تمہارا ہی کاروبار ہے - جب راستے کا پتھر باعث سکندری ہوتا ہی - کہیے تو
سد سکندر سد راہ ہوتا ہی کہ نہین ہوتا ہی - تمہاری خوش خیالی و نیک خصالی کہے دیتی ہے
کہ بسلسلۂ است مدارج علیا پر فائز ہون - مین کہتا ہون اپنے وقت مین تمہین رجہ عالے
پر دیکھون نہین معلوم مشیت مین کیا ہی جو ازین سو ماندہ و ازآن سو راندہ کی
نہ چلکے مدعا اس روش پر چلا جاتا ہے تو بس (اللہ معکم اینما کنتم) کہکے چپ ہو جانا ہے
تکلیف نظم و نسق سالانہ کے موقع پر پہونچ جانا تمہارا رسائی بخت کی دلیل ہے -
نقد وقت کو ہاتھ سے نہ جانے دو - بطمی کو پیٹ سے پاؤن نہ نکالنے دو
ورنہ موقع دست و پا پھیلا دیگا

بنام نواب خورشید الملک

متحیر بحالت کس مپرسی پرسانِ حال کا مشاہدہ ہر آئینہ چاہتا ہی منتظرِ احوال پرسی کے نامہ کا
نہ فقط معائنہ چاہتا ہے - جبتک آئینۂ رخسار کا میر نظارہ تھا - ڈاڑھی کو ڈاڑھ
تک رکھکر ایک قلم ترشواتا تھا - بہ ملاحظۂ سبز خطان روزانہ خط بنواتا -
بلحاظ ماہ لقا ہر روز غسل - ملبوس تبدیل کرتا تھا - اب جو مشتری نگاہ سے گردیدہ احوال ہے
مایوس بحر یاس مین ڈوب کر بسان مردمک دیدہ مردم آبی بنگیا ہی - تبدیل لباس کے بدلے

تجدد امثال کیا چاہتا ہے جن گلگون گال و مشکین خال کی وجہ سے عطریات و بخور انکا استعمال ہوتا تھا بلا موجب وہ گل گال بہلائے۔ زخم جگر مسکین پر جو مرچ چھڑکا گئے ہی تو مجمر مین بخور کیسے جلے۔ آتشکدۂ دل سے بخار نکلتا ہے غنچہ و ہنون کی دل تنگی سے زہر زہر ہوگیا ہے۔ اب نہ مہر دکی جا ہے نہ طبیعت کو گیسون والیکی چاہت۔ نہ مزاج زلف پر مائل نہ دل جوئی کا جو پہلا۔ بس باین وجہ چار ابرو کا صفایا ہے۔ باقی رہا ایک غسال و دوسرا غسل کا تنبرا ۔۔ اسس علیہ اللعن کا دادا کی سمت رخ نہ کرنا۔ سجدہ سے ننگ کرنا۔ پھر لینا پوتے کے روبرو سے ننگی سی شرم نہ کرنا۔ پشت پھیر دنیا نیرنگی زمانہ سے وہان خدا کی خواہش سے خودی و سرتابی۔ یہان بلا خواہش سری سُبک ہے جو وہی و سے تابی۔ للعجب عجوبہ ہے۔ گونا ری اس کا عادی ہے۔ یہ زاہد ہوائی کا نہ عیاشی۔ پر خاکسار کا یہ محال عادی ہے۔ آپ جانئے جنبی غسل سے بیزاری ہو اسپر غسل بلائی ناگہانی ہو کہ نہو۔ اے جناب وہ جو اپنی ہستی سے ہاتھ دھو بیٹھا اس سے نیستی مین کیسے نہانا دہونا ہو۔ اللہ بس باقی ہوس۔

بنام نواب فیروز حسین خان بہادر ایجنٹ ریلوے کاٹ

مرسلہ تصویر لاکٹ مین۔ تصور آپکا دل مین۔ صورت پر تنویر آنکھون مین ہے سو ہر جی مین آفتاب پرستون سے پوچھئے تصویر کس کی ہے ورق آفتاب مین ؛

ہین شکل تصویر خاموش ہون۔ مردم چشم گویا ہین۔ یہ بشرہ بشر نہین۔ ناز و انداز
کا کالبد۔ قالب نور مین ڈھلا ہے۔ قلب بلاگردان کہتا ہی۔ بلائین لیجئے۔ زر گل و دل بلبل
کو صدقے اتارئے صراحی دار گردن کے حسن گلوسوز پر ثریا نثار ہے۔ تو ابروئے خمدار
پر قوس قزح قربان۔ فتنۂ چشم فتان غارتگر ایمان ہے۔ پیکان مژگان دلنشین و دل
نشان۔ آنکھونکی سیاہی و سرخی سے چشم فلک سفید ہے۔ گالونکی سرخی و سفیدی سے
زرد گل خورشید ہے تو گل چاندنی پژمردہ۔ رخسار کی آب و تاب سے بو کی طرح
گل کا رنگ اڑا جاتا ہی۔ دیدۂ بینا بینی کو دیکھلے تو مردم چشم گویا سمن کی کلی سے کلی ہو
تو وہین اگر بینی کو دیکھے تو بینی چھوڑ دے۔ تبسم پر صبح خندان چاک گریبان تنگی
دہن پر غنچہ چاک داماں ہے۔ نازک کلائی و دست حنائی۔ ید قدرت کے بنائے ہین
نازک کمر ہی پر مضمون کیسے باندھون۔ آہوے چشم کے دھیان مین میرا جیتا ہرن ہوجاتا ہے
کاکل سے سنبل پشیمان ہے تو ژولیدہ دل پریشان۔ ؎ زلف برمن چہ ستمہا کہ نکرد
چکیدم ز روئے تو دامی بلنیم ٭ ہر چند پوری تصویر سے نیم باز آنکھونکی ساری کیفیت پیدا ہے
ہمارے خاکسار نے آپکا اور اپنا جو فنیشٹ فوٹو اتارا ہی۔ ذرا انکھیون سے اسکا بھی ملاحظہ
ہو۔ آپکی نگاہ مین فتنہ۔ خمار آنکھونمین ہے۔ مفتونکی نظر مین حسرت اور دم آنکھونمین ہے

نواب آصف نواز الملک معتمد صرفخاص کے نام

جیسے سنی سنائی پر بے جانے بوجھے سفارش کر بیٹھنا علی العموم خاصہ عام و خاص ہے

ویسا ہی بلا دیکھے بھالے اڑ آیہ۔ بواقعیت واقعہ وشناعت فی الواقعہ مستشنع
کا بالتمام خواص سے ہے چونکہ مابہ الامتیاز انکا ناممکن تھا لہذا میرے لئے ترک ہی
اس کا اولی تھا۔ بارے اہل تعرف و معرفت یہ جانتے ہین نہ وہ جانتے بس اتنا
جانتے ہین کہ رشتہ کچے دھاگے کی گانٹھ نہین ابریشم کی گرہ ہے۔ اچھے طبع کا
کیا ذکر سپہات سمجھ دار تک نہین سمجھتا۔ سلجھائے سے اولجھتا ہے۔ سید برہان الدین
شاہ صاحب قادری نبسبۂ حضرت شاہ ہیلی علیہ الرحمۃ چھتیس[36] برس کے رفیق ہین
میرے ترک العادت نہ کرنے پر تارک الرفاقت ہونے کو بالتحقیق ہین۔ چونکہ
شاہ صاحب شرافت نسبانی کے سوا شرافت نفسانی بھی رکھتے ہین۔ بناءً علیہ انکو
بیان کو بینے حقایق۔ مقدمہ کو حق۔ لڑکے کو مستحق جانکر معہ متعلقہ عرضی آپکی خدمت مین
باین چشمداشت بھیجا ہے کہ آپ حسبۃً للہ اس بیتیم طرفین پہ نظر طرفداری ڈالیے کیونکہ
بدمعاملون سے یہ معاملہ نچوڑنے کے حد کو پہونچ گیا ہے۔ ان کا حال تلی تک کا خون
یون نچوڑ لیا جیسے تیلی تل سے تیل نکال لیتا ہے۔ اُچکے نے بے زر کے کیسے سے
فلس ایسا نکال لیا۔ جیسے کوئی فلس ماہی مچھلی سے نکال لیتا ہے۔ مردارخوار
بلا اندیشہ مال یتیم ہضم کر کے ڈکار نہین لیتا۔ اور نہین روئی نذ کیہ بھو کون مارتا
ندر سے جانے نہین دیتا ہے۔ اسلئے کہ بھولے سے بھی اگر مصدر آروغ یدن اس کی
زبان پر آئیگا۔ جیسکا امتلائے شکم کا پڑکے پیٹ سے پاون نکالے گا۔ منہ پھٹ تا ان

ہو کر کوتاہ اندیشی سے زبان درازی کرے گا۔ بے علم رہے گا تو پیش آنے والی کو خطا پشیمانی جانکر نوحہ خوان نہ ہو نگا۔ چونکہ ید قدرت نے آپکے ہاتھ مین علمی قوت ویسی آپ سکا محکمہ محاکمہ کر کے پسر کے عُسر کو تبدل بہ یسر کرسکتا ہے۔ ملخص سخن یہ کہ اس مبتلاے رنج و محن کی تنخواہ منصب وغیرہ کا ایسا انتظام کیجئے کہ نظام عالم مین آپکا نام بلند ہو۔ سر انجام انکا سرانجام ارجمند ہو۔

بنام مخدوم زادہ حضرت شیخ فرید الدین صاحب چشتی عرف فرید میان صاحب دام برکاتہٗ

آداب التماس کرنیکے سوا کیا گذارش کرون **مصرع** ہم تو اِس جینے کی ہاتھون مر چلے چونکہ آپنے ہمارے لئے اسحالت کو گوارا فرمایا ہے لہذا الحمد للہ علی کل حال فی کل حین عرض کرتا ہون آیندہ کا مال مولے جانے۔ بارے گذشتہ احوال کی نسبت حالیہ حال بندہ و پادشاہ وغیرہم کا پر ملال ہے آپ بددعا و دعا باہم فرمائین تاکہ میرے لئے نجات اور ونکی باعث حیات ہو۔ جواب الجواب جو خط گذرانا تھا گیا وسکے جواب صادر نہ ہونے کو ہی جواب سمجھون بے ادبی معاف جیسا نیاز نامہ نہ بھیجنا صواب تھا ویسا ہی بھیجنا عذاب ہو گیا ہے۔ باین نظر کہ الانتظار اشد الموت ہونیکے ما دراخط مخالف کے ہاتھ چڑھ جانیکی نگرانی شدید الممات ہے۔ فرمائیے دیتو صاحبزادے کی نسبت وصلت کا آخر کار کار آمد ہوا کہ نہین زیادہ وا وسبد۔

ایضاً

پُرفکرون کے افکار آپکی فکرِ برجستہ کے وابستہ ہین تکہ مجھ جیسے دل شکستہ کے ٹوٹے پھوٹے فقرے فقرہ بازون کے باعث دل شکستگی۔ یہ انجان کیا جانے کہ مخدوم نے خادم کیا کہا اور بندہ مولی سے کیا بولا۔ تاہم چال بازجنابکی اندازِ قال سے پایا جاتا ہے کہ محض ٹال ہے کیونکہ یہ کلام لاکلام ابتدا سے اسی مبتدا کی خبر دیتا ہی جو میرے جملہ معترضہ سے پیدا ہی عالیجناب کے آستانے پر سر بہ نیاز ہونیکے سر کہبے سر پا سمجھ نہین سکتے۔ لہٰذا سلسلۂ سخن کو قطع نہ فرمائیے ورنہ انہین قصر امل سے کوتاہی عمل کا حیلہ ملجائیگا یہ ہاتھ پر ہاتھ دھرے رہ جاینگے اور سہہ سستی کا موقع دست بدست نکل جائیگا۔ زیادہ ادب۔

بنام شاہ پورچصاحب تعلقدار

آپکا خط میرے لئے بہار سے کچھہ کم فرح بخش نہین ہے۔ چہ جائیکہ ملاقات۔ مین تو اسکو جشن نوروز جانتا ہون۔ جو شخص نقشِ قدم کیطرح اپنی جاے سے سر اُٹھہ نہین سکتا پامالِ قدوم احباب رہتا ہی اوسکی فرصت کا کیا ذکر وہ تو شبانہ روز ہمہ تن انتظار رہتا ہی رہتا ہے آپ تکلیف نہ کیجئے بیخودی سے مین خود آجاؤنگا۔ مجھے خود آپ سے نہ ملنے کا تاسف ہی۔ بھلا میرا بے چین دل مجھکو کب چین لینے دیتا ہی پر کیا کیجئے جو رہی بیمار ہے تکیہ بکی کو کہینچ نہین سکتا ہی اس کشمکش سے متوقف ہون۔ انشاء اللہ

وقت ہوا تو رنج ہوا خواہی سے نہ گذر جاؤنگا۔

بنام احمد علیخان مہتمم زین خانہ حضور پرنور

اجی صاحب تم کیا غائب ہوئے کہ ہم غائب غلہ ہوگئے۔ یعنے اِس نارسا کی رسائی کا واسطہ جو خواجہ صاحب تک کا تھا وہ تو بلا واسطہ رہگیا سے واماندن بازحمت پائے دگرانست ؎ اے آبلہ مانیز بجائے نرسیدیم ؛ ہماری دوری تمھاری حضوری کا غالباً وسیلہ ہوئی ہی ہوگی وجہہ کیا تمہارا مقر انکے مستقر سے اتصال رکہتا ہے کہیئے تو بھلائی سے نہ سہی بُرائی سے ہی سہی بارے کچہہ ہمارا بھی ذکر بسبیل تذکرہ آیا تھا۔ گو ہم اپنے کو بھولے ہوئے ہین مگر انکا مذکور فرا یاد ہے بھلا بھولے سے بھی وہ ہمین کبھی یاد کرتے ہین۔ ای ہے ہم تو کام کی بات بھول ہی گئے تھے بھلی کو یاد آگئی۔ ہماری برکات کو آپ جانتے ہی ہوگیا یاد کیجیے۔ لانا تو ہا نہ۔ لیجیے ہم تمہین باتون باتون مین پہیر بنائے دیتے ہین اگر منظور ہو تو خواجہ صاحب کو بعد نیاز و سلام میرا پیام پہونچا دیجیئے۔

بنام منشی غیاض الدین عامل جاگیرات

آپکا خط مع ہدیہ بہنیس پہونچکر مسرور الوقت کیا۔ بہئے دُو دو دن نہاؤ۔ یو تون پہلو مثل ہے (غم نداری بُز بخر) چہ جائیکہ بہنیس۔ سوا اسکے میراسن دُو دپینے کا ہے نہ حلوہ کہانے کے دن ہین۔ زبدۂ مطلب یون ہے یہان گائے کے حلیب کا صرف

ہونیکی وجہ سے یہ بلا مصرف تھی لہذا نواب کو دیدی تمہارے سفارشی خط کے جانے
نے مجھے بیحد متحیر کیا وجہ کیا برادرم نواب محمد عظیم الدین خان صاحب بہادر اگر بالفرض
تمہین شیخ پیپری نہ سمجھین تو کیا شیخ نجدی بھی نہ سمجھین گے۔ برایہم ضرورت ہو تو یہی
خط گذران دینا پانچون گھی مین اور سر کڑاہی مین کر دیگا۔

بنام نواب محی الدین علی خان تعلقدار

مین اللہ جل جلشانہٗ سے ملتجی ہون کہ تمہین دائما صحتِ جسمانی و سلامت نفسانی بانرقی
جاودانی نصیب ہو۔ دو ہفتے سے میرا مزاج جادۂ اعتدال سے متجاوز تھا اب ایک
گونہ معتدل ہے لہذا تمہارے مکتوبہ کے جواب کا کاتب ہون میرا جانا جیسا باکار رہتا
ویسا آنا بیکار رہا اسلئے کہ تم نہ آئے۔ افسوس وقت جاتا رہا اور تاسف رہ گیا
حالت موجودہ ایسی بیکار ہے نہ کار آمد دنیا۔ نے مفید عقبیٰ ہے۔ ہیہات نہ پائے رفتن
نہ یارائے ماندن۔ البتہ اس دور مین تعلقات کا بلا تعلقی دورہ تمہارا سرکار کے لئے اکسیر
رعایا کے واسطے کیمیا ہے۔ عادتیں تزاد اوقات سے زیاد عہدہ دار کا
ماتعلق بہامین وفور ہنالا ریب مستعدی کی محبت۔ بلا ریب جفاکشی کی بے مجت دلیل ہے
تیسیر سالانہ امتحان کے درجۂ اولی مین پاس ہونیکا پاس رکھنا یقیناً بالا و لی بلکہ بدارج
علیا کا سارٹیفکٹ ہوگا۔

خان بہادر محمد صدیق صاحب انجنیر کے فرزند کی تعزیت مین

حاضر و غائب مین مخلص مخاصین کو خوش دیکھکے خوش ہے مسرور ہی سننے پہ مسرور ہیں
ہوتے ہین جب نادیدنی و ناشنیدنی دیکھتے سنتے ہین چشم و گوش وبال ہو جاتے ہین
مولوی صاحب کی ہوشربا اطلاع سے میرے حواس خمسہ گم ہوئے۔ مین حیرت مین آگیا۔
ہائے اس گلعذار کی پیاری صورت بوٹا سا قد نگاہون مین پھر رہا ہے تعزیت نامہ
لکھون کیسے۔ نرگسین چشم کے خیال مین قلم نرگس کا قلم ہوا جاتا ہے واحسرتا حسین شگفتہ غنچہ
امید سے بہتیری توقعات وابستہ تہین وہ والدین کی دلبستگی کا پاس نہ کرکے دل
شکستگی سے بیکسی مین چل بسا۔ چارچمن عالم سے وہ نونہال کیا گذر گیا چاہنے
والونکو پائمال کر گیا۔ اوس شگوفہ گلشن جوان کی روح خار سے الجھکے گل رضوان
تو ہوگئی پر چاہنے والونکی آنکھونمین کھٹک۔ دلمین خلش تا مرگ رہ گئی۔ نور العین کا
دیکھتے دکھاتے طرفۃ العین مین نظرون سے اوجھل ہو جانا پس ماندونکی رہ گذر مین
کانٹے بچھ جانا ہے۔ ہیہات پیر مین کانٹے کا لگنا اور تن سے جان نکل جانا
وارثونکی بخت کا الٹا سانحہ ہے۔ باغبان نیرنگی عجیب شگوفے کھلاکے خار کھلاتا ہے
جس سے ہر شخص آتش فراق مین آنسو پیکے رہ جاتا ہے ہر گاہ معصوم کے دنیا مین
میری جان لبون پہ آئی کلیجہ منہ کو آتا ہے تو آپ کو کس منہ سے کہون کہ دل کو تھام کے
طبیعت کو سنبھالئے۔ مگر کیجئے کیا قلب مانتے کہ نہ مانے۔ آنسو رکین کہ نہ رکین
بہرکیف صبر بلا اختیار اختیار فرمائیے تاکہ اللہ تعالے اس دکھ کے بالعوض دوسرے

بچونکا سکھ آپکو دکھائے ہمین سُنائے۔

بنام محمد اکرام الدینخان صاحب بہادر تعلقدار

جو شخص مکتوب کے نہ آنے پر بھی صابر ہو وہ کتاب کے آنے پر کیون شاکر نہ ہو۔ بارے وقت یہ تھی حرف دوئی تھا نہ نظر متغائر تھی تسپر دیکھنا یہ تھا کہ ایک روح دو قالب نے قلب اقبال و پیکر بیجان یعنے (تاریخ الخلفاء) مین جان کیونکر پھونکی ہی اُنکے رنگ کیسے آپکا ڈھنگ کیا ہی۔ لھذا از اول تا آخر حرف بحرف دیکھکر شکریۂ ہدیہ گذارش کرتا ہون۔ بارک اللہ مرحوم نے جس کام کو آغاز کیا تھا اسکو کامیابی سے انجام دینا آپ ہی کا کام تھا۔ اِس اُلجھے واقعات کو اس سلاست سے سُلجھایا ہے کہ سلسلۂ بیان اپنا آپ ہی نظیر ہو گیا ہی۔ گویا سمندر کو کوزہ مین بھر دیا ہے حق تو یون ہے بس فیض کے نظارہ مین مسیحائی کا جلوہ ہے (اگر پدر نتواند پسر تمام کند) کی مثل کو آپ نے سچ مچ کر دکھایا ہے۔

نیم بسمل کی فرمایش سے قاتل کے نام

مصرع ہم شہیدا ور رنگ تم لانے لگے؛ خطا معاف یہ خونِ شہید ہے ضرور رنگ لائیگا۔ شفق بنکے گرد و نپر نہ رہ جائیگا۔ خون رُلائیگا۔ سرسون پھولتا سُنا ہوگا۔ دیکھ لیجئے آنکھو مین شفق پھولنا دکھلائیگا۔ خونِ عاشق دامنگیر ہے چھٹنا خامی چھپٹنا خام خیالی ہے۔ س ہے بے ثبات وہ الفت جو رنگ لست نہ ہو؛

جو چھوٹے دامنِ قاتل سے پھر لہو کیا ہی ۔ پادس چاٹ لئے کے چلن کا کیا کہنا جو حال
مارے ٹھوکر سے جلائے ۔ کرشمون سے کسیکو رُلائے کسیکو ہنسائے ۔
تمہارے آئینہ طلعتی ۔ یوسف کو آئینہ دکھاتی ہے ۔ سکندر طالعون کو ششدر
پھر آئینہ بناتی ہے یہ تمھاری ہی تو جلوی ہین جو رسوائی کے ہاتھون سربازار بک رہا ہون
سودائی ہو کے بے سود سودا ہو رہا ہون ۔ او شیرین ادا تمہارے شکرین لب کی
یاد مین گھُل رہا ہون ۔ او ملیح تمہاری ترش روئی سے زندگانی تلخ ہے گو
دم لبو نپر ہے پر ناکامی سے ہونٹ چبا کے رہ جاتا ہون ۔ زلال وصال کی
تمنا زبانِ خار پر لٹکاتی ہے ۔ تشنگی مواصلت نے زبان پر کانٹے مُنھ مین چھپے
لب پر تبخالے ڈالے ہین ۔ آپ کا چبا چبا کے باتین کرنا گو قندِ مکرر کو پھیکا کئے
دیتا ہے ۔ مگر ستم یہ ہے کہ حرفِ مطلب دل سے زبانپر نہین آتا ۔ ہی ہے
محبت برباد ہونے پر محنت خاک نہ اُڑائے تو کیا کرے ۔ کیون جی نہ جلے اور
دل مین آگ نہ لگے ۔ دیکھتے دکھاتے امیدو نپر جب پانی پھر جائے کیسی رونا
نہ آئے ۔ دل خون ہو کے آنکھو نسے نہ بہجائے پانی مین آگ لگنا ۔ برسات مین
گھر جلنا اسیکو کہتے ہین **شعر** ہم سینہ شد پُر آتش و ہم دیدہ شد پُر آب ۔ در آب و
آتش است درون و برون من ۔ آپکے خالی خولی گرمیان اور ہماری ٹھنڈی
آہین بھی یادگارِ زمانہ ہین ۔ مصرع تم سلامت رہو قیامت تک ۔

مولوی خواجہ محمد جان صاحب تعلقدار کے نام

اخلاص نامہ نے جس کا ہر جملہ سچی محبت کا شاہد تھا۔ بالکل آنکھوں کو نور دل کو سرور بخشا
آپنے ہیچمیرز کے سوانح عمری کے پولٹیکل سوانحات کو زائد الوصف مضمون مین کیا
دُہرایا ہے درحقیقت اپنے اوصاف جتلائے ہین ورنہ مجھ جیسے لاشے کی زندگی
ناچیز کیا جو سوانح عمری کوئی چیز ہو۔ حق تو یون ہے کہ حق تو یون ہے کہ حق پسندی
آپ ہی کیلئے ہو گئے ناتوان بین سنے تو تعلی کو لاف۔ تصویر کی ثبت پر داغ
وجاہت نسب نامہ پر اظہار انانیت۔ بیان واقعات پر تعلّی کی تہمت
گوئی کو کم اندیشی مین جدت تصور کیا ہے۔ آپنے بچونکی حالت دریافت کی
ہے بڑے صاحب ہندوستانی نوجوان کا عجالتاً یورپ سے واپس آنا عجائبات سے
سمجھیے گا۔ تکلف یہ ہے کہ نواب مدار المہام بہادر کی صلاح بڑے صاحب کی تشریف
ہے لہذا مین دم بخود ہون۔ بحمد اللہ تی آئی ہوئے۔ بی لافی والے نہ ہوسکے
چھوٹے صاحب نے میٹرک پاس کیا۔ مگر فوجی خیالات انکے کچھ ایسے بڑھے ہوئے
ہین کہ انکار دشوار ہے۔ ناگزیر ہے مینے انکو انکے خیال پر چھوڑ دیا۔
اب وہ فوجی امارچی ہین۔

ایضاً

آہو ہو ہو کسی آتش زبان نے کیا ہے دیوان دہا رشعر کہا ہے شعر کے نہ دینا

اب تو بیدردی ہے مجھکو ساقیا * ابتدا جاڑے کی ہے اور انتہا برسات کی *

آپ کی سنگ دلی پر رحمت خدا کی۔ کالی کالی گھونگر والی بادل۔ متوالی گھٹائین جھومتی
ہوئی آئین۔ جھولے پڑے پریان گائین۔ اور ہم ترس ترس کے رہ جائین دریغا
بارش سکے جھڑی میرے اشکونکی لڑی۔ حسرت تونے آپکے گلے کے ہار نہین تسپر
طرہ یہ کہ آپ ہم ہی پر لگے تار برس پڑے ہین۔ قہر کی نگاہین جدی بجلی گرائین۔ پہٹیون
کے دہوئین اڑ گئے۔ دل عشاق بھن کے کباب ہو گئے۔ اور آپ ہین کہ مزے
لے رہے ہین۔ بجین بغلین اوڑین کاگ۔ اپنی اپنی ڈفلی اپنے اپنے راگ
کی ٹہرا رہے ہین۔ دیکھیئے ہمین بھولنا آپکی بھول ہے۔ ہمسے اڑنا آپ کی چوک ہے
یاد رہے ان بھول بھلیونکی سند نہین۔ خط کا جواب دیر سے بھیجنے کو کہین میرے
سہو کا خیال نہ کرنا وہم سے بدگمان نہ ہونا جیسے آپکا تصور دلمین تصویر آنکھونمین
جائے گیر ہے مین خود اپنی خودی مین نہین ہون ہیچ سے اپنی نگاہ مین نہین آپ مٹا ہوا ہون یہ تو
دل رفتگون کی چلن۔ اور جگر تفتگونکی چالین ہین کہ عمداً عتاب و خطاب کے مستحق نہین
اور آپ کشیدہ خاطر بیسے جی کھول کے گلے شکوے کرین اور ہم دل بہر کے مزے
اٹھائین اور احباب یون پھبتیان اڑائین ۵ ارے میان فیض کیا جلنے کہڑے
ہو * صنم کی گالیان کھاتے کھڑے ہو * اور سچ جو پوچھو تو اینجانب مستوجب
عقوبت نہین ہے۔ وجہ یہ کہ مسٹر محمود جان کو پارسل کر کے بیرنگ بذریعہ ڈاک یا ڈاک

کارڈ بہیجدیا ہی ہرچند انکی جمال سے مین نے تو انکھین سینکین جس سے دل بہرا تو نہین صرف کسیقدر ٹہنڈا ہوا۔ لیکن آپ جانئے وہ تو جمال کی جان ہین نہین معلوم وہ (ہنٹ) دیا ہوا چہرۂ پُر نور چشم بد دور آپکی نگاہ مین کیسے کچھہ کھب جائیگا۔ افسوس مجھکو عجالتاً انکی بگلا ہٹ مین شبیہہ لینے کا وقت نہ ملا غالباً آپ کو ملیگا ضرور بر سرِ موقع فوٹو لیکے شیشہ توڑ ناتا کہ اسباب خود بلبی شکست ہو جائے۔ نیرنگی زمانہ کو دیکھئیے اور ہمارے پیارے صاحب کے رنگ لانے کو بہی دیکھئیے گرگٹ کی طرح رنگ بدل کے آفتاب پرستو نتک کو دنگ کر دیا ہی۔

ایضاً

مین نہین جانتا کہ کس نام سے آپکو یا محبت نامہ کو مخاطب کرون۔ وجہ کیا جسکی ذات فضائل مین مطلق ہوا وسکے محامد مقیّد محبت و ولا سے کیونکر ہوون مانا آپکی لطافت طبع کا مقتضی یہی تہا اور ہی کہ ناچیز سوانح عمری کو چیز بنا دیا مگر اسکو اعجاز کہون یا جادو کہ بات کی بات مین آپنے ذرہ کو آفتاب قطرہ کو سمندر نظروں سے گرے ہوئے پانیکو گوہر آب کو شرجو کر دیا۔ واللہ یہی سحر حلال اسکو کہنا چاہئیے۔ ہرچند مین تو وہی کا وہی رہا لیکن آپ نے مجھکو اپنا ایسا شیدا کر لیا کہ مجال سخن نہین۔ گویا مُنھہ مین زبان نہین۔ واہ مشفق آپکا کیا کہنا آپ آخر مولانا منشی غلام غوث خان بہادر ذوالقدر

سلمہ ہینے ... بریک کے بھانجے ہی ہین نا - انھون نے بھی اپنی مزید نوازش سے
ایسے ہی الفاظ سے اعزاز بخشا ہی -

نواب صدیق یار جنگ معتمد دارالانشائی سرکار عالی کے نام

قطعہ صیاد ازل کہ دانہ در دام نہاد * مرغے بگرفت و آدمش نام نہاد
ہر نیک و بدی کہ بگذرد در عالم * خود میکند و بہانہ بر عام نہاد

فاعل حقیقی خود ہی کارسازی کرے اور اوس کا ذریعہ ہمین بناکر مفت مین حاجت روا و نیکنام کرے فرمائے تو اس سے بڑہ کر کونسی منت ہوگی جس کا شکر بجالائین - اس اجمال کی تفصیل یون ہی کہ یہ بزرگ بانیاز آپکی خدمت بے نیاز مین حاضر ہوتے ہین - غرض عرض سن لیجے - بشروہ سناو یجیے - یہ صاحب میرے شناسا ہین - اور مین اہل دنیا سے ناشناسا - یہ سنتے نہین اپنی سناتے ہین نہ سنو تو باتین سناتے ہین - حق تعالی نے آپکو ہمہ تن گوش حاجت نیوش کیا ہی - انکی بس بکس کے مقدمے کی دیکھہ بھال کر لیجے - ہر چند آپکی شان مجھہ جیسے بے نشانکی وضع اور وضعداری کے خلاف ہی جو ایسے کہون کہ میری خاطر سے انکی خاطر داشت کیجے کیونکہ خالق نے آپکا خلق ہی بخلق کیا ہی - یہ شاہ صاحب سید قادری ہین پیر و پیرزادے ہین مگر بحمد اللہ پیرنا بالغ نہین باانہمہ جنکو فضائل کے پوٹ کہنی چاہیئے - بس یہی ایک عیب رکھتے ہین کہ میرے سپارشی ہین لیکن انسان الاحسان کرتے اچھے برے کی پہچان نہین کرتے ہین

میری صدق دلی تصدیق کرتی ہے کہ مشفق صدیق کے یہان درجہ قبول لہذا کو بہمہ
پایین لحاظ وعدہ وایفا کا انتظار بسیار رہا مگر چاہتا تھا کہ سر دست شکریہ بھی لکھدون
تاکہ آپ کو دوبارہ چٹھی کے ملاحظہ کی تکلیف نہ ہو اور تکلف شکر بھی ادا ہو لیکن نیاز
و انداز جانبین کہے دیتا ہی کہ شکر مخالف یکجہتی ہی نہین بلکہ مستلزم دوئی ہے۔

نواب خورشید الملک کے نام

شعر آفت رند و پارسا شدۂ ٭ چشم بد دور خوش ادا شدۂ ٭
ساقی کوثر کی قسم مدت ہوئی مست شراب نہین مست ساقی ہون۔ لب
لعل کی سوگند اس منھ چڑہی کو اگر منھ لگایا ہو تو دل عدو کہا یا ہو۔ خون جگر
پیا ہو۔ اس ستم ایجاد لگاوٹ باز سے زاہد کا زہد متقی کا اتقا باز آیا ہے
اسیلئے تو در تو یہ باز ہے جنت کی نعمت تک اس دم باز کے ہمساز ہے۔
یہی تو بات ہی جو مرد و عالم نہان و آشکارمی کا پرستار ہی۔ اس فصل گل
و جوش مل مین شیشہ قل قل کہتا صلا بلبل دیتا۔ گویا ارباب نشاط کو لیتا آیا۔
مین حیران کہ یہ توبہ شکن سامان کیا ہی۔ مہمانی کسکی میزبان کیسا ہی۔ گوینده نے
کہا کہ بہادر علی گویا۔ او مغل جان گائین ملازم نواب خورشید الملک بہادر
کے مین مجرے کیلئے حاضر ہین۔ تب مین نے سمجھا کہ ہان جب ہی تو یہ آب و تاب ہے
بہادر ہے (دیے بہادر) اگر خفاش طلعت کالے دیو کی صورت سے جلے گلگلے کی رنگت

رکھنے والا ہی مگر سیرت جو دیکھو سلیم پری بلکہ پری چہرہ اسے ہی اس کتھک کے لونڈیکی
نخرے تلّے لایق دید ہین وجہ کیا کہ ایسے دیدہ ہین نہ شنیدہ۔ کمان ابرو۔ تیر مژگان
اگر نہین نہو۔ مرہٹی بہالہ چار کمانی توس تو ہی گو غنچہ دہن نہین ہے دہانہ چاہ
تو ہے سیب زنخدان نہ سہی جامن ہی سہی۔ اے واہ کتنا نمکین چہرہ ہے
بلاریب اسکو غلمان نہ کہنا قصور ہوگا۔ اول تو مین مغلچان کے نام سے کہٹکا ہین
یہ جفا کار اس ستم شعار کا ہمنا تو نہین۔ معلوم ہوا وہ نہین رنڈی ہی چونکہ
ہمنام قتال ہے بالضرور قاتل عشاق ہے اس دور دوار مین وہان شراب کے
دور۔ یہان سرگرانی۔ وہان نشہ۔ یہان خمار۔ وہان شغل بادہ ارغوانی۔
یہان رنگ زرد چہرہ زعفرانی۔ وہان مَی ناب سے لبالب پیالہ بلّور۔ یہان
بیتابی دل چور چور۔ وہان عیش مین سور و سرور۔ یہان حسرتو نسے جان رنجور
سینہ تنور۔ اجی جناب یہ مغل نہین یا مغ بچہ ہے حسن مین یوسف۔ شوخی مین زلیخا
سراپا ناز و نازک ادا ہی اہو ہو ہو۔ کتنی پیاری طوایف ہی شیرین گفتار
نمکین چہرہ۔ لب شکر بار آنکہین مست۔ نگاہ سرشار۔ شرارت سے شرربار۔
چلبلاہٹ سے بیقرار۔ زبان سے دلدار۔ دل عیار۔ سراپا گلعذار۔ مگر کتنا
نظر جان ستان نگاہ رہزن ایمان۔ چہرہ نور کا۔ نقشہ حور کا۔ جلوہ طور کا ہی
سیر او سدن ہو گی جب اس مہ رو کا بدر اٹہائیسوین کو لامحالہ ہوگا یعنی ماہ

چاردہم کے طلوع سے ہلال ابرو کا سلخ ہو کے خانہ ہمہ آفتاب ہو جائے گا

اسلئے کہ وہ روز نوروز آپکی بازگشت اور عروس کے ادخال بیت الشرف کا دن ہو گا

دوست کے کہنے سے محب کے نام

شعر تمہارے واسطے دل سی مکان کوئی نہین بہتر ؛ جو آنکھو مین تمہین رکھون تو

ڈرتا ہون نظر ہو گی ؛ تم گلے کرتے ہو کہ خبر نہین ہوتی - مگر ذرا یاد رہے کہ

تمہاری ہی یاد مین از خود فراموش ہون بحدیکہ اپنا احوال تک مجکو نامعلوم ہے

اس جور پر ستم یہ ہے کہ تمہارا شرمانا مجھے شرمسار کرتا ہے - اللہ اللہ

آجکل تو آپ الفت کی رسم و راہ کے سالک ہین - تب ہی تو ہم آپکے یون مسلوک

ہین - تمہارے بغیر ہمین چین نہین کیا بے ہمارے بھی آپ کو آرام نہین

ہم اور تم بزبان قلم باہم دگر کیا ہم کلام ہوئے - میرا سر قلم - خون جگر سیاہی

دل شگاف ہو گیا - تاہم شوق وصال و مواصلت مین دلسے دل ایسا وصل

ہے - جیسے وصلی - کیون صاحب بچھڑے ہوؤنکے خط ایسے ہی رو کھے

پھیکے دو انگل کے پرچے ہوتے ہین - ایسے بھیجنے سی نہ بھیجنا اولی ہوتا ہین

ابھی شکوے نہین کرتا پوچھتا ہون شکایت کی حکایت بیان کرون یا نہ کرون

اگر کرون تو کیا کرون شفقت سی خط لکھنے کی مشقت تم اوٹھاؤ تو خط ہمین ایسے

جیسا کہ میرا جگر کباب ہو نیسے مزہ تمہین آتا ہے - مراسلہ ایسا ہو گویا مکالمہ

ہو رہا ہے۔ قلم کی زبان سے باتین ہو رہی ہین۔ ہجر ہین وصال کے مزے آجاتی
ہین جس شخص کو جس شغل کا ذوق ہوا۔ اسمین بسر ہو نیکا نام عیش ہی۔ لطف زندگی
اسی شوق کا ہمنام ہے۔ جلد جلد تصاویر (یعنے البم) مع محبت نامہ بہیجو۔ تاکہ
حسن احسان دوبالا ہو۔ جیسا تمہارے ناز و انداز کا نرالا رنگ ہی ویسا ہی ہمارے عشق
عاشقی کا بھی اور ہی ڈہنگ ہی۔ جسپر مرتے ہین اوسکو مار رکہتے ہین شکرین اب
شیرین جانسے دل ملاتے ہین۔ رسیلی بیگم پر جان نہین دیتے نوش و نیش
کی مثل اُنہی پر پہبتی ہے جو نا کسی سے مگس وار پہنس جاتے ہین شعر یار کی
خنجر ہی ازار کو دیکہہ ؛ بوالہوس جو تئے شہید ہوئے ؛ یہ جان بوجھ کے اُف
رسے بدگمانیان۔ واللہ یہ آپکے الہام نہین اوہام ہین۔ مین ر وغگو نہین فقرہ
بازی میری خو نہین۔ ہم اس لاگ لگاؤ کے آدمی ہی نہین پر کیا کیجئے کہ تم مین
آدمیت ہی نہین۔ تم جیسے بیدرد کی بیدردی سے دردمند ہونا بیدلی ہے۔
یہ ہمارا ہی دل گردہ ہی کہ درد کے ہمدرد ہین یہی ہماری مردمی ہے۔ تمہاری سخت
دلی کی قسم کہا کر کہتا ہون کچھ عجب پتھر کا کلیجہ ہے کہ پسیجتا ہی نہین۔ خالی خولی دلداری
رگ جان مین نشتر۔ روح کو ٹہیس لگاتی ہے۔ جس کا تڑپنا بسمل کا سا حالت
نیم جان کی سی ہو۔ اور سخت جانی پر اسکی زندگانی خود گواہ ہو اوسکی عافیت کا
کیا ٹھکانہ ہے۔ دیکھئے میرا جینا آپکے آنے یا بلانے پر موقوف ہی۔ شدہ سمی

چھلکے پیچھے ٹھیک نہین۔ سنہ روزہ زندگی مین ایک دن تو چین لینے دو۔ حسب حال فی الحال غزل بھیجتا ہون۔ میرے پیارے۔ پیار سے سر دہن مین گائے جسکے اشتیاق مین ہم گوش برآواز ٹیلیفون لگائے۔ آسن جمائے بیٹھے ہین۔ جبتک خم ہے نہ جہان مین شراب۔ شراب مین کیف۔ کیف مین مستی ہو۔ تمہارے وجود سے اس عالم کی بستی رہے۔

حاجی نواب متہور جنگ کے نام

بختاور بیگم آئین۔ پیام نسبت لائین۔ مین اس تقدیم کی دل سے قدر کرتا مقدم مقدمہ شکریہ کو گردانتا ہون۔ مجھے خوشی ہے جیسی صاحبزادی آپکی بھتیجی ہے ویسا ہی محمود علیخان کو بھتیجا سمجھیے گا۔ کیونکہ مین آپکو اور نواب مقرب جنگ کو انسانیت کی دو آنکھین جانتا اور ایک ہی نگاہ سے دیکھتا ہون۔ بختاور بیگم آپکے شرایط کی خواستگار ہوئین جس سے مجھکو نہایت ہی استعجاب ہوا۔ مین محی الدین علیخان کو اگر روح سمجھتا ہون تو محمود علیخان کو جان جانتا ہون جو تلفظ و الفاظ مین مختلف اور معنی مین ایک ہین۔ مین جہیز وغیرہ تک فراخ حوصلہ نہین چاہتا ایسے دنی خیالات ادنی لوگون کے ہوتے ہین مین آپ لاکھہ مین فنا دی کر دین خواہ پچیس ہزار مین وہ تو آپکی صاحبزادی کا مال ہے۔ اور آپ حضرات کا مآل منجملہ شرایط کے یہ بھی مشروط کرتی تھین کہ صاحبزادیکو خوش

رکھین۔ اغیرہ وغیرہ سے احتراز کرین۔ کیا خوب ای جناب انگریزی تعلیم یافتہ اور لیڈی آزادہ ایسی تو انکی سرشت ہی نہین۔ بیگم کو مسرور رکھکے خوش ہونا مخصوص سرشتہ ہی۔

ایک کے کہنے پر دوسرے کے نام سے

کہتے ہین تم اپنے کو صدیقی کہتے ہوا ور صدیقیت کی صداقت پر جدّ مرحوم کے پیر مین نشان گزیدگی مار بتلاتے ہو۔ ہرچند تمنے ہر باتھین ترقی کی ہے جیسے مولوی سے (ملّا) اور صوفی سے (ٹھیا سوفیٹ) تو کیا اب نسب مین بھی ترقی کرنا انسب جانتے ہو شیخوخیت کے لحاظ سے صدیقی کہلانا۔ مشایخی کے پاس سے نقشبندی بنیا آسان۔ پر نقشبند ہونا پیر کے نشان کا مضمون جمنا دشوار ہے اس مقام مین پیر کے پیر کے نیچے سے زمین نکلی جاتی ہے۔ مبادا کہین بے بسر و پا دعوے کا آل نام کو نقش کف پا کیطرح مٹا نہ دے۔ اولاد حضرت ابوبکر صدیق کے پاؤن مین نشانی۔ آل رسول صادق کی بے نشانی نام خدا۔ نشان خدا ہے ولو فرضنا اگر تھا تو اب مرحوم کے نبہ ونبسہ کے پاؤن مین نہ ہونا لاریب اپنے ہاتھون اپنے پیر پر کو لہاڑی مارنا ہی کہ نہین۔ بہرحال اگر جدت ہی ملحوظ خاطر ہے بلحاظ جدات فاسدہ سیّد کھلاؤ تو بھلے سے بھلا ہی۔

راجہ شیوراج بہادر دہرم ونت کے نام نامہ

نویون کو گیا۔ روپین شریف کی دعوت کا رقعہ پہونچا پر نارسا آپ تک پہونچ نہ سکا
نیازات ادائی نذر کے اغراض سے ہوتی ہین یا بغرض ایصال ثواب۔ بہرکیف
اس کھانیکے کھانیکا استحقاق محتاج کو ہے نہ کہ غیر مستحق کو (میری مراد صلحا و علما
و مشائخین سے ان حضرات کی نہین ہے جو دنیا داری مین دنیا دارون سے
تامل مین متمولون سے بڑہے ہوئے ہین) جب کھانیکی سبیل یہ ٹہیری تو اہل دنیا کا
مدعو ہونا کیونکر جائز ٹہیرا۔ چونکہ اعمال نیت سے متعلق ہین اور آپکی نیت بخیر۔ تو
نیکنامی آپکے حصہ مین آگئی۔ گنہ تو انکی ہیگی جو مستحقین کا حق بلا استحقاق اُڑا
دیتے ہین۔ یہ اصول نہ صرف شارع اسلام کے ہین بلکہ آپکے شاستر وغیرہ سے
بھی یہی مستفاد ہین۔ چہٹی شریف مین نواب مدار المہام بہادر نے مجھے مدعو فرمایا
تھا مگر مینے کھانا نہین کھایا۔ اور سید رکن الدین صاحب ایڈیکانگ سے مینے
یہی تقریر کی جو تحریر کر رہا ہون۔ اہل دول کی دعوت تہوار و جشن و تقریب
مین ہونی احسن ہے نہ کہ طعام حسنات مین مستحسن۔

نواب وقار الملک ریونیو سکرٹری کے نام

آج یورپی نوروز ہے اور مجکو آپ کی بہو مسز احمد سے ملاقات ہی نہ معرفت
اسلیئے مینے آپکی خدمت مین میوہ بہیجا ہے۔ تاکہ آپ موصوفہ کو بہیجدین۔
دیسی میوہ مٹھائی کا اسواسطے بہیجا گیا جیسا ہے مسز احمد معلوم کرین کہ یہ ایسے

مخلص کا مرسلہ ہی جسمین جستہ جستہ چھلکے نہین ہے - روز روز عید شب شب برات ہو

تحریر با نیاز ایک بے نیاز کے نام

شعر مے سے مرادنشہ ہے کس و سیاہ کو ۔ یک گونہ بیخودی مجھے دن رات چاہیئے

اینجانب تمہارا پیالہ پیکے بنت العنب کی پیالی پیئیگا - تمہاری بیعت کر کے غیر کے ہاتھون بک جائیگا - تمہارا دستگیر مغبچہ کا دستگیر ہوگا - تمہارا دامنگیر اورکا گریبان گیر ہوگا - حاشا نہین کلا نہین - ہیہات آپنے اپنا راہ و ہام کو الہام سمجہا ہے جسکی استفہام مین میرا فہم کیسا فہیموں کے افہام تک قاصر ہین - آپکی پندار مین خطا ہی میرا قصور نہین ارے قصر جنت مین بہی میری منظور نظر حور نہین بہلا چین دلکو جب بے تمہارے آرام نہ ہو - رام لیلہ کیونکر دلآرام ہو - مسلم اس سے رم کرتے - ہنود رام رام کرآتے مین - ادہر روتو کدہر ہے میری آنکھونمین نو چندی کے میلے کا جہمیلہ جلوہ گر ہے - میرے کہنے کا باور تمہین نہین اگر ہے - مصرع آؤ بیٹھو میری آنکھونمین تماشا دیکھو ؂ محبت گواہ ہے مردم دیدہ شاہد مین - شیدا کے دل مین تم ایسے سمائے ہو کہ دوسرا نگاہونمین بہرتا ہی نہین دیکھیئے بے دیکھے بھالے بھولے پن سے منتظر بیہ آنکھین نہ نکالئے - سُنئے سُنی سُنائی پر گوش بر آواز کو - لام - کاف - نہ سنائیے تمہین اصحاب کہف کا واسطہ ہو - سگ دربان سے ذرا پوچھئے تو - یہ کیون

بیواسطہ کُتّے کیطرح کاٹے کھاتا ہی۔ لیل النور مین کتنا شور مچاتا ہی۔ للعجب
یہ شب دیجور مین سطرح بھونکتا ہی کیجیے کیا بے دُئے کیا چارہ ہے مصرع
دہن سگ بہ لقمہ دوختہ بہ ؛ ہر آئینہ اولیٰ ہے۔

مخدوم زادہ کے نام نامہ

قربانت شوم۔ بقرعید آئی پر آپ کی آمد آمد کی نوید نہ آئی۔ بھوائی کا بھلا ہو
ان دنون عید یکا تو خیر سلا ہی بس آپکا آنا ہی جلسئہ سعید ہے ورنہ صلائے عید
وعید ہی۔ منظر خانہ بے پردہ۔ خس خانہ خستہ۔ خانہ باغ آراستہ نہ پیراستہ
لہذا اس تمھارے واسطے دلسے مکان کوئی نہین بہتر ؛ جو آنکھو مین تمھین
رکھون تو ڈرتا ہون نظر ہوگی ؛ آپکو اس ہیچمیرز کے سر کی قسم قدم رنجہ فرمائیے
چشم منتظر کو روشن کر دیجیے۔ دل مضطر کو اپنا نشیمن ٹھیرائیے۔

بنام نواب محمد عسکر یخان تعلقدار

الحمد اللہ علی نعمایہ و آلایہ طرفین کی صحت و عافیت جانبین پر لائح ہی۔
تمھاری چٹھی اور اخبار آمد مر آمد بعد اخری پھونچین۔ اسلئے ادائی جواب
کی نوبت نہ پھونچی اس لیکہ ہمہ دیم راہ انتظار ؛ آبلہ افتاد در پائے نظر ؛
بالآخر دولت منزل سے صدائے بازگشت گویا صدائے منتظر ہوئی لیکن پیشینگوئی
غلط تھی۔ پیشی مقدمہ مین مغالطہ تھا۔ قصہ مختصر سید محی الدین صاحب کی طول و شدت

کا طویل نتیجہ یہ نکلا۔ محصل کا حاصل تحصیل لاحاصل ٹھیرا۔ مسٹر فابس بلیپڈ رسنے
دھونے کے ڈر سے خط کا جواب نہ دیا ہفتے مین واپسی محصص کا زبانی وعدہ کیا گو فی
جب فردا قیامت ہی تو ہفتہ البتہ قیامت بر قیامت۔ یوم الحساب ایسے وعدے کی
مدت ہی۔ یہان ابر گھیرا۔ گھر اٹرا ہوائی طوفان ہوا شبنم پر اوس پڑی عقل
پر پالا پڑا ہے۔ جہلا آب حیات کی تمنا مین آنسو پیتے۔ سفہا صفحہ ہستی سے
مٹے جاتے ہین۔

بنام احمد حسین صاحب

سرنوشت انگریزی کے دہوکے مین۔ میری انجانی۔ جاننے والیکی نادانی جو
التوائے جواب کی بانی ہوئی اس کا عذرخواہ ہون۔ آپکا یہ کہنا (مخاطب جانتا ہے
مخاطب الیہ نہین پہچانتا ہی) عجوبہ کی بات ہی۔ بہلا یہ بھی کوئی بات ہی مین اور
محمود جان کے عزیز از جان سے انجان۔ جان پہچان کا منتظر الی الآن رہون
نہین ہرگز نہین۔ مانا گو مین اپنا آپ شناسا نہین پر شناسا ؤنسے نا آشنا
تو نہین۔ اس سوچ بچار سے درگذریئے مطلب کی سنیئے۔ فکر نہ کیجئے آپ کے
برادر۔ بیفکری سے ضلع اندور کی نظامت دیوانی کی کرسی پر ڈٹے ہوئے
سیکڑون کے آسا ہیٹ دہرمی کے اُٹھے فتنے بیٹھا۔ سادہ لوح ہنگی لجِ دل سے
خطِ غبار مٹا رہے ہین۔ بارِ خاطر نہ ہو تو ذوالقدر بہا ؤ دنیا و قدرہ تک اس کا

نارسا کی تسلیم پھونچا دیجئے والسلام ۔

بنام خواجہ محمود خانصاحب ناظم عدالت دیوانی ضلع اندور

لٹیئے نے نہ صرف آپ ہی کے کپڑے لتے کی کتر بیونت کی ۔ بہتیری شئے کو لاشی
چاندنیون کو نصیب چاندنی چوک ۔ فرش کو فروش ۔ چمچونکو کفگیر ۔ گلاسونکا پیالہ
دسترخوانی کٹوریونپر بھی ہت پہیر گیا ۔ شیر قالین سے قالینونکو روباہ بازیون سے پائے
بناکے ریل بنگ کر دیا ۔ اُدہیڑبن سے جستجو کے ٹانکے ڈھیلے ہوئے پر تانکا
نہ ٹوٹا ۔ اس اندہیر کا کچھ ٹھکانا ہی ۔ ڈھنڈیئے جبکہ آپکی ٹوپی اُڑا ۔ اور اُڑکے
چراغ گل پگڑی غائب کر دیا ۔ بڑی عرق ریزی سے عرق آلود عرقچہ جس کو
متلاشیونکی پامردی کہنا چاہیئے ۔ ہاتہ لگی ۔ پر مردک عبداللہ گول مول کر کے
لمبا ہو گیا ۔ سردست دستیابی پولیس کے ید قدرت مین ہے نہ عدالت کا اسیر
دست رس ہی ۔ دہوبی رومال لے کر روپوش ۔ دہوبن سوت کی آڑ مین دنمائی
رونی صورت نہین سکہہ آنکھین ململ کے کہتی ہی یہ بندی بڑی میل خوری ہے ۔ فائونس
مین وہ خود فروش ہی ۔ آپکا احمق وکیل دہو بیکے گدہے کی روش گہر کا ہی
نہ گہاٹ کا ۔ مفت مسلم ننگی کا ستر عورت بنگیا ہے ۔

بنام نواب اعظم یار جنگ معتمد مالگزاری

خدا گناہ بخش وعطاپاش ہے ۔ نیک بندے خطا بخش و غدر نیوش ہین ۔ بدین

رہگذر آپ بھی معذور کی معذرت پذیر لیجیے۔ بوقت مسہل اولی ایک دوست کشتوکی آمد مین آئے۔ قیل و قال سے انکی نشست کی حال مین اسہال کی نوبت آئی پر انکی برخاست کی نوبت نہ آئی۔ آپکے آنیکا علم نہ تھا۔ آج مسہل ثانی تھا ناگزیر ملنے ملازمین کو جتلا دیا تھا واپسی کے بعد اطلاعی کارڈ آپکا۔ کارڈ ہوا مسہل کا نفع باعث نقصان ہوا۔ یہ آزاد ہرچند خانہ نشینی کا پابند ہے بارے اشتیاق مین سر سے چلنے کو چوبند۔ بار خاطر جناب نہ ہو تو آنے پر پا بر کاب ہون۔

محمد وزیر علیخان بہادر مخاطب بہ سلطان الحکما کے نام

آج ہوتا ہی دلا درد جو میٹھا میٹھا ٭ دہیان آیا ہی تجھے کسکے لب شیرین کا۔ خط کیا آیا نسخہ شفا آیا۔ درد فراق کی دوا لایا۔ آپنے میری سوانح عمری کی نہایت شیوع پر کافی غور کیا ہے۔ تب ہی تو اظہار جذب دل کیا ہی جس کا خاکسار بدل مشکور ہے۔ مگر دہڑکا ہے کہین کم بصارت بی بصیرتی سے منصور کے انا الحق کہنے پر جیسا ناحق مسلوک ہوئے ویسی ہی میرے حق لکھنے پر مجھسے سلوک ہون۔

نواب حسام الملک خانخانان معین المہام سرکار عالی کے نام

مسٹر ہاڈسن پرنسپل نے مولوی عبد العلی صاحب والہ سے پنشن کی خواست کی درخواست کی ہے۔ جسکی ابتدا ایک کشمکین کی ترقی جبراً و قہراً سے ہے ملاحظہ تو فرمائیے کجا مولانا کی لیاقت و فہمہ دانی۔ کہان اسس نو خاندہ بلکہ ناخواندہ اجنبی کی قارسی دانی

عربی سے حیدر آباد ایسا بیخبر ہے جیسے پارسی سے فارسی مفقود الخبر ہے ۔ جب مولانا کی ساری تنخواہ مین نہین گذرتی آدہی مین کیونکر بسر ہوگی ۔ آپ لللہ ماہوار مین انصاف نہ کیجئے معاملے مین انصاف کیجئے جناب کا مذاق شعر وسخن مشہور آفاق ہے اسلئے مولانا نے ایک رباعی جو فی البدیہہ کہی ہنے ملاحظہ فرمائیے کیسی کہی ہے ۔ رباعی اے یاورِ تو نظام خاقانِ دکن ؛ قالب دکن ست و ذاتِ توجان دکن ؛ محبوب علیست شاہِ اکبر امروز ؛ عرفی منم و تو خانخانانِ دکن ؛ ۔

شوقین طالب العلم کے نام

مصرع آتے ہوئے اودہر سے کئی پارسا ملے ؛ اے واللہ ان حضرات نے ناک دم کیا کردیا ۔ بس دم ناک مین آگیا ۔ آٹھون گانٹھ کمیت خاصی شو میں جو گنڈا پوزی تڑاتے ہوئے بگ ٹٹ بھاگے جاتے ہین ۔ فراٹے لیتے تراتے پھرتے ہین خوف ہے کہین خشک دماغی سے چراغ پا ہو کے ترد امنون سے دست و گریبان نہ ہون ۔ اس خلفشار مین انیجانب کو یہ سوجھی (اور اچھی سوجھی) تم بھی پند و نصائح کا ڈہنگ جماؤ تو سہی کچھ نہ سہی (سیلے پڑھے لکھے مفت مسلّم مولوی مُلّا ہی سہی) کم از کم نقدی عطر کی شیشی پھول مٹھائی کے کھانچے جو ہیٹ چڑہینگے وہ تو خدا کی دین یا زبان و بیان کی کارگزاری

علاوہ نیکنامی ہوگی۔ اس الٹ پھیر مین اگر کوئی عقیدتاً لٹ ہٹ ہوگئی تو واہ جی واہ پھر کیا ہے پانچون گھی مین اور سر کڑاہی مین خوب گھی کے چراغ جلینگے۔ خیر کیا یاد کیجیے گا۔ ادھر کان دیجیے گا۔ اوسکی بسم اللہ یون ہوتی ہے مجلس و محفل غلط مین جو مہ جبین جلوہ گر ہوتی ہین انپر اگر دل آئے اور لگے ہاتھون۔ ہاتھ سے نکل جائے تو پری تمثال کے تصور مین آنکھ بند کر کے حوران جنت کا خیال کرنا۔ اور سمجھنا کہ مصرع بس وہی رنگ ہے نقشہ وہی سامان ہو وہی۔ تمہین واللہ ہے دیکھو تو کیا رنگ جمتے ہین رند رندی مین کھپتی بنتے مین آپ نے دو ملا مین مرغی حرام سنا ہوگا دو مرغیون مین ملا حلال نہ سنا ہوگا۔

مولوی میر امیر علیخان صاحب بہادر تعلقدار کے نام

قاصد آیا نامہ لایا پیام پہنچایا۔ آپنے بستر فراق پر پاؤن پھیلائے ایڑیان رگڑتے ہوئی کی مزاج پرسی کیا کی۔ دستگیری کی جس سے نیم جان جی گیا۔ جان گیا کہ پرسان حال مین جسکی ابتدا برنگ غنچہ دل گرفتگی تھی۔ اور بشرح گل انجام۔ اوسکے لئے شگفتگی کیسی اشفتگی ہی پر اختتام تھا۔ میری حیرت پر آئینے کو حیرانی۔ پریشانی پر کاکل کو پریشانی۔ نگرانی پر نرگس کو نگرانی ہے۔ میرا ماجرا ماجرائے عجیب ہے مجھے دریائے احمر و اصفر سیاہ کاری مین ایسا ڈبوئے ہوئے ہین کہ بحر اسود و اخضر تک میرے روبرو اترے جاتے ہین۔ یہان رنگ جمنا کیسا اٹھی گنگا بہی

جاتی ہے۔ بے بہرگی مثلِ حباب بہائے لیجاتی ہے۔ بیخودی کی ناؤ بہاؤ پہ نہین آتی ہے۔ آپکی تحریر اور فیاض الدین صاحب کی پیامی تقریر جو باہم ہم بیان وہم زبان تھی میری لسان ادن کلمات کے شکر بجالانے مین قاصر ہے اسلئے کہ مجھ جیسے ہیچمیرز کی نسبت ایسے بے بہا خیالات آپکے بلاشک ممنون احسان مین جیسے اپنے تئین ہیچ سے بھی مناسبت دینے سے منفعل ہوتا ہون اور ڈرتا ہوں کہ وہ الفاظ جو ہیچ سے بھی زیادہ ہیچ ہون ویسا ہی متفکر ہون کہ کن لفظون سے مشکوری ظاہر کرون جو شایانِ شان آپکے ہون میرا وصف آپکے اوصاف کے آگے گویا سبزہ زار مین سبزہ گلزار مین گل ہے۔ مدرسۃ العلوم کی تربیت کی باترتیب یگانگت ایسی نہین ہے جو دوری ظاہری ایک دوسرے کو بھلا دے۔ ممکن ہے کہ مین اپنے کو بھول جاؤن لیکن کیا مجال جو آپ کو بھول سکون۔ تدبیر و تقدیر شیر۔ شادمانی دستگیر رہے۔

نواب روشن الدولہ من اقربائے اعلیحضرت حضور نظام کے نام

آنکھین آپکے دیکھنے کو ڈھونڈتی۔ کان تقریر سُننے کو ترستے مین گو سر دست کوئی موقع تقریر نہ آیا۔ بارے شکر ہے وسیلۂ تحریر ہاتھ آیا۔ ہرگاہ خداوند حقیقی نے آپکو سراجِ دودمانِ دولت۔ خداوندِ مجازی نے روشن الدولہ فرمایا تو چاہیئے کہ آپ گاہ گاہے تکبتیون کی ظلمت کو شب نور۔ پریشان روزگار کو

مسرور فرمائیں- اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ شیخ یوسف علیشاہ صاحب آپکی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں یہ علتی مشائخ ہیں نہ علت مشائخ رکھتے ہیں فی نفسہ بزرگ و بزرگ زادے ہیں ہر چند شاہ صاحب کی صورت خیر ہی خود سوال ہے- لیکن آپسے بجز اس التجا کے کچھ اور سایل نہیں ہیں کہ انکی شاہی اسنادی زمینات جو بے پروائی سے داخل خالصہ ہو گئے ہیں انکی واگذاشتی کیلئے خالصاً للہ حضور میں سعی فرمایئے- تاکہ ان کے اطفال کی صورت پرورش نکل آئے- کیونکہ انکو سطح کی پیدائش نہیں ہے-

مسٹر محمد فاضل انجنیر ضلع گلبرگہ کے نام

شعر ذلتیں سہتا ہی کیا کیا آدمی ؛ نفس مردہ دشتی کے واسطے ؛

آپنے بہت کچھہ تک و دو کی دستگیری کی توقع میں ہاتھہ پیر مارے مگر کسینے ہاتھہ پکڑنا کیسا انگلی تک نہ پکڑا- ہیہات اس سر مغزی پر بھی تمہارے سر سے سودا نہیں جاتا- اجی یہ کندہ ناتراش بسولے کی سی تراش رکھتے ہیں- مانا سردار دلیر الملک ہوم سکرٹری میرے رشتہ دار ہیں لیکن میں ایسے ناتے گوتے کو کچے دھاگے سے بھی زیادہ بودا جانتا ہوں- کسی نے دنیا سے پوچھا تجھکو کس سے عشق ہے- جواب دی جو میرا عاشق نہیں ہے- دیکھو شبنم کا عروج فنا ہی اوس کا اوج فنا الفنا ہے- شرر کا آغاز ہی انجام ہے-

یہی ہمت و غیبت کا سرانجام ہے۔ دو روزہ زندگی پر بھول جانا پنجابی کا کام ہے۔ تم ششدر کیوں ہو۔ چپکے پچھتانے سے کیا فائدہ ہے۔ یہ قدرت نے پنجے میں نشوہی کا شمار رکھا ہی اور ہم ما ہانہ پانچویں پاتے ہو جسکو پانچویں گھی میں۔ سر گرہائی میں کہنا چاہئے۔ اللہ بس باقی ہوس۔

مخدوم زادہ حضرت فرید میاں صاحب چشتی دام برکاتہ کے نام

آنحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وقوع حادثہ واقعۂ قیامت سے کم نہ تھا۔ در حقیقت ہم غلاموں کے لئے قیامت کبرٰی یہی تھی اور کیوں نہ ہو ہمارے حامی۔ درد والم کے سننے والے۔ درمان و مداوا فرمانے والے۔ بیقراروں کے قرار۔ گمراہوں کے ہادی۔ عاشقوں کے محبوب و مقصود۔ بیخودوں کے خود دار۔ دردمندوں کے ہمدرد۔ سودائیوں کے خریدار۔ محتاجوں کے حاجت روا۔ جنکے آگے فقیر و شاہ گدائے بینوا تھے۔ جو منظور نظر تھا وہ بانوا تھا۔ اُس محبوب نے اپنی معشوق کے وصل کی مسرت میں۔ ہم حسرت و حرمان زدوں کو چھوڑکر اُس عالم کو معمور کیا۔ اب ہم محروم و بدار اپنے دلدار کے لئے جسقدر روئیں اور ہم میں جان کھوئیں تھوڑا ہی کیا کیجئے نہ بن پڑتی ہے نہ بس چلتا ہے۔ بااینہمہ ہم بدنصیبوں کو اپنے تئیں کم نصیب نہ کہنا چاہئے۔ وجہ کیا کہ آنحضرت غلاموں کی تسکین کیواسطے آپ کو بحکم

(الولد سرٌ لابیہ) اپنا صحیح جانشین چھوڑ گئے ہیں - ہر چند
عرضِ تعزیت سخت بیدردی ہے لیکن ناگزیر یہ بلحاظ رسم و سنتِ نبوی ملتمس ہوں
آپ صبر فرمائیں کیونکہ عادت الٰہی یونہی چلی آتی ہے - گریۂ و زاری ہمارے
لئے انسب ہے نہ کہ آپکو مناسب ہے جب آپ ہی بے صبری فرمائیں تو ہمکو تسلی کون دے

سید محی الدین صاحب کے نام

رقعہ پہونچا مگر تمہارے مرقع خیال تک میرا تصور رسا نہ پہونچا - نواب فتح نواز جنگ
سے بعد شکریۂ عافیت جوئی یہ شعر کہدینا ؎ فارغ از وسوسۂ گبر و مسلماں کردی
اے جنون گرد تو گردم کہ چہ احسان کردی ؛ سفارشی رقعہ کے ذکر کا مذکور
نا ملایم ہے - دنیا بامید قایم ہے - قیام زندگی کے لئے امیدواری کو
خوش کن شغل سمجھنا چاہیئے تاکہ مایوسانہ صبح کے قلق اور شام غریبی کے
شفق سے جگر شق رنگ فق نہ ہو - پندرہ صیغے ہوم ڈپارٹمنٹ میں ہیں
جسمیں بیسوں بھرتی ہوگئے اور ہم خالی رہ گئے - ادھر سے ڈکوسلوں کا
سارا مدعا یہ ہے اہل غرض - بغرض سفارش پر کان رکھتے نہ اپنے مطلب کے
سوا دوسرے کا مطلب سننے میں زیادہ زیادہ -

حاجی مولوی محمد نور الحسنین صاحب جاگیردار کے نام

شکایت نامہ صادر ہوکے مجھے شاکی تو نہیں البتہ حاکی کیا - آپکا یہ فرمانا

(مین یاد دہی عطائے شادی کے پانچہزار روپے کیلئے بمبئی آیا مگر در دولت سے ایسا نامراد نکالا گیا جیسے فقیر انکالے جاتے ہین) معاذ اللہ مین اور یہ بے ادبانہ حرکت حضرت غریب کو خانہ غریب ہے چہ جائیکہ در دولت نہ وہ یہ تھا نہ وہ تھا۔ اصل یا نیڈ ہوٹل تھا ناسازی مزاج کی وجہ سے ڈاکٹر کا حکم تھا آدمی محکوم تھے دروازے کا آویزان تختہ سد الباب تھا۔ شاید میرے نئے اجنبی کا آنا منجر بفساد جاتا ہو۔ اسمین میری خطا تھی یا آپ کا سہو تھا اس کا فیصلہ تو آپ ہی کو فرمانا چاہیئے۔ ٹکٹ سے جو کام نکلتا تھا نفرما کے خالی خولی مجھپر بار شکایت ڈالنا غالباً خالی از طول عمل نہ ہوگا۔ سکن چند سال ہوئے امانتی ستر ہزار روپئے سے انکار کرنا۔ بمبئی والے کا والیہ تین لاکھ روپئے کا اقرار کرنا اغلب سماعت شریف مین آیا ہی ہوگا۔ قصہ مختصر براہ کرم باندازہ وقت بلا تعین نیاز مند سے طالب ہوجیئے تو نذر پیش کرنیکو حاضر ہون

مخدوم زادہ میاں صلاح الدین صاحب چشتی سلمہ اللہ تعالےٰ کے نام

آپکا چیستان نامہ معما چامہ صادر ہوا۔ ہوائی کنایہ سربند راز سمجھنے کا دماغ بندے کو خدا نے نہین دیا جو سمجھتا۔ رجسٹری خط مین جب یہ احتیاط کی گئی ہے تو صاف یون ہی کہ مجھ ہی سے یہ احتیاط فرمائی گئی ہے۔ مجھے تو جیسی صاحبزادونکی تعظیم تا بمقدور لازم ہے ویسی ہی صاحبزادیونکی تکریم بحد امکان ملزوم ہے

ہر شخص دونو آنکھونکو ایک ہی نظر سے دیکھتا ہے۔ دو دئی مین احوال علیلا ہوتا ہی

خان بہادر ذوالقدر کے نام

کتبہ مع کتاب مجلد پہونچا۔ کیا کہون خدا نے آپکو کیسی نور کی طبیعت دی ہے یہ خطوط نہین خطِ شعاعی آفتابِ فضیلت ہین۔ الفاظ جو دیکھو آب گوہر سے دہلی فقرے وہ گویا سانچے مین ڈہلے۔ چستی بندش طرۂ حور کو پریشان کردے سلسلۂ بیان کو سنبل کی لڑیان کہون یا گل مسلسل گندہے۔ شستہ زبانی پر آتش و ناسخ بلاغت سے ہاتھ دہو بیٹھے۔ واقعی آپکے منشآت کا ڈہنگ الگ تہلگ ہی رنگ نرالا ترکیب انشا نرالی ہے۔ تصوفی نکات پر صوفی صافی غش غش کرے۔ مزاحی لطیفون پر مہذب ظریف غش کرے۔ گو میرا قلم یاری نہین کرتا جو اس تحفے کا شکریہ لکھون تاہم شکر گذار ہون۔

مخدوم زادہ میان صلاح الدین صاحب چشتی کے نام

بندے کے رنجور الفاظ سے آپ رنجیدہ نہ ہون۔ خادم کا مسلک صلح و مرنجان ہے یقین مانئے کہ جبتک میری جا مین جان ہے اور قالب مین قلب اور قلب مین روح۔ روح مین ایمان۔ اور قدرت مین امکان۔ مین آپ حضرات کو اپنے سے عزیز اور زندگی سے پیارا جانتا ہون۔ خدا گواہ ہے اور آپکی محبت شاہد۔ بندہ اپنی طبیعت سے لاچار ہے گاہ گاہ بے گستاخی ہوجاتی ہے

للہ معاف کیا کیجئے۔ واحسرتا اب تک آنحضرت کے انتقال پر روتا تھا۔ آج
اپنی زندگی کا ماتم کرتا ہون

ایضاً

نامہ کے شکر مین شکریہ ادا کرتا ہون۔ عرض کو عارضی نجانئے براہ جوہر شناشی
جوہر مانئے۔ عالم تماشا ہے۔ مین آپکا شاکی۔ آپ میرے حاکی۔ میرا شکوہ
یہ کہ آپنے خط کا جواب نہ دیا۔ آپکا گلہ وہ کہ مینے خیریت گوئی عافیت جوئی نہ کی
اے جناب ذرا یاد کیجئے بندہ یاد وہی کرتا ہے۔ آپنے احمد آباد تشریف
لے جاتے وقت جو خط بہیجا تھا مین نے درجواب اوسکے رجسٹری رقیمہ روانہ کیا تہا
متحیر ہون آخر ہوا کیا۔ کسکو پہونچا۔ کسنے لیا۔ کسنے دستخط کیا۔ کس کنکوے کا
اڑا یا۔ کن اغیار نے تہتہ مارا۔ سچ یہ ہے اوس لفافے مین پیارے صاحب
جوابی لف ملفوف تہا۔ انکو نہ پہونچنے کے ملال کے علاوہ غم یہ ہے وہ کیا سمجہے
ہونگے۔ اول سے تو مین ڈرپوک آدمی تسپر انکی انوکھی طبیعت بانکے مزاج سے
اوربھی ڈرا ہوا ہون۔ ڈرتا ہون کہ مبادا بے گناہ۔ گنہگار نہ بنایا جاؤن
بس آپ سمجھ جائیے اُدہر انکی تیوری چڑہی۔ ادہر میری صورت اُتری۔
ہوش فقرو۔ حواس کافور۔ اوسان خطا۔ جان رنج مین۔ اور سو طرح کی
جفا۔ ہنوز تصویر نہ پہونچنے کا درد جو کلیجہ کہائے جاتا ہے۔ وہ کس منھ سے

بولون کیا وہ بیدرد سنینگے یا باور کرینگے کہ ڈاکیہ نے میرے خط پر ڈاکہ مارا ہے
نوٹ سمجھکر لوٹ لیا ہی میان للہ مجھکو اور میری بیگناہی کو ذرا دیکھنا۔ پیارے صاحب سے
کیسا ڈرا ہوا ہون۔ کیونکہ وہان۔ پر کے کوے اڑا کرتے۔ باتکے تبنگڑ بنا کرتے ہین
اب جو یہ حیلہ ملا ہی اللہ جانے کیا کیا ہوا پر باندہو باندہینگے۔ لمڈورے۔ لمبے پیچ
لڑائینگے کہ ہتے مارینگے۔ اتفاقاً کوئی کنکوا کنوؤن مین سے کٹا ہوا ہتی اڑائے
(وہ پیندی ہی ہٹی) تو ہتے پر سیر ٹوٹنے کی بات ہی۔ کیا عرض کرون خیالی پیچ پاچ سے
کٹا جاتا ہون۔ مانجھا ڈھیلا ہوا جاتا ہی۔ یقین مانئے بندہ رجسٹری خط نہ بہیجنے
کا عذر اصلا نہ مانیگا۔ کیا اس سررشتے کا کاغذ پتنگ کی ڈور تھی۔ جو لونڈون نے
لوٹ لیا۔ ہرچند تصویر کے تصور مین نقشِ دیوار ہون لیکن کششِ محبت مین کھچا جاتا ہون
جلد انکی شبیہہ مع خطِ خاص روانہ کرا دیجئے اور یہ شعر پڑہ دیجئے۔ شعر

اِن دل فریبیون سے نہ کیون اوسپہ پیار آئے ٭ روٹھا جو بیگناہ تو بے عذر من گیا ٭

آپکی ملازمت اور اونکی مواصلت کے سوا اور کیا عرض تمنا رکھتا ہون جو
معروض کرون۔

بنام نواب بشیر نواز جنگ صوبہ دار

ہم خرما وہم ثواب کی مثل مشہور ہی۔ بارے ہم فال وہم تماشا کی تمثیل سے
روضۂ خلد آباد مین نظارہ دارالعمارہ حضور بالضرور ہے۔ جہان بے نیاز

تماشونکو بدل جائین وہان بانیاز بیجان کیسے نہ آئین ہیہات حکومتی اُدبھاڑ
سلجھاؤ نے مجھی پابندِ اقامت کر رکھا ہے تاہم براہ شوق اورنگ آبادی ریل
رال ٹپکی پڑتی ہے۔ اسکی کھلنے تک اگر جیتا ہون تو مہم وعدہ جیتا ہون ورنہ
سارا چیتا ہرن ہوکر شکارِ چشم غزالان ہوجائیگا۔ بسمل نیم جان رہ جائیگا۔
قیام خیام ناندگاؤن مین صاحب معلوم کا مقام سے کھسک کے صوبہ دار ہمین
سسکتے رہنے کا تذکرہ ہر آئینہ فرا یادِ خاطر ہوگا۔ آخر گردشِ دورِ دوار کا
تصوری مرکز وہی ہوا جو مرکوز خیالی تھا۔ آمدم برسرِ مطلب تقریر جیسی منتظر دیدار ہے
ویسا ہی تحریر کو سبب دِرکار ہے۔ باکاروں نسے خالی خولی خیریت جوئی عبارت
کوئی محض بیکار ہے۔ نظر بر آن ضروری بات یہ ہے کہ میرے نبیرۂ اب محمد عسکر
نبیرۂ سالار الملک مرحوم کے منجملہ جاگیرات چند موضعے آپکے صوبے مین واقع ہین
نزاعِ حقوق پر ضلع سے باداے مناسب رپورٹ ہوئی ہے امید ہے کہ آپ بھی
اسبارہ مین وہ تجویز و سفارش فرمائینگے جو روابط سلف و خلف کے شایان ہو
اور بندہ ہوا آپ کا چو بندِ احسان ہو۔

مولوی میر امیر علیخان صاحب بہادر تعلقدار کے نام

یہین نامہ کا شکر یہ ادا کئے بغیر رہ نہین سکتا۔ پر کیجئے کیا ہیہات دل کا مطلب زبان
قلم سے مودّی نہین ہوتا۔ بیوقوف اپنے تین دکھنی وہندوستانی کہتے ہین

اور نہین جانتے۔ وہ غلا اسکو کہتے ہین اشیمن ہے کے اعتبار سے یورپی عجمی نہین ہوتا
بحمد اللہ ہم تو خون و دل عربی رکہتے ہین۔ واقعی تصنیف مصنف کی یادگار ہی
بارے مجھ جیسے بے سمجھ کے سوانح عمری کو باکار سمجھنا بیکار ہے۔ آپکا یہ فرمانا
(خدا نے بہ دیا وہ دیا۔ پر تمنے کچھ نہ کیا) ٹھیک ہی بارے صورت بہر صورت
بے اعتبار ہے۔ اسپر کسکو افتخار ہے۔ رہی سیرت البتہ یک گونہ دراختیار ہے
جس سے خود مجھکو ندامت ہی۔ رہا دل و دماغ وہ تو کب کا گیا گذرا سے دماغ
بر فلک و دل بزیر پاے بتان ۔ز من چہ می طلبی دل کجا دماغ کجا ۔ دنیا کے
ہست کی ہستی ہی کیا ہے جسکے ہست و نیست پر مر مٹون۔ قناعت و استغنا کو
کھو بیٹھون۔ دیکھیے گلستان اپنی رنگ و بو سے باغ باغ ہے بہار مین کھلا
جاتا ہے۔ گل و بلبل کے ناز و نیاز پر پھولا نہین سماتا ہی۔ لیکن آخر نترا اسکا
خزان ہے۔ سرو کو آزاد کہتے ہین حالانکہ وہ بے ثمری سے پا بگل ہے۔ سبزہ
سرسبزی مین یگانہ ہے مگر آخر پامال بیگانہ ہے۔ عشق پیچ پیچیدگیون سے پیچان۔
سنبل الجھن مین پریشان۔ نرگس سراپا حیران غنچے کی چٹخ کہے دیتی ہے کہ گل خوشی سے
کہلا نہین جاتا۔ اپنی ہستی پر ہنستا ہی یا ناظرون کی غفلت پر خندان۔ قمری طوق
بر گردن۔ بلبل نالان۔ ابر گریان۔ شبنم اشکبار۔ خار پُر خون۔ لالہ داغدار۔ چنار
شرربار جیسے پھولون مین رنگ اور باس شب باش نہین ویسا ہی چند دن کے بعد

میری یہان بو دنہین باتش نہینا - ہہین معلوم سمجھ پر کیسی اوس پڑ گئی - کیسا پالہ
پڑ گیا دیکھتے ہین لیکن نہین دیکھتے - سنتے ہین مگر نہین سنتے - طبیعت ہی تو ہے
بس جسطرف چل نکلی نکل گئی - مجھکو تکلف سے عار ہے - میری تحریر تک نثر عاری ہے
جواپنے کو برباد سمجھے وہ کسی کو کیا خاک سمجھے - مجھے اگر ہوتا آپ حضرات سے ملال تھا
نکہ لالہ کچوریل و مرزا شور بخت سے - وہ انجان بجز دال چپاتی تلے مگین کے کیا جانیں
میجر نواب افسرالدولہ کمانڈر گولکنڈہ برگیڈ وایڈیکانگ حضور نظام ؛
مین دیکھتا ہون چشم بصیرت کہے دیتی ہے - کہ کیسی کچھہ آپ کی زایدالوصف محبت
مبذول حال محمود علیخان ہے - چونکہ شکر مستلزم دوئی ہے اور دوئی مخالف وحدت
و یکجہتی - اسلئے بس یہی ایک مصرع اظہار شکوری کے واسطے موزون ہے مصرع
شکر منت ہائے تو چندانکہ منت ہائے تست ؛ باانیہمہ اس ناتمام مسرت کا تاسف
تمام یہی ہے - جس کا مختصر یون ہے (بی - اے - یم - اے - بیرسٹری -
انجنیرنگ - جیالوجسٹ - اگری کلچر - سائنس) انڈین - یورپ مین حاصل کر سکتا ہے
مگر ملٹری کمیشن یافتہ ہو سکتا - نہ ڈولچہ مین از روئے رول پاس کیا جاتا ہے
نظر بر آن کوئی ایسی تجویز کرنی چاہیئے جس سے ہمین ہم خرما و ہم ثواب مل جائے اور
دوسرون کو اس کا ثمرہ ہاتھہ آئے - اسبار مین پیشتر نواب مدارالمہام بہادر اور آنریبل
ریزیڈنٹ صاحب ذیجاہ سے التماس کی تہی مگر افسوس مصرع ہوا ہین دوست جسکا

دشمن اوسکا آسمان کیون ہے ۔ خدا آپ کے ارادونمین برکت اور قبضے مین قدرت دے تو بیڑا اوڑان ڈول کرو ہ ڈونچہ جاے ۔

منجانب خالص ۔ مخلص کے نام

شہرِ خوبرویانِ جہان نے تجھے نسبت کیا دون ۔ ہوتے یوسف تو بتاتا اونہین صورت تیری یاوری بخت ورسائی طالع سے تمہاری طلعت ہمین پہونچی ۔ فرطِ شوق و جذبِ محبت مین الفت کی نگاہون سے دیکھ رہا ہون ۔ کیا کہون تمہارا سراپا سراپائی حسن ہے نور کے سانچے مین ڈہلا ہی ۔ قامت قیامت ۔ سر سرِ بازو نگار ۔ مایۂ ناز و نیاز ۔ پیشانی مہ جبینون کی پیشانی ۔ خطِ پیشانی خط کش سر نوشت جبہ سنجطان ۔ روے روشن ۔ روکش مہرِ درخشان ۔ لمبی چوٹی دراز گیسو ہمزلف زلف رسا ۔ ناتوان محبت کے عصا ۔ آنکھین جادو نگاہ فتنہ ترچھی چتون بانکی ادا ۔ نگاہِ بیمار بیمار و نکی شفا ۔ مژگان وابرو تیغ و خنجر کی آبرو ۔ فرق یہی اوس کا مجروح چنگا ہونا چاہتا ۔ اِسکا گہائل جان دینے پر تا ہی بھوین کمانی ۔ مژگان کلی کمان کا تیر ۔ چاند کو صورت سے ہلال کو ابرو سے کیا مناسبت وہ کہان یہ تیور و بل کہان ۔ کدہر گہن کی صورت ۔ کدہر نور کی مورت ۔ ہم نے مشتری مین چار چاند سُنا ہی ۔ اِس زہرہ جبین مین دو ہلال دیکھہ لیا ۔ اِس خورشید طلعت سی چاند کو کیا مشابہت وہ دو ہفتے مین ہلال سے بدر ہوتا ہے اور اس سے ہفتے مین ہلال بدر ہوتے ہین ۔ اس آئینہ رخسار کو حسنِ یوسف

آئینہ ہر آئینہ دکھلاتا ہی۔ تل کو سویدا ئے دل کہنا حجر اسود کی قسم نکتۂ معنی ہے خموشی
شکرین لب کی شیرین گفتاری کو کہے دیتی ہے۔ حلاوتِ سخن انکو کہتے ہین مُردونکو
ہم جِلاتے ہین۔ لب۔ جان بلب کے مسیحا ہوتے اگر دہن تنگ سے بات نکلتی۔ اسلئے
تو ہم بے اجل مرتے ہین۔ ذقن پر سیب آسیب زدہ ہے حسن چاہِ زنخدان کی
چاہ مین ڈوبا ہوا ہی۔ نازک کلائی کو پنجۂ مرجان سے نسبت دینی بیہودہ ہی تشبیہ ہے
نازنین انگلیان دلمین چٹکیان لیتی ہین گلے کو صراحی سے نسبت نہین دینا۔ دریائے
حسن کو کوزۂ بلور مین بند کرتا ہون سینۂ و شکم سڈول با صفا پر نظر شکیبائی سے پھسلتی ہے
تو جان اٹکتی ہے پستان کو قبۂ نور کہتے ہین مین سنگدلون کی سختی سے تشبیہ دیتا ہون
ناف کو گردابِ محبت کہون یا آبِ وصل کا سرچشمہ یار باقی صحبت باقی ما بقی عند التلاقی

میر واحد علیخان صاحب بہادر صدر مہتمم کوتوالی کے نام

حصولِ محبت نامہ عذاب نہین۔ عذاب ہوا۔ اسلئے کہ آپ نہین آئے اور خط
پہونچا۔ تاہم کاتب کا تو نہین البتہ مکتوب کا مشکور ہون۔ ہرچند آپکی رفتار سے
پایا جاتا ہی اور چال ڈھال کہے دیتی ہے کہ آپکا تشریف لانا قیامت کا آنا برابر ہی
مگر فرق اسقدر ہے اسکا انتظار نہین اور آپکی منتظر۔ لراقمہ۔ شعر فنا کے بعد
بھی آنکھین میری کُھلی ہی رہین * کسیکو یار کا اتنا بھی انتظار نہ ہو * خیر صاحب
ہم بھی دل سخت کلیجہ پتھر کا کرکے وعدہ وائیفا کو یوم الجزا پر منحصر کرتے ہین

کیونکہ دیدار روزِ حساب بالضرور ہونا ہی ہے۔ شاہ صاحب کے اوصاف مین آپ چوڈھی سنتے مین اور انکی بیعت لائے ہوئے ہین۔ مرید کو مراد مربی کو مرتبہ مبارک ہو۔ مین انکا معتقد ہون کہ نہ ہون۔ معبود کی مرضی لیکن آپ دونون صاحبونکی ایک کرامت کا تو لامحالہ قایل ہون۔ اہو ہو ہو قسمت اسکو کہتے ہین قاسم ہم سنتے ہین تقسیم یون کرتے ہین۔ یعنے شاہ صاحب کا آپکو گھر بیٹھے ہاتھ لگنا۔ باورچیانے مین خرگوش کو پایا ہے۔ اور آپکا انکے چنگ پر چڑھنا واللہ ہے اندیسے کے ہاتھ بٹیر لگا ہے مصرع ضرب المثل ست یک گز و دو فاختہ انیت ؛ شاہ صاحب کے کشف و کرامات۔ تصوفی نکات و شرح مسئلۂ وحدت الوجود نے (وحدہٗ لا شریک) کی قسم لٹالٹا دیا۔ پھڑکا دیا۔ حضرت کی وجدانی کیفیت کا کیا کہنا عجیب حال قال ہے۔ اس کیف کے بزرگوار کم دیکھنے مین آئے۔ حق تو یون ہے کہ انکا دم بھی غنیمت ہے۔ اس دم و خم کے آدمی کہان ہوتے ہین۔ مہربان ایسی پوچ و لچر گفتگو کو کفر والی دکہنے۔ توحید نہین کہتے۔ جمر توحید کہتے ہین۔ آج کل آپ جو اعتقاد کی ست بنے ہوئے اور معتقدی کے خاص تنبیر کھینچے ہوئے ہین تب ہی تو یہ جوہر شناسی ہے۔ (دماقن کے دمونکی خیر شاہ صاحب چرس کا دم لگاکے برا زبن تو یاران و معا بزہ بڑاتی باتین بتاتے ہین سبحان اللہ حضرت اور فرشتونسی از دنیا کی باتین ہر جدہی مین ہین لیکن مین اسقدر کہے بغیر رہ نہین سکتا کہ بالضرور معلم الملکوت

گفت و شنید ہوتی ہوگی۔ آپکے ایک خواجہ تاش نے شاہ صاحب کی موحدی اور محویت کے ثبوت مین حکایت بیان کی۔ سنئے ہین ایک ظالم نے اتفاقاً خادمہ کو ادہر تازیانہ جو لگایا ادہر حضرت کا پیرہن مبارک چاک چاک ہوگیا۔ انکی رو دینہ نے اسنے بھی چشم دید اور دیدہ سرگذشت سنائی کہ حضار کے کان تک کہڑے ہوگئے بجدیکہ شک متبدل بہ یقین بلکہ عین الیقین کے حد کو پہونچا۔ کہنے لگے شاہ صاحب کے حالات عجیب و غریب نہ سلف کے شنیدہ ہین۔ نہ حال کے دیدہ چشم بینا ہو تو مشاہدہ کرلو۔ غرض فرماتے ہین یہ حکایت کوئی تعجب خیز نہین۔ بارہا دیکہا گیا کہ شہر بہر مین عقد یا شادی ہوئی۔ شاہ صاحب پر وہ صدمہ خارا شگاف و دل خراش و جگر تراش ہوتا ہی کہ توبہ ہی بھلی۔ لباس پر خون و پاش پاش ہوا جاتا ہے۔ دنون آتش پہنیا پڑتی ہے۔ مگر آپ ہین کہ اوسی رنگ مین ڈوبے ہوئے ہین۔ مجال کیا کہ پژمردگی و ژولیدگی چہو جائے۔ صورت ہشاش ہی تو چہرہ بشاش۔ اللہ اللہ کیا عرض کرون اہل مجلس پر یہ اوہوری نقل سننے سی ایسی وجدانی حالت طاری و ساری ہوئی کہ مارے وجد کے لوٹ لوٹ گئے اگرچہ راوی ثقات ہین تاہم آپ براہ مہربانی جامہ دار۔ سے اسکی حل و عقد مین موشگافی و عرق ریزی فرمائی کہ نفس امارۂ مخالف کو بھی مقام دم زدن نہ رہے۔ چشم بد دور خدا چشم زخم سے بچائے۔ شاہ صاحب تو آپکے سرکی قسم قدم لینے کے لائق ہین۔ ایسے قدم ملتے کہان ہین آج

کیون حضرت معاملہ فاش فاش کہے دیتا ہی - یہ مشائخی نہین علتِ مشائخانہ ہے -
اُف رے حوصلے فراخ حوصلگی اسکو کہتے ہین - واقعی بڑی بڑی آفتین جھیلنی پڑتی
ہین - تب کہین درِ معرفت کھلتا حقیقت کھلتی ہے آپ کی خوش نصیبی ہے جو ایسے
باکرامت کی زیارت نصیب ہوئی - سچ ہے جیسی روح ویسے فرشتے -

نواب اعظم یار جنگ صوبہ دار شرقی کے نام

مین اپنی بھول سے سمجھا تھا کہ آپکے دل سے میرا نام کیسا نشان تک خاطر ات اف
نہ رہا ہوگا - میرا نامۂ اعمال جو سوانح عمری سے تعبیر کیا گیا ہی اوس کا دیکھنا بھی
لا محالہ گوارا نہ ہوا ہوگا - بارے شکرِ خدا رقیمہ کہے دیتا ہی آپنے سوانح عمری کو
بہ نظرِ سرسری نہین دیکھا جس کا مین مشکور ہون - مین قاضی نہ قاضی کا پڑوسی نہ
محتسب نہ احتساب میرا شعار ہی - رند مشربون کا بہتّر ملت سی ملت رکہنا مذہب
خاص ہے شعر شود گر اہل مذہب را خبر از مشربِ رندان ؛ مگر داند مذہبہا بنا
موز مذ مشربہا ؛ بارے اس کا یہ پلٹ کو تو دیکھیے - جہان کسی نے انگلش تعلیم پائی
لگا غرش کرنے فیشن وہ جس سے بھائی بند کیا ہی گہر بسی تک پہچان نہین سکتی -
جیسے سچ مچ حق تعالی نے مسخ کر دیا ہی تثلیثی نکٹائی لگا کے لنگو بنگیا ہی - سوگند
(پیٹ مُنہہ مین چوروٹ) ہاتہ مین ڈنڈا ہی - سگ سے سگاوت کرسچین ہو گئے و
باتون کا عجیب لہجہ ہی - کونڈ مین حاجت کو جانا - آبدست سی ہاتہ دہونا ٹب مین نہانا

پیر سے سر تک تر کیبا ہنر کرنا۔ بات بات پر بگڑ کے انگلشمین بنے جانا کیا ہے
یورومین کے آگے ذلیل۔ اسلام کی تذلیل۔ نام آور دن میں سرشبر فیل کہلانا
حماقت کی دلیل ہے۔

میر محمود علیخان صاحب بہادر من اقربای اعلیحضرت نظام کے نام

اظہار شوق مین گو لب بند ہین مگر دل گویا ہے تاہم ہمت جرأت نہین کرتی ۔
طرفہ یہ کہ بے کہے طبیعت نہین رہتی۔ چاہتا ہون آپکے دیدار مین نظارہ دولت
سرا الان کردن۔ رنگ برنگ کے پھول پتے کی سیر مین نیرنگی زمانہ کو مثل نرگس
شہلا حیران کردن دیکھیئے رُت کے دن ساون کا مہینا۔ بلبل کی چہک۔ گل کی مہک
بُلبُل کا جوش۔ بادل کا خروش۔ ابر کی گھٹا ہے۔ میرا غنچۂ دل کھلا۔ زخم جگر ہرا۔
وجدانی کیف کم نہین بڑا ہے۔ قمری کی کوکو باد نوشون کے لئے صلا ہے۔ کویل کی کوک
اذن عام کی صدا ہے۔ تسپر ہماری خموشی۔ گل سے نسیم وصبا کی سرگوشی عالم تماشا ہے
آپ جانتے ہین مخلص کا تخلص خواہ مخواہ شاد ہے۔ جب شادمانی کا سامان موجود ہو
پھر کیا پوچھنا۔ (نیکی اور پوچھ پوچھ) مگر وقت کا بہلا ہو کیسی بیوقت کی شہنائی
بجاتا ہے۔ ہیہات شاہانہ سرود چنگ سے جاتا ہے۔ سعید دن دیکھ کے نیک اندیش
سے ستارے دکھاتا ہون کہ محمود زمانہ کب آتا ہے۔ ہمین بلواتا ہے۔ یہ نصیب کہان سے
پاؤن وہ طالع کدہر سے لاؤن جو قران السعدین کی ساعت معیّن کرون تاہم اے دل

بیدل نہ ہو کسی نہ کسی طرح تیرا اشتیاق پورا ہی ہوگا - اگر قرآن سعدین نہ سہی قرین
سعد و نحس ہی سہی - آج مریخ زد رپہ ہے - کل عطارد کا روز ہے - بچار نہ کرو خط لکھو
کیا عجب ہے قرعہ مقصد کی خبر دے - قاصد آئے - نامہ مقصود لائے -
دیکھو تو بخت کیسی رسائی کرتا ہے - مخدوم یگانۂ روزگار ہے - یگانہ وار دو دلی نکر یگا
اچھا لیجئے جرأت کرتا ہون - جذب دل کو آزماتا ہون شعر از خون جگر بنویسم
پیغام مرا جواب تا کے ؛

مضمون وصول تصویر کا کالبد وصال کے پیرائے مین

جیسے مصور تصور کو تصویر یار ملی ہے - خیال وصال مین گو بہ شکل تصویر خاموش بیٹھا ہے
پہ کشش محبت مین دل کھنچا جاتا ہے - تمہارے نہ دیکھنے تک تصویر کا دیکھنا تھا دیدۂ عکس
کے بعد وا دیدہ شخص ہر آئینہ تھا لہذا شعر الٹی ہی چال چلتے ہین دیوانگان
عشق ؛ آنکھون کو بند کرتے ہین دیدار کے لئے ؛ بس عجب نقشہ ہے تمہارے دہن
مین دنیا دھندلی - مافیہا اندھا دھند ہے - رقیب بد نظر کے خدشے سے چوکھٹے کو
نشست کے کمرے مین نہین پہلو مین رکھا تھا - شوخی کی وجہہ سے لب لعل
و رخسار رنگین پر اگر داغ پڑ جائے تو واللہ یہ بے تمیز یکا دھبہ نہ لگا تا ہین تمہاری
عنایت کا شاکر ہو کر ناشکر ہوتا نہ گلے شکوے کرتا - پوچھتا ہون - باطنی درد
دینا بہ ظاہر ہمدرد بننا لا مداوا ہے کہ نہین - او غارت گر ایمان دل چرا کے

آنکھین نہ چراؤ۔ اجی تابہ کے یہ ناز۔ یہ انداز۔ بہ جاؤ۔ للہ جو آؤ کہے کہنے پر نہ جاؤ جلد آو۔

نواب احترام جنگ صوبہ دار شمالی و غربی کے نام

نامے نے مشکور کیا۔ شکریہ عرض ہے۔ آپ میرے بدیر خط بھیجنے کی شاکی ہو جیے نہ شکوے فرمایئے مقصرّ ارسال خط مین اپنے طول عمل سے قاصر۔ جنت مین قصر بنا رہا ہی۔ بات یہ ہے کہ پتھر کے نیچے ہاتہ ہے۔ طبیعت خستہ۔ دل دل زدگی کا بستہ۔ دہن خموشی کا وابستہ۔ قلم عرض حقیقت مین قطعاً شکستہ و زبان بریدہ ہے۔ شعر حسرت دنیا ہے دو دن مخلوق مین رہ کر لیگئے ؞ اہل دنیا اس جہان سے خاک تہہ لیگئے ؞ مختصر یون ہے جب باجی کی بنگئی۔ بھلا آدمی بنگیا۔ ٹرّانے لگا۔ نیچ سر چڑھا۔ بے اونچ نیچ دیکھے بھالے بڑ انے لگا۔ جناب مجھی لڑنا نہین آتا۔ آنکھین لڑانا آتا ہے۔ مصرع سر لڑا دیتے ہین دیدیکے لڑانے والے۔

ایک مشوش محب کے نام

مشتاق کو اشتیاق نامہ پھونچا۔ یہ از خود بیخبر ہر چند دنیوی معاملات سی بیخبر ہے لیکن دوستون کے حالات سے ضرور باخبر ہے۔ جیسے آپکی نسبت کسی مخبر کی بڑی خبر نہین سُنی ہی۔ خوش خیال تمسے خوش ہین۔ اُن نقالون کا کیا کہنا جو دائرہ عقل سے خارج۔ بیہودہ گویون مین داخل ہین۔ نا معقول خواہی نخواہی دخل

در معقول دیتے ہین - ترش رو گندہ دہن تلخ گفتار جو روکھی پھیکی باتین بناتے ہین
اُنسے کہدیجئے ارے میان آنکھین تو ملاؤ - مُنھ دیکھی باتین نہ بناؤ - بخدا رخ انور
پر ہوائیان چھوٹ رہی ہین - وحشت کے مارے بگلاہٹ سی حواس ایسے غایب غلّہ
جیسے گدھے کے سر سے سینگ - ہوش کی دوا کرو تو خبط کا بھوت سر سے ٹلے - کچھہ بنت
کی خبر بھی ہے - سنتے ہو کیسے غل غپاڑے ہین - کیا دندھی ہوئی ہے - یہ حلال
خور اپنے ہاتھون مردار موت مر رہے ہین مسیحائی نہ سہی دجّالی تو کیجئے - ان اجل
رسیدون کو بچاؤ تو لیجئے - ہائے اِن بیزبانا بالغون کی معصومیت لائق ترحم ہے - ناحق
بگگانِ شتر سمجھے جاتے ہین - ٹنگڑی بیجاتی ہے - گلو خلاصی کی کوئی صورت نظر نہین
آتی ہے - ادہر سحر ہوئی - ادہر کوئی نہ کوئی نحر ہوا - بہتر تو یہ ہے **مصرع**
بر توکل زانوے اشتر بہ بند : کے اہل قطار مین اپنا شمار کرلو - سلامت روی اسمین ہے
ورنہ اونٹ کے اتار اور چڑھاؤ پر لعنت کا حساب ہو جائیگا -

کسی محب کی فرمایش سے ایک محبوب کا فرکیش کے نام

پیاری جمنا جی تمہارا میرا عجیب ماجرا ہی - بیخودی سے بجائے اشک آنکھون سے میرے
خون بہا جاتا ہی - تم خودروی مین بہی جاتی ہو - واہ کیا کہنا آپکی آشنائی بھی بے بہا ہے
کیا نربدا کا آشنان ہی تمہاری قسمت مین بدا ہی - کرشنا کی نہان مین سیندوری
قشقہ دُ ملیجے لنک کا ٹیکہ نہین لگتا ہی - او گیسون والے جوڑے کی بات یہ ہے -

یہان بال اُترنیکی رسم نہین ہے۔ تیرتھون کے بہانے گرداوری کرتے۔ گودا وری نہاتے
باپ دہونی پراچہت کرنے۔ پن لینے۔ دان دینے اگر آؤ تو ہم خرما وہم ثواب ہے
ادہر کا آنا کچھ سمندر کے اودہر کا سفر تو ہے۔ نہین جو چھوت لگ جائیگی تمہین گنگا جل
کی قسم ضد نہ کرو۔ ہٹ دہرمی کی سند نہین۔ تمہارا دہرم تشنگان وصال کو جل دینا ہے۔ چلانا نہین
جب چادر گھاٹ کے سنگم پر لوٹ پڑیسے جوبن پھٹ پڑے تھا۔ گریبان چاک جامہ سے
باہر ہو جائیگا۔ پنگھٹ پر پریون کے جھگھٹے رہین گے۔ ہم پڑے رہین گے۔ تنہا نہو
چشم بد دور آپ بال سکھلائینگے۔ شرم سے آفتاب کی کرن۔ کٹ جائیگی۔ اجی
جمناجی جوانی بہتی گنگا ہے۔ بحد امکان گیت دان کرلو۔ ورنہ وقت گذر جائیگا۔ ندی
اُتر جائیگی۔ کف افسوس ملتے رہ جاؤ گے۔ او ماہ چہار دہم اچند شربت
وصال کے چہانسے مین بارہ گھاٹ پانی پلاؤ گے۔ کبتک کنوئین جھنکاؤ گے
للہ کہو تو دوآؤ گے کہ نہ آؤ گے۔

محب کو کسی حبیب کے کہنے سے

تمہارا خط کیا آیا دل افسردہ کو افسردہ کیا۔ خون جگر خونابہ ہو کے بہگیا۔ خدا کرے تمہارا
شکوہ جلد دفع ہو تو خط بدیر آنیکی شکایت رفع ہو۔ میری عافیت کی نہ پوچھیے
وہ تو آپکی اختیاری ہے۔ وصل کی توقع دلانے والے چار فقرے لکھدیتے
ہم جی گئے۔ دو فصلی انداز مین تم روٹھ گئے۔ ہم مر مٹے۔ بیمار کا تمہین سوانگ

عمری مع التصویر کا دنیا تمہارا دلکش و جان کش لفظ نمین اسکا تذکرہ کرنا مجھے سہما دیا
سکتے مین ڈالدیا۔ ندامت کے مارے آنکھین ملا نہین سکتا ہون۔ وجہ کیا
خوش رو کی تصویر خوش آیند ہوتی ہے نکہ مجھ جیسے زرد رو کے کالے لباس کی
شبیہ۔ گورے چٹے کے دیکھنے کے لایق ہوتی ہے۔ دیکھیے سوانح عمری کے
جلد مین تصویر جو چسپیدہ ہے اوس سے خودنمائی نہین۔ ناشناسا کی شناسائی
کے لئے ہے۔ نسب نامہ لکھنے کا مقصد سلسلۂ آب و جد ہے۔ نہ اظہار عالی نسبی
تکذیب سوانح عمری کی غایت۔ سانحہ سلطنت ہے باقی خیریت۔ مین تمہاری خوبصورتی
پر مرتا تھا اب خوش سیرتی سے جیتا ہون۔ اے مشتری سچ کہنا مجھ کب مول لوگے
اوپری پیکر انگشتری سلیمانی کب دوگی۔ ارے بنجر خبردار ہو۔ کدہر بہکے جاتے ہو
کس سے کہتے ہو۔ ہوش کی دوا کرو۔ وہ تو اپنے تئین مسیحا کے مسیحا کہتے ہی بددماغ
ہوتے مین بن بن کے بگڑتے ہین گو دہن تنگ سہی دلکی بات نہین نکلتی۔ پر زبان حال سے
آنکھین بولتی ہین۔ دل لگی کی نیت سہی ہم قاتل ہین مسیحا نہین ہین۔ جانمن جان
لیتے ہو تو زہے قسمت مصرع یہ نصیب اللہ اکبر لوٹنے کی جائے ہے ۔ بارے
کہیے تو آنکھین ملا کے ذبح کرنا۔ شرما کے نگاہ چرانا کیا ہے۔ جب قتیل محبت دیدے
پھیرتا ہے تب قتال منھ پھراتا ہے۔ ہیہات دیکھتے دکھاتے کوئی بسمل سے بھی رخ
پھیر لیتا ہے۔ مگر اس وہ ہو کہ مین نہ پڑنا کہ پیچھا چھوٹا۔ اجی یہ وہ ہاتھ نہین کہ چھو کے

چھوٹ جائین۔ جان سے تن چھوٹے تو چھوٹے لیکن دست و دامن نہ چھوٹیگا۔

اُو سراپائے حسن و ناز اس نیاز مند کا لکھا ہوا وہ سراپا۔ بے سر و پا تھا۔ وجہ یہ تھی مین محرم نتھا نہ قلم آشنا تھا خدا وہ دن تو لائے جو دیکھکر کہون۔ معما تب حل ہوگا جب راز سربستہ کھل جائیگا۔ آپکا خوشگن چلبلا فقرہ (بار الہ جیسے عکس تبلایا ویسے شخص کو بھی ملا) دل مین چٹکیان لیکے تڑپا دیا۔ اللہ اللہ شہر الہ باد مین بندہ یاد آیا۔ الٰہی انکا ہاتھ میرے گلے مین میرا دل انکے پہلو مین رہے۔

نواب سید عالم خان بہادر کے نام

نامہ دیگر۔ نامہ بر دل لیگیا۔ مجھے لوٹن کبوتر بناگیا۔ ای ہے مین کیا۔ میری سوانح عمری کیا اور حسرت بھری تصویر کیا۔ جو پیارے دوست نے آپسے طلب کی اور آپ نے مجھسے چھپا کے چھپانیکو اونہین عنایت کی۔ اجی حضرت خوبرویونکی تصویر خوب ہوتی ہے نکہ ہم جیسے روکش کی دلکش ہوتی ہے۔ وہ تو خواب مین بھی میرے خیال سے جھجکتے۔ میرے تصور مین سائے سے بھڑکتے ہین۔ تصویر کی پرچھائین سے کیا کچھ سہمتے ہونگے۔ چونکہ وہ میری آنکھونمین بس گئے ہین اس روسے شاید شبیہ دیکھنا پسند نہ کئے ہون تو قسمت کی بات ہی۔ کھٹکا یہ ہے کہین تصویر کا چوکٹھہ دیکھکر شوقِ دیدار کھٹک نہ جائے۔ میری صورت کی طرح انکی طبیعت اُتر نہ جائے۔ رنگ نہ اُڑ جائے۔ مزاج کھنچ نہ جائے۔ حسن زمان جسکو کہتے ہین

حسینانِ زمانہ اُسپر مرتے ہین اور سے وہی ہے۔ ہائے پھر تو ستم ہو جائیگا۔ خاکسار
کا خاک برباد ہو جائیگا۔ لِللہ آپ مہربانی کیجئے بالضرور اتنا کھدیجئے۔ صورت نہ دیکھیے
سیرت دیکھیے۔ کیونکہ احسن الخالقین نے جسکو جیسا چاہا ویسا بنایا۔ اسمین کسیکا
کیا اجارا ہے۔ ہان سیرت مین کسیقدر یارا ہے۔ دیکھو تو تم جیسے اپنے وقت کی شیرین ہو
ہم بھی اپنے زمانے کے فرہاد ہین کہ نہین۔ شکر خدا جہان دل ہاتھ مین لیتے ڈرتے
تھے۔ اب تصویر تو لے لی۔ جہان میرا خط سُنتے ہی بیزاری تھی اب سوانح عمری دیکھنے
مین۔ خدا کرے تحریر کے دیکھا دیکھی صورتِ دیدار مقرر و شکلِ تقریر نکل آئے۔
محب کو منجانب حبیب بعد سلام پیام پہونچا دینا۔ کہین ایسا نہ ہوا یام گذارتے گذارتے
وقت گزر جائے۔ حسرت باقی رہ جائے۔

مولوی محمد علیخان صاحب کے نام

استفہامی نامے کا شکریہ۔ مفہومی شکایت کی حکایت کرتا ہون۔ مصرع: گوشۂ سینہ
مین نہ وبشنو زاری دل ۔ ہیہات کس زبان سے نہان کا بیان کرون۔ کس منہ سے
ناگفتنی کو عیان۔ ادھوری زندگانی مین۔ ساری خرابی یہ آن پڑی ہے کہ کیڑا
جڑ کو لگ کے پیڑ تک کھا گیا۔ اب درخت کا سرسبز ہونا معلوم۔ پھلنا پھولنا
نامعلوم۔ ڈھاک کے تین پات تک معدوم ہین۔ واحسرتا غیر اقوام کا قوم عرب
مین شریک ہونا تجھی سے عربی کا خلط ملط ہو جانا ہی شامت اعمال کا عملی شگوفہ تھا۔

تو امیر المومنین سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے احتیاط کیلئے فرق بتلا دیا تھا (زنا سے جلق بہتر جلق سے جاریہ بدتر) جب غیر سے وصل ہونے لگا۔ پیٹ سو گن نکلنے لگے۔ فضائل نسب خصائل حسب مین از خود فصل ہو گیا۔ اب اشرفیت نسبانی رہی نہ فضیلت نفسانی تو لگے نفسی نفسی کہنے۔ جس کا آغاز طوایف الملوکی تھا۔ اُس کا انجام طائفۂ مملوکی نکلا۔ اس نکال کا نتیجہ لازمی نا اتفاقی سی اتفاق وفاق سے نفاق ٹہیرا۔ بس حالیہ حالت نا محمود۔ نیک بختی مفقود کمبختی موجود ہے

بنام نواب محمد قاسم علیخان صاحب

کہئے تو مجھ جیسے لاشے سے ملنا کیا ماشاءاللہ ہے۔ دیکھئے تو میری نیستی مین کیا ہستی کا نظارہ ہے۔ مین مثال عکس شخص ہون بلکہ اس کا بھی علی العکس ہون۔ دیکھنے کو آنکھین ہین۔ بصارت نہین۔ کان مین سماعت نہین۔ ہونٹھ مین لب جنبانی کی طاقت نہین۔ لسان مین گویائی وقوت بیان نہین۔ گویا مُنھ مین زبان نہین اسیلئے تو مین اپنی حالات کہتا نہین۔ حالت خود کہتی ہے کہ کیا حال ہے۔ وہ اور مین جو کہتے اور کرتے اور مین۔ مجھے اور ونکی طرح نہ جانئے۔ درحقیقت میری زندگی گھٹ رہے مین زندہ در گور ہون۔ آپ واقعی واقعات سے نادان ہین۔ بارے آپکے والد ماجد بھی کیا انجان ہین۔ قسّام ازل نے میری ایسی قسمت ہی نہین کیا جو اقربا کیلئے کچھ کرتا۔ اگر کرتا تو کیا کچھ نہ کرتا۔ مین اقارب کو کل عقارب نہین کہتا

پر کردن کیا کہ کچھ کرتے دھرتے ہو نہین سکتا۔ خدائے کریم نے مجھ پر ایسا کرم
تو کیا ہوتا جو سزاوار اکرام ہوتا۔ منعم کے دیتے پر انعام نہین کرتا۔ کفران نعم
کرتا ہون تو رب العالمین میرا حشر کفار کے سات کرے اور وہ کرے جو ان کے
سات کرے۔ برانیہم اگر آنا ہی مرکوز ہو تو ایسے آئے جیسے کوئی میت پر
ایصال ثواب کے لئے جاتا ہو۔

ایک عزیز کے نام

قیامت نامہ پھونچا جسکے دیکھنے سے شور محشر فی الحقیقت بے حقیقت ہو گیا
آپکے اعمال نامے کو شہر آشوب کہنا بیجا نہ ہوگا۔ نہین معلوم تمہارا حشر کسکے
ساتھہ اور کیسا ہوگا۔ لاکھ فکر کرتا ہون۔ میزان عقل مین تولتا ہون۔ مگر یہ وزن
ہی نرالا ہے۔ جس کا حساب ہی نہین ملتا۔ تمھارا انداز کہے دیتا ہی **شعر**
نہ خریدار کا حصہ ہون نہ حق بائع کا ؁ مین وہ دانا ہون کہ گر جاؤن تو منزل ایسے
اے مرد خدا تمہارے سر مین مغز ہے کہ حرام مغز۔ تب تو یون مزاج بگڑ کے
عصبی مزاج ہو گیا ہے۔ اہل یورپ کہتے ہین بندر سے آدمی بہ ترتیب ترقی
بنا ہی۔ مین کہتا ہون تمکو حیوانیت نے سچ مچ آدمی سے بندر بنا دیا ہی۔
انسان کو خاک کا تپلا جانتے ہین۔ تمہارا وجود اگر چکنی مٹی سے بنتا بہتر تھا
چکنی چپڑی باتین تمہاری سرشت ہوتی۔ تلخ مزاجی سے یون ترش روئی

کی صورت پیدا نہ ہوتی۔ روکھی پھیکی طبیعت سی بدمزگی ہویدا نہ ہوتی۔ اور
انجان شیرین زبانی شیوہ انسان ہے۔ دشمن جان تک بہزار جان قربان ہے
بدکلام کا انجام حسب شعر۔ شعر دہن خویش بدشنام میالا صائب * کین زر
قلب بہر کسکہ دہی باز دہد * لاکلام ہے۔ دنیا بھر کی شکایتین زمان و زمانیونکی
حکایتین جو کرتے ہو۔ کہئے تو آپ کیا ہین۔ کیا ایک جہان تمہارا حاسد ہی اور تم محسود ہو
لعدان اقوال و افعال سے باز آؤ۔ مجھسے مبازی نہ کرو۔ وقت سی زمانہ سازی
اور مسازی کرو اسلئے کہ تمہین دنیاداری کرنی ہے۔ ورنہ وہ شدائد دیکھوگے
کہ شداد نے بھی نہ دیکھی ہو۔ مجھکو حضرت پیر و مرشد رضی اللہ تعالی عنہ نے ارشاد کیا تھا
جس کو آب زر سے لکھنا چاہیئے۔ فرماتے ہین۔ عالی درجہ چاہتے ہو تو والا قدرونکا
ادب کرو۔ مساوی سے مساوات نہ کرو۔ مواسات کرو۔ کم حیثیتونپر زیادہ
التفات کرو۔ موافق و مخالف سی حسب مصرع با دوستان تلطف با دشمنان مدارا
برتاؤ کرو۔ علی ہذا بڈھونکی تعظیم اسلئے کرو کہ تمسے وہ ثواب مین زیادہ ہین۔
کم عمرونکی تکریم اسواسطے کرو کہ حرمت مین تمسے کم ہین۔ ہم سن سی حسن ظن
باین لحاظ رکھو کہ غالباً نیکی مین شریک غالب ہونگے سبحان اللہ کتنا پاک مسلک ہی
جس سے دنیا بخیر عاقبت محمود ہو۔ اس سرمغزنی پر بھی اگر تمہارا یہی سر اور
سودا ہی تو میرے درد سر نہ ہو۔

اُکھڑ دو گے - جیسا پہاڑی ٹٹو مریالی پر - بیچارہ میر منشی پھرتے پھرتے میر فرش ہا ہیز
فریش ہو گیا ہی اور تم اڑیل ٹٹو کیطرح نئی علت نرالی کر پڑی کئے جاتے ہو -
برسات کا عذر عذرِ لنگ ہی - معذور دن کو برساتی ہوا کرتی ہے یا نہیں اگر حاضر نہو گے
(ساون ہرے نہ بھادون سوکھے -) کی ضرب المثل بنجاؤ گے -

مولوی خواجہ محمود جانصاحب مددگار عدالت ضلع اندور کے نام

ہیہات آپکے منکر و نکیر نہ آئے - نامۂ اعمال ہاتھ نہ آیا - شامتِ اعمال سے یہان
پڑ ہا جانا گیا - حاشیۂ خیال مین بھی نہین آتا - کہ لکھا کیا ہی - ناگزیر بنئے اکرام محمد
منشی کو دیا کہ کسی خط شناس سے پڑہالائین - مگر کسکی مجال تھی جو آپ کا نوشتہ پڑہتا
قصہ مختصر میعادِ سماعت عارض جانکر گاؤ خورد کر دیا - آپکے ریمارک کئے ہوئے
مکتوب کو غالباً ڈاکئے نے نوٹ بک سمجھکر اُڑا لیا - یا ڈاکو نے نوٹ کی لوٹ
جانکر لوٹ لیا - جب مین التمغا پر التفات نہین کرتا - تمغے پر کیا لحاظ کرتا - ملگنڈ ل
کے اول تعلقدار کے فرزند کو (جنسے آپکو بیڑ مین غالباً آشنائی ہوئی ہوگی)
مولوی مہدی علی خانصاحب نے انہین خطاب سکرٹریٹ دیا تھا - جہان آیا تشریف
لیجاتے ہین - فرزند بھی پیچھے لگے رہتے ہین - بے آنکہ کوئی پوچھے کہ نہ پوچھے
سکرٹری صاحب ہین کہ فرماتے پھر رہے ہین کہ والد ماجد ایسے ہین ویسے ہین
ادہی کے خاں جسے دو بیٹے ہین - خدائے کریم کا واسطہ اگر آپ مجھے بخشدو تو

اتنا کہنا چاہتا ہوں - کہ بس مضمون تو ایک ہی ہے - صرف الفاظ کا فرق ہے
وہ باپ کے سکر ٹری تھے - آپ فرزند کے سکر ٹری ہیں -

نواب رفعت یار جنگ کمشنر انعام کے نام

میں قدرِ یگانگت جتلاتا - نہ تبلاتا - وجہ کیا - اتحاد کا اندازہ متحد نہیں کر سکتا ہے
بحرِ مودت میں کوئی لاکھ ہاتھ پیر مارے مگر پار جانا دشوار تر ہے - آخر یہ
تفتہ جگر بھی تو اسی سمندر کا ڈوبا ہوا اشناور ہے - باایں ہمہ ماہی بے آب
ہوں - تاب سے بیتاب ہوں - زاہد خشک ناآشنا ہے وہ کیا جانے کہ میں کس
شوق میں بہا جاتا ہوں بندہ بند ہوا نہیں ہے - دلبستگی سے البتہ وابستگی رکھتا ہے
اسیر جس کا جو جی چاہے باندھ نو باندھے ہے - سمندر ہوں شور نہیں کرتا - جوشان
ہوں جوش نہیں کرتا - نالاں ہوں نالہ نہیں کرتا - موج ہوں - موج زن نہیں
ہوتا - ہر چند اپنے سے باہر ہوں پر آپے سے باہر نہیں ہوتا - بے بہرہ ہے
اس آب حیات سے وہ جو بہرہ ور نہیں ہوتا ظلمات کی جستجو میں سفرِ بحرین گیا
کہ حفظ البحرین پڑھیں - ملے کیا خاک - آب شور سے آب شیریں نہیں ملتا -
دنیا میں کون شئے ہے - جو اس رنگ میں ڈوبی ہوئی نہیں ہے - بلبل عشقِ
گل میں مبتلائے رنج و محن - گل عاشقی بلبل میں گریبان چاک تا بدامن - سنبل
زلف سے پیچاں - کاکل سنبل سے پریشان - قمری بعشقِ سرو مقید بہ طوق و سلاسل

سرو محبت مین صنوبر کے پابگل - سبزہ سبز خطون کا پامال - نہال شمشاد
قدون کا پامال ہے - ہرچند آرزو سراب زندگی حباب ہی - تسپرزاہد عالیجناب
ہانک لگا رہے ہین - ہان مے ناب نہ پیا ورنہ شراب طہور نایاب ہوگی
آج صبر صبر جلکہو - تلخی تلخ کامی سہو - فردا حور خدمت مین قصور نہ کریگی -
آپ سعی کیجیے ضرور ملیگی - آپکو ظاہر پرستی سے نفرت ہی تو پہر کیون ظاہر
پرستون سے ربط و موافقت ہی - تعجب نہین آپکا قلب دوست نما ہوکر شدہ شدہ
جہان نما ہوجائے - جو آپسے باہر نہین جاتا - جس کا خط آپ تک نہین آتا -
اوسکے آنے کا یقین آپ کو کیونکر آیا - برگ و شاخ پہلے جہومتے اور
پہول پہولتے مین تب کہین ثمر پہلتا ہی - افسوس زندگانی معدوم زندگی
عدم - اسیر جدائی کا ماتم دایم ہے -

حاجی مولوی سید شاہ غلام جیلانی صاحب قادری جاگیردار کریم آباد کے نام

۵ تا چند گرد دنیا گردی ؛ دنیا معلوم و اہل دنیا معلوم ؛ آپنے صاحب معلوم
شکر صوبہ کی حکایت زمانہ بہر کی شکایت - خصوصاً خاکسار کی نسبت عتاب
بے نہایت ظاہر کرکے مجھے حیرت مین ڈال دیا ہی - سمجہہ رکھکر بے سمجھی کیا ہے
دوست سمجھے ہو تو سمجہہ جاؤ - امکان مین دریغ نہ ہوگا - نا ممکن ممکن العمل
کیونکر ہوگا - آپ اتحاد کے قایل ہین تو معقول ہو جیے - ورنہ غیر متحد سے

شکر کیسا شکایت کیسی۔ خیر منایئے کہ خیر گذری۔ نہین معلوم کیا گذرتی۔ آپ
بزرگ و بزرگ زادے۔ اور دنیوی وہ الجھن نہ یہ الٹ پھیر۔ لاکھ فکر کیجیے
سوئی کے ناکے سے اونٹ ڈاڑھی سے تنکہ نہین جاتا۔ غم کلیجہ کیون نہ کھا جائے
وقت سے پہلے کلیجہ پہٹا نہین ملتا۔ محال کا امکان محال ہے۔ تغیر جس عالم کی صفت
ہے۔ وہان اپنی ذات کو قایم جاننا وصف بہایم ہے۔ نہ اوصاف آدم۔
جسکی ابتدا گریہ وزاری ہوا اوسکو تمنائی خوشی ہنسی کی بات ہی۔ جیسے جینا کہتی ہین
وہ افاقۃ الموت یا موت کے انتظار کی ایک مدت ہی۔ بہرحال دنیا جب مقام
گذران۔ سراب ریگ روان ہے۔ رنج کا رنج کیسا خوشی کی خوشی کیسی۔ شب
سمور گذشت و شب تنور۔ لیل رنجور گذشت و لیل مسرور۔ کیون صاحب کعبے مین
بسا بتون سے آنکھین لڑانا صنم کی ہمسایہ داری۔ حرم والون سے امیدواری کیا
احرام باندہ کے محرم راز کی خونخواری۔ آئین دینداری ہے حسینونکو
آئینے کی قدر ہے۔ صورت بُری ہو تو آئینہ تو ڑے سے بد تر ہے۔ بجا ہے
یہ جائے گردن زدنی ہے۔ نہ مقام دم زدنی۔ اے جناب مجھ جیسے
دل شکستہ جگر برشتہ۔ نفس نیم سوختہ سے کہ جس کا سر سرگردانی سے دوش
پر بار۔ گردن ندامت کی زیر بار۔ ہاتہ دست بگریبان۔ گریبان چاک بدامان
آنکھین سراپا صورت انتظار۔ زبان یاران ہمزبان کی جدائی سے خموش ہ

دوش یاس سے ہمدوش۔ حسرت دوش بدوش۔ آغوش لحد کی ہم آغوش ہو

گلہ مند نہ ہوجیئے۔ جانے بھی دیجیئے۔ جان بازان بے نیازی جیسا آتے ہین

ویسا ہی خودداری سے چلے جاتے ہین۔ جی چاہتا ہی ہزار جان لیسے دل

گُردے کے لوگون پر اپنے تئین تصدق کرون جو حصول پر شکر۔ لاحصول پر

ثناکر رہتے ہیتے۔ بلکہ نہ ملنے پر شکر۔ ملنے پر ایثار کرتے ہین۔ دل دادہ جانتے ہین

یہ دل نہین آتشکدہ ہے یہان آرزوے فانی۔ فنا و سوختہ ہے۔ سودائی

کیا پہچانین یہ کیا سودا ہی۔ انجان کیا جانے یہ کس سر کی سرنوشت ہی۔ اس

سرشت کا کیا سررشتہ ہے۔

بنام نواب حسام الملک خانخانان معین المہام متفرقات سرکار عالی

قاصد آیا۔ مژدۂ قدم رنجائی لایا۔ وہ خود دار آیا۔ مین خودی سے باہر

ہوا۔ جی چاہتا تھا اسکے لئے دیدہ و دل بچھادون۔ اس لئے کہ مصرع

قاصد محبوب بھی محبوب ہے۔ لیکن ادب نے جتلایا کہ تمھاری کائنات و بساط

مین اور کیا ہے۔ جو مقصود کیلئے فرش و پائدان کروگے۔ غرض طبیعت کی

عجیب کیفیت تھی۔ انتظار مین نظر بر در۔ کان پاؤنکی آہٹ کے منتظر۔ مردم دیدہ

نگہبانکی طرح گردش مین ادہرادہر۔ آنسوؤن نے چھڑکاؤ کردیا۔ تاکہ

گرد راہ غبار خاطر باصفا نہ ہو۔ مشتاق آپکے دہوکے مین بار بار مشتاقانہ

کھڑا ہو جاتا - مایوسانہ بیٹھ جاتا تھا - اضطراب مین سینے سے دم کھنچکے آنکھون تک
پہونچا - جان بصورت آہ لبون تک پہونچی - باغ سے صبا چمن سے ہوا گذر گئی
پر حیف ہنوز آپکی سواری اس کوچے سے نہ گذری - واحسرتا ہیچ تو یون ہے کہ
کوئی اخلاصی چال مجھ سے دوستی کی چلن حضرت سے سیکھے - جبتک مے پرست
شرابخانے کے نزدیک مسجد سے دور رہے - کعبۂ دل حبیب پرستان آپسے
آباد رہے -

رنگت پورہ کے شوقین نواب کے نام

مین آپکا شاکر ہون - اپنی تدبیر کا مشکور ہون - کہ کس تجویز سے تقدیر کو
اپنا مشیر کرکے پھر قالب آپکے قلب مین تاثیر پیدا کر دیا - عالیجناب کے دولت
سرا کے پہونچنے تک جب اچھون کے چھکے چھوٹ جاتے ہین تو میرا کیا منھ
جو رخ کرتا - لیکن واہ ری قسمت نصیب اسکو کہتے ہین - ناتوانان محبت -
رسائی کی یون رسم و راہ نکالتے ہین عاشقونکا جب حشر ہوگا - مقتول دعویدار
قاتل جوابدار ہوگا - فرمایئے تو کیا جواب دیجیئے گا - کہین ایسا نہ ہو خون ناحق
کا دھبہ دامن سفاکی کو لگ جائے جس سے آپ تر دامن ٹھہر جایئے -
خیر اسکو جانے بھی دیجیئے فردا جو ہونا ہو وہ ہوگا - بارے آج کل جدائی مین
آپکے جیسی گذرتی ہے کیا کہون کہ کیسی گذرتی ہے روز روز قیامت ہو تو شب

وہ بلا کی رات جسکی سحر آفت ہی۔ تنکے چن چنکے شام کرتا ہون تو تارے گن گن کے صبح۔ بس ایک مین ہون اور شمع۔ مگر یہ سمجھ مین نہین آتا کہ شمع کسلیے روتی۔ کسکے شوق مین گھلتی۔ کیون جلتی ہے۔ کیون جناب ہمارا انگارو نپر لوٹنا۔ جگر کا پھنا آپکا مزہ ٹھرا۔ سرمہ مسی۔ حنا سا اپنا منظور نظر ٹھرا۔ کیا خوب اچھی ٹھری۔ تماشا ٹھرا۔ آپنے شکار کو تقریب ملاقات کیا ٹھرایا ہے۔ جنگل مین منگل منایا ہے۔ بارے ہم شکار کیا کرین جبکہ خود ہی نخچیر بار مین آ نشان ملامت بنکے کسے نشانہ ندامت بنائین۔

مولوی خواجہ محمود جان صاحب ناظم عدالت ضلع اندور کے نام

آپکا خط آیا۔ جسکے نظارہ سے آنکھو نمین وہ سما بندھا کہ گل رخونکا خط تک نگاہو نسے مٹ گیا۔ نستعلیق خط آپ کا میری خاطر شکستہ کو مہربانی کا وابستہ کیا۔ خداوند کریم آپکے مقاصد کو کامیابیون کا بستہ کرے۔ بڑے صاحب کی کامیابی کی تفصیل کا اختصار یہ ہے (بی۔ اے) ہونا تو امر لازمی تھا۔ اوسکا ذکر ہی کیا ہی۔ علی ہذا پولیٹکل ابواب کو بھی اوسیکا مستلزم سمجھیے۔ کیونکہ جسکی ولایتی تعلیم مین ہزارہا روپے کی نوبت آگئی ہو اوس کا نہ ہونا حیرت کی بات ہی۔ نکہ ہونا۔ کوئی فخر و مباہات ہی۔ درحقیقت مجھے محصول ڈگری کا گردگری معاف ہی۔ مگر مین اوسکو تحصیل لاحاصل جانتا ہون۔ سبکون کے احسان اوٹھانے کی

عوض طلب و مطلوب سے ہاتھ اوٹھانا بہتر سمجھتا ہون۔

خط ایک دوست کے نام

مسلمین عیلسی میان بازار و موسمی محلہ سے عموماً مصلیان مسجد سے خصوصاً
سُنا گیا کہ کسی درویش بد کام کا آپکے یہان مقام ہے۔ جس کا وظیفہ دشنام
بدگوئی۔ وردِ صبح و شام ہے۔ خدا جانے اس ملامتی کا کیا آغاز و انجام ہے
اجل گرفتہ کو آپنے جو سرِ بام ٹھیرایا ہے شاید حیات اسکی لب بام ہے۔ فقرہ بازی
سے راہ چلنون کا ناک مین دم ہے مبادا کوئی مارتے مارتے ایسا بیدم نکردے
کہ پھر دم نہ مارے۔ غالباً اس جنونی کو ضرور مالیخولیا ہے۔ اسے معجونِ عقرب
کھلانا اولی ہے۔ اس دمباز کا حق ہمدم نہین البتہ حُقہ دمساز ہے جیسے
خرقہ تک بہم نہ ہوا اُس سے خرقِ عادت پیہم ہو۔ حضرت محمد صلعم نے شق القمر
فرمایا بھلا یہ شقی شق الحیا پاپی تو کر دے۔ تب ہم اسکے آٹے دال کا بھاؤ جکا دینگے

نواب میر راحت علی پاشا من اقربائی حضور نظام کے نام

ثنا کی کو صدائی بازگشت کی طرح شکایت نامہ پھونچا۔ باآنہمہ و بے اینہمہ بیدلی سے جو
دل مکدر تھا اسکو وہ جلا و صفا بخشا کہ سراپا آئینہ خانہ بنا دیا۔ لیکن ششدر ہون
کوئی شکل متخیل نہین ہوتی۔ تحیر سے خیال یکسو نہین ہوتا۔ وجھہ کیا جواب لکھنا
اگر مشکل ہے۔ لکھنا مشکل تر۔ اسلئے کہ صورت واقعہ متشکل بہ بغلی و خود نمائی ہوگی

ناگزیر امتثال امر کرتا ہون۔ آپکا یہ فرمانا (مین پبلک مین دکھائی دیتا ہون نہ اوقات ہواخوری مین نظر آتا ہون) جناب من اسکی وجہ موجہ لا یخفی ہے۔ میری طبیعت کا کیف جدا۔ دنیا کی کیفیت جدی ہے۔ مین بد دماغ نہین۔ بے دماغ لامحالہ ہون۔ وجہ کیا میرے کاسۂ سر کو اُس بے انباز نے بے نیازی سے مملو کیا ہے تو ہوا و ہوس سے خالی۔ اب کسی سے خلط کیسا۔ اخلاط تک اختلاط سے پرہیز کرتے مین۔ ہر چند بیخودی سے باہر ہون مگر آپ سے کب باہر۔ میرے لئے ہواخوری ہوائے خواری ہے۔ بدافتادہی اور ہے خود رواپنی نظر وسے آپ گرا ہوا ہے پر ہواخواہ ہون کی قدم رنجائی پردیدۂ دل فرش راہ ہے رہا میرا جانا آنا اسکو نہ پوچھئے اب تو نفس کی آمد و شد بھی شواری ہے نفوس مقدس وانفاسِ متبرک سے بھی ترکِ ملاقات ہے۔ بس اپنے ہی پاس انفاس کا ہمدم ہون جبتک سرکاری اور رزیڈنسی کے دعوتون مین جاتا تھا ملتا ملاتا تھا جن شکرلبون کی صحبت وہمکلامی کا شوق کشان کشان لئے جاتا تھا۔ ان کے لئے اب ناتوانی سے جان لب تک نہین آتی شعر عرض و نیاز عشق کے قابل نہین رہا جس دل پہ مجھکو ناز تھا وہ دل نہین رہا ؛ اللہ بس باقی ہوس۔

تعزیت نامہ نواب شمس الملک کے نام

رباعی۔ جس چیز کو یہان دیکھیئے وہ فانی ہے ؛ آبادی اس جہان کی ویرانی ہے

اس بزم میں سب بیٹھے ہیں اٹھ جانیکو ہر مجمع کا انجام پریشانی ہے۔ اس
عالم کی ہستی عجب تماشاگاہ ہستی ہے۔ یہ مقام جائے اقامت نہیں۔ ایک وطیرہ پر
دو دن کا گذرنا یہاں کی عادت نہیں۔ بس ہر شخص عکس کے مثال گذرا جاتا ہے پریشانی
کیلئے یہ مجمع جمع کیا گیا ہے۔ آہ جیسے حوادث بے اختیاری ہیں۔ قلق و اضطراب
بھی اضطراری ہیں۔ داغ مفارقت نہیں مٹتا۔ جبتک مبتلائے فراق نہ مر مٹے۔
آنیوالے انجام پر شروع سے روتے آتے ساکت ہوکر چلے جاتے ہیں۔ شام
شام غریبان ہے صبح روز ہجران۔ شب غم میں سیاہ پوش ہے تو سحر چاک گریبان
چار چمن عالم بخوف خزان زرد۔ لالہ حسرت سے داغدار و پر درد۔ نرگس بیمار
چنار سوزش سے شرربار۔ سرو بصورت آہ ساکن۔ قمری طوق بہ گردن۔ گردش
بے ثمری و بیرنگی سے بیرنگ۔ غنچہ دل تنگی سے تنگ۔ بلبل صبا وسے بصد زبان
ہزار داستانکا ہم آہنگ۔ صدا باد صرصر کیطرح خاک بسر۔ تپش سے انسان کے
دل میں اخگر ہے۔ پتھر کے جگر میں شرر۔ چشموں کی آنکھیں ڈبڈبائی ہوئی ہیں۔ یاس
سے لبریز ہیں۔ فوارے جانوں سے چھوٹے ہوئے۔ مایوسی میں اُبلے ہوئے ہیں
اُف کل جو شمع محفل تھا آج گل ہے۔ وہ خوش گل جو باعث زندگانی تھا گل رگ گل
سے۔ وہ جو ید بیضا تھا اب داغ دل ہے۔ غم وہ ہے جس سے دل کا خون
عقل کو جنون ہوتا شریں کو مجنون کرتا ہے۔ پر کیجئے کیا ناشکیبائی بے فائدہ ہے۔

رضامین رضائے خدا ہے۔

منشی غلام غوث خان بہادر ذوالقدر کے نام

ہرچند یہ مہجور بظاہر دور ہے۔ مگر فی الباطن در حضور ہے۔ باین نظر کہ آپکے منشآت جنکا ہر لفظ ملفوظ ہے۔ اسکے معائنہ مین۔ مین ہر آئینہ آپ کو دیکھتا ہون۔ بارک اللہ سبحہ فغان بیخبر نہین الحان باخبر ہے۔ گولحن داودی اشہر ہے لیکن یہ اثر کہ ہر سنے طبیعت جو اس سے متاثر ہے۔ اسقدر وہ کب موثر۔ یہ کتاب ادب مین ادیب بے نظیر اور طرز تحریر دلپذیر ہے۔ آپ کا اپنے تئین فقر سے منسوب کرنا اور فقیر لکھنا جسے مین تعلی سمجھا تھا مشاہدہ کلام سے وہ معما کھل گیا۔ سیاق کلام واقعی مصداق دعوی ہے۔ جب ذاتی محامد ایسے ہون اور رضی مستحمد ویسے تو ناممحمود ہی ہوگا جو مسعود نامے کا مشتاق نہ ہوگا چونکہ آپنے اول ہی سے شکوونکا جواب اپنی تخلص کو (بیخبر) تجویز کیا ہے لہذا شکایت نہ کرکے حکایت شوق بیان کرتا ہون۔ ساون بھادون کا جھینا جوان اور جوان مزاج جو نکو جیسا گدگدا دیتا ہے۔ سوسن کی زبان کہے دیتی ہے۔ مگر اس ساون ہرے نہ بہادون سوکھے پر رحمت خدا کی زاہد خشک کیطرح ہال مین بیٹھا ہوا منشآت دیکھ رہا ہے ناگہان نگاہ اس خط پر جسمین شبیہہ کا ذکر ہے پڑکے تصویر پر تنویر پر جا پڑی۔ پھر کیا تھا کشش محبت کا عجب حال تھا۔ ہے ہے یہ آپکو لکھے کون کہ کیسی وجدانی حالت تھی

کیونکہ مسٹر محمد جان ہین نہ مسٹر محمود جان - اسوقت عجب سما ہی - دلمین آنکھونمین
آپکا وجود سما گیا ہی خط کو تحریر نہ سمجھیئے تقریر جانیئے بلکہ جذبِ دل کا فوٹو -
جبتک برسات برستی رہی - پہول اور پھل - چھوٹتے پھلتے رہین اس گل
سرسبدِ گلستانِ سخن سرسبز رہی -

ایضاً

آپ کا اپنے تئین خجالت سے پانی پانی ہونا - سمندرِ حیرت مین ڈوبتا ہون فرمانا
مجھ جیسے نظروںسے گرے ہوئے پانی کو بحرِ مواج بنانا کیا ہی - میری نگاہونمین
میری آبرو بڑھاتا ہی ورنہ درحقیقت مین وہی قطرہ ہون جو گرداب منفعلی مین غرق
ہو کر عرقِ انفعال مین بہا جاتا ہون - آپکے کلامِ زائد الوصف کی توصیف کیلئے
منھ چاہیئے - بے زبان نے زبانکی تعریف کو - گونگے کی مٹھائی کہنی چاہیئے -
کہان آفتابِ عالمتاب کہان ذرۂ بیتاب - کجا ماہ و ماہتاب - کجا کرمکِ شب
تاب - کدہر دُرِ نایاب کدہر گوہرِ بے آب - کہان نار اور نور - کہان شام کی اندہیری
اور تڑکے کا ظہور - پرسون خزانۂ جگر کیا دستیاب ہوا دل ہاتھ سے جاتا رہا -
کل دستاویزِ محبت ہاتھ آیا - سربلندی سے بھالون کلیجا اچھلتا رہا - آجکی
کیفیت آیندہ کی حالت من بعد ملتمس ہوگی - آپ اپنے ہمت کو نیت سے -
دلدار کو نادار سے جو مناسبت دیا ہی - وہ تو منکسر المزاجی سے ہے ورنہ اہلِ معنی این

کہلا سوا کہ یہ ہے کہ اس عالم کی ہستی و ہندنے پن سے نیست نماد کہائی دیتی ہے
یا کوتاہ نظری سے دور کی شئے مد نظر نہین ہوتی ہے۔ جوہر کا فنا محال عادی ہے
رہا عرض عارضی ہے۔ تو یہ چھوٹنا چھٹنا کیسا۔ دہرا رہنا رہجانا کیسا۔ اسکا
غم تو وہ کرین جو مرنے والے ہون۔ یا ساتھہ کچھہ لائے ہون۔ یا لیجانا چاہتے
ہون۔ سیاح کو مہمان سرا و کاروان سرا کے صلاح و صواب سے سروکار ہے
نہ اشیا کی گذاشت و نگہداشت درکار۔ باقی رہے اعمال کے افکار اسکی فکر
اہل محبت کی ملت مین روا نہین کیونکہ مسئلہ (خَیرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی)
جب بآئین ابرار نہ بوضع اشرار مان لیا گیا تو اب تکرار عمل۔ نا ممکن العمل و
بیکار ہے مفت کی جھنجھٹ باعث ننگ و عار ہے۔ یہ کیا ارشاد ہوا کہ (فغان
بیخبر۔ خون نا شدہ جگر۔ اپنی نادانی کے دو گواہ ہین) نہین جناب ہرگز نہین اصلا
نہین۔ یہ تو ید بیضا اور عصائے موسیٰ ہین جو منکرین کیلئے دو دستی مار ہین۔

ایک دوست کے نام نامہ کسی کے کہنے سے

قاصد آیا مین چتون ہی سے تاڑ گیا کہ پوسٹ بیاگ نہین۔ مخمور بوتل کو بغل مین
دبائے ہوئی دلسے لگائے ہوئے نامحرم سے چھپائے ہوئے محتسب سے
بچائے ہوئے لئے آتا ہے۔ نامہ کیا ہاتھ آیا۔ دل ہاتھ سے جاتا رہا۔ ہرچند
دل کو ٹٹولتا ہون۔ آپکو پاتا ہون۔ واللہ یہ تماشا تو دیکھیئے جو دل خود نما تھا

بجھولے سی بھی خطائے فاحش نہ ہوگی۔ جبتک پھول مین باس۔ صبا مین خوشبو
شراب و شراب مین کیف و کیفیت۔ گل و بلبل مین الفت رہے۔ اشتیاق
دامنگیر شوق دستگیر رہے۔

بنام برادرم جناب نواب محمد عظیم الدین خانصاحب بہادر تعلقدار

سرگردان ہون گو پابوسی میسر ہوتی نہ مایوسی بسر ہوتی۔ آنکھین دیدار کیلیے
ترستی ہین۔ کان گفتار کے سننے کو گوش بر آواز ہین۔ گاہ گاہے جو نامہ
آتا تھا وہ بھی نارسائی بخت سے گیا گذرا۔ اب نامہ رسان تک نہین آتا۔
کیا فدوی اپنے نصیب کو روئے یا حضرت کی بیمہری پر آنسو بہائے۔ اور رنگ
اخلاص پر آپ اور ہم فاتحہ تو پڑھ ہی چکے ہین۔ بس ایک آپ اور ہم تھے جو
ایک روح۔ دو قالب بہم تھے۔ آپ قلب تھے۔ مین قالب تھا۔ اگر مین آنکھ
جان جانتا تھا تو آپ مجھے روح و روان جانتے تھے۔ مین قربان تو آپ بلا
گردان تھے۔ مگر یہ خبر ہی نہ تھی کہ آپ بلا وجہ ایسی بے جگری سے بیدلی
فرمائین گے شاید باین خیال کہ جو اپنے سے بیخبر ہے اسکی خبر ہی کیا ہے۔ تغافل
فرمایا ہو۔ نہین حضرت ہرچند مین دنیا و مافیہا سے بیخبر ہون پر اپنے سے
باخبر ہون۔ منشی قادر حسین صاحب ملقب بہ بلبل دکن جنکے فغان تا حدِ افغان اور
شور تا لب دریائے شور پہونچا ہے۔ مجھ تک پہونچکر کسی بیگانہ کو یگانہ ٹھہرا کر گویا

چہکنے - مصرع کہ مرغ ملبی کا بچہ کہٹکتے ہی انڈا ❊ نوا سنج ہو سکتا ہے نہ یہ بال و پر ہی سے پہر پہری لیسکتا - فلہذا یا کٹ بند کر کے بسبیل بیرنگ بنیوا کو حافان بذل و نوال تک پہونچوا دیجئے - چونکہ پرکٹ بطمع آب و دانہ پہدکتے پہدکتے پہونچتا ہے - اس مشت استخوان کو طعمہ دیجیے کہ لطمہ - بہر حال زر گل کے خلخال پہنائیے تا کہ گُل دم بصد زبان ہزار داستان ہو -

نواب رفعت یار جنگ بہادر کے نام

آپکے ملاحظۂ رقیمہ اور رقم فرمانے نے راقم کو دوہرے کرم کا مرہون کیا جس کا تہرا شکریہ ترقیم ہے میں دل ہی سے سمجہتا تہا - آخر کار کیا در کار ہے جب خود ہی نہیں - خودی کجا - باقی خدا خدا - غم ہو تو غمگسار ہو - بیغم کا غمخوار کیا - ہستی کا گہر ماموں - کہالت کا مکان آباد - اس خراب آباد سے میں ایسا بیزار ہوں - جیسے شراب خانے سے پرہیزگار - یا زہد سے سرشار - بہرکیف جو کچہہ ہو مجہے اپنا ہی رونا پڑا ہے - اغیار پہ ہنسنا نازیبا ہے - میں کسی پر مرتا ہوں نہ دوسرا مجہپر جان دیتا ہے - میں کسیکا ماتم دار ہوں نہ کوئی میرا عزادار ہے - بس ہستی میں نیستی کے مزے اُٹہا رہا ہوں - شعر نہ شادی داد سامانی نہ غم آورد نقصانی ❊ بہ پیش ہمت ما ہرکہ آمد بود مہمانی ❊ فی زمانہ دوست ہے نہ پاس دوستی - الّا ایک پاس ہی جو پاس ہے مگر ڈہیر کا ہے

کہین بیدلی سے وہ بھی شب ہجران مین سائے کی مثال نہ کہسک جائے

رہا آپکا بردوبار بیدلون کا دلدار ہوجائے تو ہوجائے —

مولوی خواجہ محمود جان صاحب مجسٹریٹ ضلع اندور کے نام

دُہوا ندہار نامے کے پرجوش و گرما گرم فقرون نے طبیعت کو ایسا گرما دیا کہ دل کوہِ آتش فشان بنگیا - آپکا پچھلے پہر کو نمازِ صبح سے پہلے نسیم سحری کی روش ہوا ہونا سرد مہری سے اُوس کی طرح اُڑجانا تسپر خوش کن عذر کرنا انگارون پر لٹا دیا - زخم جگر پر مرچ اور نمک چھڑک کر ہمیزہ کیا - لو صاحب برخوردار بڑے صاحب کیمبرج سے ۲۰ ڈسمبر کو داخل بمبئی ہوکر سیدہے کلکتہ جائینگے - عالیجناب نواب گورنر جنرل بہادر سے مشرف ہونیکے بعد ۲۰ تک مع الخیر یہان پہونچینگے - نواب اونہین لینے کو بمبئی گئے ہین - مجھے سبز خطونکا خطِ ریحان جب بہتر دکھائی نہین دیتا تو خطِ مخطط چینیان کب منظور نظر ہوتا - لہذا تبلادیا جتلا چکا کہ للّٰہ ذری نستعلیق کو کام فرمائیے - شکستہ خط لکھکر خستہ خاطر کا غبار بصیرت نہ بنئیے - مگر ہیہات آپ چشم بینا رکہتے ہین نہ گوش شنوا والسلام —

منجانب مہجور نواب مہاجر کے نام

آپکا خطِ ریحان غیرت دہ خطِ سبز خطان ہے - سطرین سنبلستان - نقطے خط کش خالِ مہوشان ہین - ہائے دو چشمی ہم چشم غزالان - مسطر رگِ جان ہے وکاغذ

کی سفیدی بیاضِ چشمِ محبوبان۔ سیاہی دودِ دلِ عاشقان۔ جدول کی روشنائی خونِ شہیدان ہے۔ صفحہ صفحۂ روزگار کو اُلٹ دے۔ خطِ سرنوشت کو پلٹ دے مین جان گیا قلم پری کا شہپر ہے۔ تب ہی تو نامہ رسان کبوتر کیسا دلبر ہے خوشخطی پر یاقوت المآس کھائے۔ خطِ غلامی لکھہ لائے۔ طرز وہ حسن سے زمانیکا طرز بدل جائے۔ بگڑا دل نستعلیق بنجائے۔ حروف کے رخ قط محرف کا رخ پہیر دین۔ الفاظ کے جوڑ لفاظ منحرف کے بند ڈہیلے کردے۔ عبارت کا سلسلہ۔ الفاظ کی گرہ۔ زلف گرہ گیر کے عقدے کہول دے۔ مضامین معنی بند سے معنی معمائے تنگ دہنان کہلے۔ تکرارِ لفظ قندِ مکرر کا مزہ دیتی ہے شیرینیٔ سخن حلاوتِ کلام۔ حافظ و سعدی کے گویا لب بند کرتی ہے۔ کہیئے تو کیا یہ سلسلہ تحریر و ترسل کسطرح چلا ہی جائیگا یا تقریر کا کوئی موقع بھی آئے گا۔ مجھے آپ سے شکوہ نہین۔ اگر ہے تو اپنی ہی سے مجھکو شکایت ہے وجہہ کیا سنگدل کے ارتباط کو پتہر کا کلیجہ چاہیئے۔ سیکش کو ماہتاب کا دامن ور دکش کو درد کشکا پیراہن۔ عندلیب کو چمن۔ حبیب کو محب گلبدن کا نشیمن صنم پرست کو بُت کا بچپن۔ بہمن مین خورشید نہین۔ برہمن بچہ شمس طلعت کا درشن چاہیئے۔ خالی خولی تکلفی شعر و سخن کسے چاہیئے۔ ہماری دوری مین بالفرض اگر قربِ خدا مقرر ہو۔ مین قبلہ رو ہوکر دعا کرتا ہون کہ اس سرگرانی

مین آپکو طواف کعبہ میسّر ہو مگر یادر ہے موج و خروش بحر۔ و تموج و جوش متحیرین فرق آنجہ رہے ہے۔ باد مراد اور ہے۔ ہوائے نامراد اور۔ مردم دیدہ کو دیکھو مردم آبی کو جا نچو۔ آبلۂ دل کجا۔ آبلۂ پا کجا۔ حجر اسود کی سیاہی کہان سنگدلونکی سیاہ کاری کہان۔ اس لین دین کو دیکھیئے۔ اُسکے بوسے لیتے ہین۔ ہمین بوسے دیتے۔ وہان اشکبار ہین یہان شرربار۔ وہان اغیار ہین یہان اخیار بس طائف سے درگذرئے طواف کعبہ ہو چکا۔ مطوف کعبۂ دل بنئے حسنات الابرار ہو کر سیئات الابرار نہو جیئے۔

منجانب فا شعار۔ جفا کار کے نام

کیون صاحب آشنائی کی رسم یہی نا آشنا سائی تہی جو آپنے اختیار کی ہے بے اختیار جی چاہتا ہے کہ آپکی بے مروتی سے پوچھون۔ کیا وہ اونچی دوکان کا یہی پہیکا پکوان تہا۔ جسپر اسقدر شیخی بگہاری جاتی ہے۔ للعجب کہان وہ شور انشور کجا یہ بے نمکی مزہ یہ کہ اُلٹے خود بدولت ہی گلہ مند ہین۔ البتہ اس معنی سے تو خاطی ہون کہ بیرخی سے آپکی مین مُنہ نہین موڑتا۔ نمک پاشی پہ پیہیزہ نہین ہوتا جرب زبانی پہ رکھائی۔ بد دماغی پہ بیدماغی۔ نہین کرتا۔ آپ تو رو ز مین بہی آپکا خیال نہین کرتے اور ہم ہر شب آپکی خواب مین شب باش رہتے ہین نہین معلوم آپ خواب پریشان کے تصور مین کیا تعبیر کرتے ہین۔ سچ تو یون ہے

کہ اپنی آنکھونسے مجھکو شکوہ ہے - آپکی نگاہِ قہر سے نہین - اپنی طبیعت سے

شکایت ہی - تمہارے مزاج سے نہین - مجھے اپنے دل ہی سے حکایت ہے -

آپکی سنگدلی سے نہین - مصرع کیا کہون پتہر کے نیچے ہاتھ ہے ؛ یہان یہ گل

کہلا ہی کہ کسی ستم ایجاد نے تمہین کربلاے معلی جانیکا شگوفہ کیا ؛ یا ہی مرنون کو

مارنے کا نرالا راستہ نکالا ہی دم ذبح پانی کے عوض تشنہ کو آب دشنہ

پلانیکی سبیل تبلائی ہے - بھئے واللہ قسم حضرت حسین کی کیا ہی حسنات کی سوجہی

ہی - اچہا صاحب جناب مولا نگہبان رہین - آپ اوس زمینِ پاک کی بہ صحبت

تمام خاکِ شفا پیکر ہماری دوا بہیجین -

مولوی حکیم مظفر الدین صاحب بہادر متخلص بہ مزاج

ایک مدت سے تمنا جسکی متمنی تھی - دل ڈہونڈتا تھا - آنکھین ترستی تہین

وہ دولتِ دیدار آپکے ہاتھون ہاتھ آئی - یہ تو بخت کی بات تھی جو اتفاق سے

ذکر آگیا - تذکرہ ملگیا ورنہ مصرع نسخہ نایاب معنی نایاب بود ؛ سچ تو یون ہے

آپکے فیضِ عام سے عوام فیضیاب خواص فیضمآب ہوے - حضرت مرحوم کا

پایہ اوسی نے پایا جو اس فن مین کچہہ پایہ رکہتا ہی - اہل زبان ہو تو زبان کی

صفت کرسے منہہ ہو تو نازک خیالی کا بیان کرے - صاحبدل آپکی عالی دماغی

کو پاتے - روزمرہ کو محاورہ دان سمجہتے ہین - کسکی مجال کہ آپکی بندش

باندنو باندہی۔ کسکو یارا جو تلفظ پر آپکے حرف گیری کرے جو منہہ اوس منہہ کی کہاے

اسیر۔ اسیر۔ گویا خاموش۔ بجمد اللہ شاہ۔ شادان ہے ؎

ایک جنٹلمین مجسٹریٹ ضلع کے نام

مجھکو شاعرانہ تقریر سے عار ہے۔ تحریر تک میری نثر عاری ہے۔ نیرنگی زمانہ سے کبھی طبیعت رنگینی پر آجاتی ہے۔ تو اوسکا مطلب آپ رنگ بدلکے رنگ لاے۔ نہین ہے یہ تو اپنا اپنا ڈہنگ ہے۔ مذاق سخن مراق و مذاق نہین ہے۔ اے واللہ پوربی گھونگٹ پر پوربی چرخہ۔ تسپر توں چرخ چون۔ چرا نباشد۔ اور کے الفاظ آپکے تلفظ مین موزون باشد کہ نباشد مگر مین اسکو ملفوظ شریف کہتا ہون نہ کہون تو کیا کہون۔ آپنے سر پر (ہٹ) کیا دیا ہے بس دنیا بھر کی ہٹ دہرمی پر کمر باندہ لی ہے۔ عقد کے بعد عقد ثانی۔ عقد ثریا نہین ستم کی گانٹھ ہے۔ سوت در کنار۔ نام سوت ہی چھاتی پر مونگ دلتا ہے۔ شاید آپکے نزدیک (خنثٰی ومن) اور (کامن ومن) کا قرین قران السعدین ہے۔ بالفرض اگر ایک کے منہہ کا نوالہ دوسرے کے ہاتہ لگ جاے اور اوٹہائی گیرے صاحب کہہ بلبہین غم نہ کھاؤ آدہا آدہا بانٹ کھاؤ تو کیا یہ فیصلہ واجب وسنجیدہ سمجھا جاے گا ہرگز نہین بلکہ انصاف پر بٹہ لگ جائیگا۔ جسکا گھر جلتا ہے اوسکے جلے دل سے

پوچھیو۔ دود جگر کو دیکھو کیسا اوسکے آنکھوں مین جہان تیرہ و تار ہے۔ ارے
غیر سے نہو غیر سے کیلئے تو جلتے جھونپڑے کا بانس بھاگتے بھوت کی لنگوٹی
ہی بس غنیمت ہی۔ یہ قدرت نے زوجہ کو زوج سے ویسا ہی گلوگیر کیا ہے
جیسا دست شکستہ گلے کا بند ہوا ہی۔ ایسے وقت مین جبکہ مغمومہ کے لڑکے لڑکی
پاس ہون نہ آپکی آس ہو بل پاس باس ہوا ور سوکت کا سانہ ہو تو سپر آپ
پاس دا بھی نہ ہون تو بتلائیے کہ آخر نتیجہ کیا ہو۔ اگر یہی لیل و نہار ہین تو
بس مستورہ کی عمر کے دن تمام ہین غالباً آپکی دانست مین گورنمنٹ حیدرآباد
مین بیوجود و بیکار ہے گورنمنٹ کا سایہ اور پولیٹکل قبا درکار ہے۔

ڈاکٹر محمد منیرالدین صاحب

شعر مریض عشق پر رحمت خدا کی ؛ مرض بڑھتا گیا جون جون دوا کی ؛ مبتلائے بلا کا
قعر معدہ دوا کھاتے کھاتے قرابہ نسخون کا پولندہ نسخۂ قرابادین بنگیا۔
مگر حیف درد بیدردی بیاضی چہرہ درمان پذیر نہین ہوتا۔ چونکہ پرانی دوائین
اور پارینہ نسخہ جات از روئے تحقیقات حالیہ نرے پھسڈے ہین مزید ش
ہیچمیرز کا مزاج بھی ایجاد پسند ہی لہذا مینے ایک انوکھہ نسخہ تجویز کیا ہے
جسکی تعریف مین اپنی زبان سے نہین کرتا آپ کے منہ سے توصیف سننا
چاہتا ہون۔ دیکھیئے بلا تعلی کہہ سکتا ہون ایسا مفرح و مقوی نسخے کا آج تک

کوئی موجد نہین ہوا جو ہر موسم مین معتدل اور امتزاج وصلیین مین ممتزج ہو۔
مزہ یہ ہے جب چاہو کھاؤ۔ جو چاہو پیو۔ پرہیز۔ صرف پرہیزگاری سے
اجتناب۔ احتیاط ریاکاری و ریاکار احباب سے ہے۔ کون وفساد مین آزاد
وآزادی کو ثبات ہے۔ اربعہ عناصر مع ہوائے نفس بندکوزہ شہوات ہے۔ مجموعہ
ہوا اس خمسہ شیرازہ بند لذات ہے۔ جب ہی تو عالم اسکا طالب۔ یہ سب کا
مطلوب ہے۔ عوام اسکا راغب۔ یہ خواص کا مرغوب ہے۔ ملخص یہ کہ۔ وہ نسخہ
مجوزہ آپکی تنقیح کیلئے بھیجتا ہون۔ اگر کوئی جزو چھوٹ گیا ہو تو اضافہ فرمائیے
بصورت پسند اجازت دیجیے تا کہ بلانوش اس معجون روح افزائے سریع العمل کو
باسرع آوان نوش کرے اور غم زندگانی جاودانی فراموش۔ زندگی وہی کام کی
جوزندہ دلی کا کام دے ورنہ زندگی بیکار محض بیگار ہے۔

وھو ھذا

شکن جبین حسینان بیاض چشم سیاہ چشمان گل عارض یاسمن بدنان۔ سنبل الطیب
کاکل شامیان سمسم خال ہندیان پستہ دہن کشمیریان شیرینی زبان ملیحان
لب لعل بدخشانی دردندان رمانی (۳۲) شکرخند بنارسی ریحان سبزخطان خطائی
(حب دلخواہ) (باندازہ نگاہ)
سیب زنخدان شفتالوئی غبغب ترکان فندق انگشت مہروشان (۲۰ عدد) نار پستان
پنجۂ مرجان۔ نافہ ناف آہو چشمان چکوترہ سُرین مچھلی انگبین دُر ناسفتہ

شاخ نبات - مے ناب پر تکالے -

نواب میر خورشید علیخان بہادر من اقربائی اعلیحضرت نظام کے نام

باندازہ شیبانہ عمر

آپ کا رقعہ دیکھنے سے اس شکستہ خاطر کا جگر خستہ ہو گیا۔ یہ کس دو فصلی کا شگوفہ تھا جو یون گل کھلا ہے - یہ کس سنگ شکاری کا چیتا ہر جس سے ہمارا ہوش ہرن ہوا جاتا ہر - یہ کون بدچلن ہے جو اپنی چلن کا سکہ تم پر بٹھلانا چاہتا ہر - سچ جو پوچھو تو حق یون ہے سجاد عویدار مین ہون - پھر یہ گپی مدعی اور شیخی دعوی کیسا اور خلفشار کیسی خیر ہوئی کہ وہ منھ چھپائے ہوئے ہر ورنہ جبڑے چیر ڈالتا - نگاہ بد کرتا تو آنکھین نکال لیتا - دیکھنا جاتا کہان ہے - چین چین نہ بول جائے - اور بھاگتی راہ پاجی کو نہ ملتی تو سہی - غالباً کسی عقل کے اندھے نے اسکو آنکھ دیکر الٹی راہ سجھائی ہے ورنہ مجال تھی جو رخ کرتا - کیا اندھیر ہے جو دن دھاڑے چراغ گل پگڑی غائب کرتا - ان دل جلون لفنگون ہلقوسنے خدا محفوظ رکھے - یقین ہے بردوباری آپکی آتش افروختہ کو برافروختہ نہ کریگی بلکہ با حسن وجوہ خاموشی سے خاموش کر دیگی - اگرچہ میرا دل اس عالم سے بے تعلق ہے پر آپکی وجہ سے وہ دل متعلق ہے - مِنْه ما یتعلق واقعات لکھو کہ فی الواقع کیا ہین - تاکہ بقدر ممکن و ناممکن فکر کیجائے -

نواب صف افگن جنگ کے نام

یہ کس باغی نے آپکو شگوفہ دیا جو آپ قبائے گلگون در بر - تاج زرین بر سر -

با تیغ و سپر باغ مین سپر کھانے گئے۔ آپ کی شمشیر و سپر مین جب پھل پھول ہین
تو گلعذار جا کر کیا ثمر و گل لائے گا۔ یا مالی زر کے سو کیا حاصل کر کے آئیگا۔ اگر تفریح
منظور ہو تو او مہر کرم فرمائے گا۔ شعر آئے ہر ایک شیعہ و سُنّی برائے سیر
یہ باغ داغ عشق ہے باغ فدک نہین ٭ آجتک نہ کھلا باغ جا جا کے کیا گل
کھلائے گا۔ جب آپ خود ہی سراپا باغ و بہار و منظور نظر ہین۔ تو گلزار جا کر
کیا تماشا کیجیے گا۔ بوٹہ سا قد۔ شمشاد سی کمتر نہین گلگون گال سے گل تر۔ بر تر
نہین۔ نرگس بیمار سرمگین آنکھون سے چشم بد دور بہتر نہین۔ افشان جبین سے
گل بنفشہ خوشتر نہین۔ سبزۂ رخسار سبزۂ گلعذار کو پائمال کئے دیتا۔ دہن تنگ
کے رشک سی غنچہ تنگ ہوتا ہی۔ قامت سرو پر۔ قیامت ڈھاتا۔ قد بالا صنوبر
پر آفت ڈالتا ہی۔ کاکل پیچان سے سنبل پیچ و تاب کھاتا۔ رخ انور سے سورج
مکھی مُنہ کی کھاتا ہی۔ سیب ذقن سے سیب آسیب زدہ۔ آتش مزاجی سے
چنار پھولا کھڑا ہے۔ لٹک دار روش سے کبک لٹکیان کھاتی رنگین انگلیون سے
گلاب کی قلمین یک قلم کٹجاتی ہین۔ منت کی بیڑیونکی نمنا مین قمری بہ نیت طوق بگردن
ہے۔ او گورے گالون۔ کالے گیسون والے۔ کبتک یہ لیت و لعل۔ لسین
رنگ محل سے نکل۔ عیش باغ چل۔ بغلین نہ جہانک۔ ہم سے ہو در بغل۔ آ
گلرو جب ہمین خار کہلاتے ہو تو پہلو مین جا دینے مین عار کیون کرتے ہو۔ ہا ہے

رے ستم یہ کیسے سرو مہر آتشین رخسار سے پالا پڑا ہے کہ ٹھنڈی آہین بھرتے بھرتے
دم سرد ہو گیا۔ پروا ہ رے مسیحا دم۔ تو نے دم اخیر تک ایسی سون لیا کہ دم
نہ مارا۔ تمھاری سنگدلی سے وہ پتھرا دل ہوئی۔ آنکھین پتھرا گئین مشکل
سنگساری حل ہوئی۔ اے مہربان واے برین نامہربانی اچھی دل لگی سوجھی
کیا مین ہنڈولا ہون۔ جو باتون مین جھلاتے ہو۔ بلا ہون جو سر سے ٹالتے ہو
واہ صاحب ہم باخلاص درود پڑھ کر پھونکین۔ اور آپ صلواتین سنائین۔
تمہارے مصحفِ رخ نے میرے دل کو سیپارہ کر دیا۔ مگر الحمد اللہ تم اس سے الٰہی
بے نقط سناتے ہو کہ جی بے اختیار آمین بول اٹھتا ہے۔ تم نے لاکھ تلخ کہا
شکر کھایا۔ مین بے مزہ ہوا ہون نہ ہوتا۔ او شکرین لب تمہارا دہانہ تنگ
تنگ شکر ہے۔ جسکے وصف مین میرا قلم نیشکر ہے۔ لوگ گلوری چابتے ہین
تم حرفِ مطلب چباتے ہو۔ منھ کہان ہے جو باتین بناتے ہو۔ چھوٹا منھ بڑی
بول بولتے ہو۔ یا وحشت یہ آپکو دہشت کیون ہے جب عشق مین موچہ تک تمہاری
تیغ آبدار کو کہا جاتا ہے۔ حیف ہے کہ مین عاشق ہو کے آپکی تلوار کا وار
نہ کھاؤن۔ للہ الحمد تمہارے میٹھی باڑہ دار نیمچۂ ابرو کے وار نے میری
آبرو بڑھایا۔ یہ پھل دیا کہ ولایت ثمرقند کا ثمرہ ملا۔ تمھین واللہ سے ہے
نیمچہ کہنا کہین اس نیمچے کو آبِ حیات تو نہین پلایا تھا جو یون میرے زخم جگر

ہرے بھرے ہین - یہ آپکی طبیعت کس لئے بدلی - زمانے نے کیونکر رنگ بدلا
آپ کیون مجھپر برسے پڑتے ہین - اُف رے غضب ابر شمشیر سے پانی کے
بدلے خون اور شرارے نکلتے ہین - شاید آپنے تیغ خون آشام کو زہر مین
بجھایا ہے - تب تو بجائے پیاس بجھانے کے یون لہو پیتی زہر اوگلتی رنگ
لاتی ہے - جس سے آپکی خمیر کے جوہر کھلتے ہین - آپکی ملمع کاری سے
کہانتک کوفت کھاؤن - تاب اُٹھاؤن - تمنے تو میرے نام تک کو نہ نشان
کردیا ہے - خم ابرو کے بل مین ناوک مژگان سے آنکھون مین دم آگیا - تمھارا
ہان ہون شمشیر دودم کا کام کر گیا ہے - فکر مرہم مین اگر مرہم جائین تو بھی
تم رحم نہین کرتے ٹانکے دینے کے عوض ٹکا سا جواب دیتے - آسمان مین
اودھیڑبن سے تھگلے لگاتے ہمسی رفو چکر ہوتے ہو - تمہین واللہ ہے
کیا ہمارا خون ہدر ہے جو ہمین اُدھر رکھتے ہو - ہیہات تمنے نہ ادھر کا کیا
نہ اُدھر کا - جی ہان ضرور آپ خون بہا دین گے - اجی میان نام کو بھی تو
تم کوڑی کفار مین نہین رکھتے - واہ رے کھلاڑی کبوتر کے ساتھ
میرے حوش اُڑاتے ہو - کبوتر لڑانیکی آڑ مین اغیار سے آنکھین لڑائی ہین
لالہ رو تمہاری نافرمانی سے میری جان کے لالے پڑے ہین - اے شعلہ رو
سرد مہری سے جلانا ہنسی ہنسی مین رولانا - آگ پانی مین لگانا - بازی نہین

آتش بازی ہے۔ آپ کالا و فلا سنے مجھے بلا مین پھانس رکھا ہی۔ زلف کا سودا
سر کے ساتہ ہے۔ وبال جان ہی دن پریشانی سے گذرتا ہی۔ شب پریشان خیم اب
مین گذرتی ہے واحسرتا جنکے یاد مین ہم سب کچھ بھولے۔ انکا بھولے سے بھی
ہمین یاد نہ کرنا۔ عیاری نہین جان آزاری ہے کیا تم اپنی ہی گائے جاؤگے
میرا کہٹراگ نہ سنوگے جسکی چال سے بھونچال آئے۔ ہل چل پڑے۔
جسکے کان پر جون تک نہ چلے۔ اُسکی آگے کسکی چلے۔ او غنچہ دہن اس
شگفتہ مزاجی پر اپنے دلبستہ سے یون دلتنگی۔ نری تنگ ظرفی ہے۔
واہ رے بدر۔ لیلتہ البدر۔ تونے در بدر ہوکر آخر مجھے شہر بدر کیا۔ او
کنہیا یہ ماجرا کیا ہے۔ او لٹی گنگا بہانا کیا ہے۔ کیا مین نوح کا طوفان تھا
جو کیا گمذرا۔ یہ دل نہ تھا کوئی تو دہ طوفان تھا جسپر سے تیرا جی اُترا۔ دیکھ
بیخودی مین آنکھین کرشنا۔ جمنا کی طرح پھوٹ پھوٹ کر بہ رہی ہین۔
للہ پاس آشنائی کرو۔ دوش بدوش آؤ۔ آشنان کرو تو دل ٹھنڈا
ہو۔ بتلاؤ تو میرا گناہ کیا ہی۔ تم رنگ بدلے۔ مین ڈہنگ بدلا۔ آپنے
صورت کو بدل دیا۔ ہم نے روپ اور کیا۔ تم مصلی بنے۔ ہم رند ہوے کہ
تم نے سبحہ لی۔ ہمنے زنار سنبہالی۔ تم کعبے جا کر بت پرست بنے۔
ہم گیا گئے خود پرست بنے دیکھیے جناب۔ حباب وحیات میں یہی نکتون ہی کا

فرق ہے۔ کہین ایسا نہ ہو کہ اس پہیر پہار مین اولٹ پہیر پڑ جائے۔

نواب سردار دلیر الملک کے سمدہیانے کے مرسلہ آمونکی رسید

آپ کا خط آتا ہے تو طبیعت کو حظ آتا ہے۔ مزید برآن پیوند نخل مراد کے بہیجے ہوے
پیوندی آمون کا بہوانا محظوظ کے لئے بے عدو دل پسند ہوتا ہے۔ فلہذا
آمنّا کی خواست بالیدگی پر آمین کہتا۔ ہرے بہرے کی سرسبزی بلاخواست
چہتا ہون۔ اے خالق دو عالم چار چمن عالم مین اس نونہال کے پیوند کو
رشتۂ ربط سے مربوط کر کے شجر تمنا کو پہولنا پہلنا نصیب فرما۔ شکر این تحفہ کا شکر
قلم نئے سے دشوار خامۂ نیشکر در کار رہے۔ ناگزیر اوس تفصیل و اکثر
گویا ہی اختصار رہے۔ جیسے شیرینی میرے لب بند کر کے زبان کو اظہار روداد
مین واکر دی۔ ویسے عذب البیانی آپکی انکو شیرین کام کر دے۔ انپہ
پیوندی کو ابنا ر روزگار کاٹ کر کہاتے ہین۔ مگر ہینے بلحاظ رابطہ رشتہ
اس کا رشتہ بنوا کے کہایا ہے۔ کیون صاحب بے ریشہ ر مانی۔ نواب پسند
ہو کے جانبین ریشہ خطمی کیسے اغلب گلنار ہو گئے ہون۔ یار تخمیون کے
ریشہ دوانیونکا کچہہ پتا نہ لگا۔ آیا مکہی چوس شکر گزار مین کہ مگس انگبین
کیطرح کاٹے کہاتے ہین۔ فی الاصل یہ مرشد مرشد آبادی کہاتے۔ مرشدی
سے نہین چوکتے۔ شیاطین الانس پہی کہاتے۔ پرائی رہتی۔

پر فن الفین الفن کھاتے پر بھی فن نہین چھوڑتے کنجوس کے کاسۂ چشم و قعر معدہ

خاک گور کے سوا نہین بھرتے مین -

نواب فیروز حسین خان بہادر ایجنٹ رئیسۂ آرکاٹ کے نام

آپکا مرسلہ ٹیلگرام موصول ہوا - جب طرفین سے خط کے ارسال مین خطا ہو

عذر تکلف معذرت تکلیف کیون نہ ہو - بس آپ قاصر تھے مین مقصر تہا -

یکجہتی مین معذرت مستلزم دوئی ہے اور دوئی عین احولی ہے یون

نہ مین محق شکوہ ہون نہ آپ مستحق گلہ - جیسے حضرت رضی اللہ تعالے عنہ

کا وصال ہوا - ہم سبھون کی زندگی کا انفصال ہوا - برخوردار محمود علیخان

کو فوجی تعلیم کے لئے لندن بھیجتا ہون تاکہ مجھسے فتح الباب اہل ہند ہو - کیونکہ

از روئے (رول) انڈین بحدیکہ والی ملک کیون نہ ہو فوجی کالج (اوجہ)

مین داخل ہو نہین سکتا اگر حق تعالے مجھے اس کار خیر مین کامیابی دے -

تو اسکو حاصل زیست سمجھونگا - باین وجہ کہ تمام کے لئے یہ بند پھاٹک کہل

جائیگا - اور تالی ہات لگ جائیگی - سینے یورپین احباب کو خطوط لکھتے ہین

اور سے نے بھی لکھوائے ہین - مگر سر گرانڈ ڈف - و لارڈ کانیرا گورنران سابق

مدراس سے شناسائی نہین ہے - اگر نواب بیگم صاحبہ رئیسۂ ارکاٹ کے

مکتوب آپ موصوفین کے نام بھیج سکتے ہون تو بھجوا دیجئے -

حکیم محمد منیر الدین صاحب ڈاکٹر حضور نظام کے نام

حکیم مریض کی صحت چاہتا ہے۔ مگر آپکی حکمت بہلے چنگے کی علالت چاہتی ہے تب ہی تو آپنے دو ہفتہ سے ایکبار بہی کرم نہ کیا۔ اگر یہی علت غائی ہو کہ کسلمند ہوں تو آئے بسم اللہ بیمار محبت ابہی ابہی نگاہ بیمار کا بیمار بنتا ہے۔ اور کیوں نہ بنے جبکہ مسیحا کا دیدار اسی پر منحصر ہے۔ ایام فرقت کی صحت سے مواصلت کی کسالت بہتر ہے۔ جس مریض کی آپ تیمار داری کریں اسپر تندرستی اگر رشک کرے تو زیبا ہے۔

ایضاً

شعر لہر کسکے خط کی آئی بعد مرگ ؛ سبزہ تربت میرا لہرائے ہے ؛ آپ میری حالت نہ پوچھیئے مجھے اپنے حال پر چھوڑ دیجئے۔ خود دل تنگ ہو جئے نہ مجھے تنگ کیجئے۔ مجھکو عشرت۔ عسرت عسرت۔ عشرت۔ ہے۔ تو ایسے خیالی کے خیال کا کیا ٹھکانا ہے۔ کور باطنوں کی آنکہہ میں روشنی کب ہو جو میری تحریر کو دیکھیں۔ میرا قلم انکے لئے نیل کی سلائی۔ پنسل سرمہ گلو کاغذ کا نونکی ڈاٹ ہو۔ جس جامہ زیب نے مجھکو جامے سے باہر۔ ہوش و ہواس کو رفو چکر کیا ہو۔ اسکی زیبایش نے نہ چاک گریبان کی پروا۔ نہ دامن صحرا کا ہوا خواہ رکہا ہو۔ گو جیب تمنا خالی ہے مگر دامن محشر میرے شور سے

پڑا رہے گا - ہرچند میری افتادگی کی یہ افتاد ہے کہ نقشِ قدم کی طرح سایہ تک
اُٹھہ نہین سکتا ہے - بیقدری ناہنجار نے پامال کر دیا ہے - مگر آپ دیکھیے
آخر کار میری خاکِ مزار گل حکمت ہو گی - کاسۂ سر سرِ عبرت ہو گا - گو نکیرین سے
بچتا ہون لیکن منکرین کے سوال لایعنی کا جواب عبث جانتا ہون خوف سے
افشائے راز کے آنسو پیتا - ضبط سے غصہ کھاتا ہون - رقیب ہنسی مین
بات پی جاتے - جبیب نبات جانکر چبا جاتے ہین - دزدِ حنا کو دل چراتے
سنا - بارے انہین آنکھین چراتے دیکھا - ان غارتگر ایمان کا دل چرانا
دیکھو - میرے زخم جگر کے چور کا گھاؤ کا پانی چرانا دیکھو - ان ستم ایجادونکی
شیرین اداؤن پر قربان جائیے - جنکی کھاری چھری پر میٹھی باڑہ ہے -
طاق ابروکے ساجد کے وضو کا پانی - آبِ خنجر ہے ورنہ ادا و قضا برابر ہے
بیوجہ میری آنکھین ڈبڈبائی ہین نہ آنسو بہے جاتے ہین - مردم دیدہ مصحفِ
رخ کی تلاوت کیلئے غسل کرتے ہین - اس ستمگر کی سنگدلی تب کہین رقم ہو -
جب خونِ جگر و فولادی قلم بہم ہو - ہیہات انکی ہتکنڈون سے کفِ افسوس
ملتا ہون نہ ملئے تو دل مسوستا ہی ناگزیر ملتا ہون - جسکے کوچے کی ہوا نسیم ہو
اوسکا ہوا خواہ ندیم کیسے سہیم ہو - جس چشم علیل کا مسیح بیمار ہو - جس کا نقاب
حسن پردہ دار ہو - اوسپر برملا مرنے سے پردۂ دل رقیب دریدہ کیون نہو

شیرین زبان کی رسیلی باتین۔ رسیلی آنکھون نے کر دی نگاہین حظ دیتی ہین شیرین لب کی ترش روئی و تلخ مزاجی نے مجھے کھٹائی مین ڈال رکھا ہی۔ ان شعلہ رویونکے نقاب سے نور حسن چھن کر برستا ہی۔ نگاہ قہر برساتی۔ نظر بجلیان گراتی ہے۔ قبلہ ان شعلہ رویون کی تو جیسے میرے دل مین لگی ہے۔ نور ایمان شمع کلیسا بنا ہے ان کمخوابکی باتین اور انکی چشم نیم خواب کے خیال نے مجھے بے خواب کر دیا ہی۔ جن پریونکی چوکھٹ تک کے سلیمانی پتھر ہون۔ وہ مسخر انسان کیونکر ہون۔ اُن پر تو نقوش سلیمانی تک موثر نہ ہون۔ والسلام

بنام مولوی خواجہ محمد جان صاحب رئیس الہ آباد

مین آپکے شکرین امرود کے شکر مین رطب اللسان و عذب البیان ہون۔ باغبان عالم آپکے نو شیرین کام کرے شجر امید پھولے۔ ثمر مراد پھلے۔ یہ جام ہین کہ کوزہ نبات ہین۔ حلاوت مین حلوائے بیدود ہین۔ یہ الہ آبادی ہین کہ سمرقندی شکر ہین۔ بیج تک ویسکی ریزۂ قند۔ بل قند مکرر ہین۔ اس جام کی حسن خوبی کو اگر جمشید دیکھتا۔ کبھی جرأت نہ کرتا۔ اپنے پیالے کو موسوم بہ جام نہ کرتا۔ اسکی رنگت سے جام زمرد نگار کا رنگ پھیکا ہی۔ رشک سرو بستان کا سینہ فگار۔ خوشوضعی پر ثریا نثار ہے سڈولی پر نظر پھسلتی دل اٹکتا ہے۔ گو نگاہ نہین ٹھیرتی۔ پر بے دیکھے دل کب ٹھہرتا ہی۔ مجھے ملا عبد الرحمٰن کے جامی تخلص کرنے کی نسبت جو تفتیش تھی وہ ان

جامون سے مشخص ہوگئی۔ غالباً اسی مناسبت سے انکی شیرینی سخن و حلاوت کلام۔ شہرۂ آفاق ہوگئی۔ لے والله اله آباد کے جام لکھنؤ کے سفیدی آم خاص و عام کے دل پسند ہوتے ہین۔ مجھکو اسکے چند قلمین مطلوب ہین۔ ممکن ہو تو طلب کرکے بھیجد یجئے تاکہ فصل بہار مین بار ور ہون اور شاخ نبات و شکر لب خط جام مین جام کے نظارے سے مدام محظوظ ہون۔

بنام مولوی احمد حسین خانصاحب رئیس کلنورہ

آپکا قاصد خط دیگر نامہ بر نہ ہوا۔ دل بردو نہان شد ہوا۔ جا لئے کے انتظار مین مدت تک منتظر کا قالب مضطرب قلب مضطر رہا۔ بے پر و بالی سے جو یا کی نشست و بال۔ احوال پر اہوال ہو گیا ہیہات کہون گیا۔ سرو قامت۔ آزاد پر قیامت ہے۔ سیدہی بات کا ٹیڑا جواب کج کلاہ کی عادت ہے۔ منتین کرکے مناتا ہون منتا نہین۔ سماجتین کرکے سمجہاتا ہون سمجہتا نہین۔ الجھی طبیعت کا سلجہانا پریشان خاطر کے لئے گو الجھن ہے پر کیجیے کیا۔ گیسون والے کی الفت سودائی کو محن نہین۔ مین ہے۔ برہمن بچے سے جو پالا پڑا ہی اسکے ہوا خواہی مین پتا کیو تر تک بیچنے پالا ہے۔ اس خون آشام کے ہتکھنڈ و نہ صرف آپکے لالہ جی ہی کا خون ہولے ہے۔ بلالہ خونناب دل پیتا غم کھاتا۔ لہو اگلتا ہی۔ اسکے جگر پر داغ دلمین چھالے۔ لب پر تبخالہ ہے۔ دریغا

واژون طالعی سے مخلص یکرنگ و محب یک روح و دو قالب کا قلب انقلاب زمانہ سے منقلب ہو چلا ہی صنم بت پرست کا جگر پتہر کا کلیجہ ہوگیا ہی میں ہجر میں ہجر اطفال کی چوٹین سہتا ہون۔ چشم بد دور آپ ہین کہ شکر لب امرد ونکے شیر و شکر ہین۔ خیر صاحب آپ رنگی منائے۔ گھی کے چراغ جلوائے۔ آتش افروز کے برافروختگی سے ہمین سر و چراغان کیے روشن جلائے۔ نورالعینین کو بعد دیدہ بوسی کہیے۔ جا من تم کیا پہچانو جیسا ہم تمہین جانتے ہین۔ تم دونونکی پیاری پیاری باتین اور بہولی بہولی صورتین ہنوز میری آنکہونمین ہین والسلام۔

بنام مولوی منصور علی خان صاحب

خدارا غور تو کیجئے۔ درحقیقت یہ ذات شریف اگر حاجت روا ہوتے آپکے کیون ملتجی ہوتے۔ التجا کرتے۔ جیسے ہنود اپنے ہاتھون بنائے ہوئے بت کے پاؤن پڑتے ہین۔ ویسا ہی عوام بے سر و پا۔ بے پیر ہے پیر کے۔ پیر پکڑتے ہین۔ جیسی روح ویسے ہی فرشتے ہوا کرتے ہین جو اپنی دال روٹی ہی کی پوری فکر نہ کر سکے۔ پوری کچوری کی تمنا مین مرے وہ آپکے لئے کیسے پورن پوری مہیا کرے۔ مرید کیا حصول مراد ہے بلکہ نامرادی بیعت کا حاصل گرفتاری ہی بلکہ آزادی۔ مجھکو اس بلا سے

نوش کے نا فرجامی حضرت جام کا شعر یاد دلاتی۔ بوتل سے قلقل قلقل کہتی ہوئی
پر کھون گیا۔ لحیۂ شریف کو رشیں قاضی کہتے شرم آتی ہے۔ جہئے واہ
ان با صفاؤں کے صوفیانہ ملت وصافی مشرب کا کیا کہنا۔ آپکی سرکی قسم
انکے بے ساختہ پن پر پہلے خواسنہ جی چاہتا ہے کہ بس انکے قدم لیجئے
الحق وہ علتی مشائخ یہ علت مشائخ ہین

محبت کے تقاضے سے محب کے نام

آپکے شگوفے دینے پر گلرو نے چھپا کے بانہ گلدستہ یاسمن جو بھیجا غنچۂ مراد
کھل گیا۔ کار پرداز حسب عادت انعام دینے لگا تو تنک کر کہنے لگے منسح
برات عاشقان بر شاخ آہو ؎ منعم نے انعام لینے کو نعم البدل سمجھا ہے چونکہ
مجھکو بھی بعوض بھیجنے کے بھجانا تھا۔ لہذا غنچہ دہن کی دلجوئی کے لئے بڑی جستجو سے
جوہی اور گوٹے کے ہار بہم وبا ہم کر کے پر تکلف گلدان نرگس کے ہاتھون بھجوایا ہے
میرے سرکی قسم آپ گلے کا ہار بن کر شاخ گل کے زیب گلو کیجئے۔ اگر رقیب نجار
ہو کر خلش کرے۔ آپ حلقہ بگوش کے گلوگیر ہو کر زبان دراز کی جیبھ گدی سے
کھچوا ئے۔ دامن افشان کے دامنگیر کے گریبان گیر ہو کر دہن دریدہ کے
جبڑے چروا ئے۔ مین رقابت سے نہین کہتا واقعی رقیب نحس کے
منحوس ہیئت دیکھنے کے لائق۔ سراپا سننے کے قابل ہے۔ یہ بصورت

انکو بصیرت باعم یا عور ہے - قد تاڑ کا پیڑ - سر تاڑ پھل - زرد رو کے رنگ
روغن کو سیاہ و تاب سے نسبت کیا ہے توت پر انڈے کا تیل ملا ہے گنجے
سر کے پلپلی چند - پر چند بال ایسے ہین گویا گھوڑ کی اوگی ہوئی خشک گھاس
ہے - پوست ضب کی بخس بہرش کمال ہے کلف دار چہرے پر جھلی پیشانی
اوسپر تشدد یون ہے جیسے تودۂ غلاظت پر اونٹ کی مینگنی - احول کے
آنکھون پر اندھے ہے کنوین کی چیچک رو کے تھیچ گالون پر کیڑ کھائے بینگن پھل
کی پھبتی ہے مستطیل بشرے پر چوڑی ناک نہین ہے دریائی پانڈک
ہے - دہن دہانہ چاہ مصرع یک قطرہ بود پیش دہانش یم قلزم گندہ دہن
کی کوتاہ اندیشی و زبان درازی کا کیا کہنا گویا کاٹے کھاتا ہے - الحان
بھی شنیدنی ہے بس صوت الحمیر کا خطاب اسی منہ پھٹ گدہے کے حق
مین نازل ہوا ہے - رونی صورت گانا بھی ہے تو گدہا ملہار گاتا ہے -
ٹھوڑی کو منہ چڑھا کر زکھون یا ہلیلہ کابلی - ریش کوسن کا ریشہ کہئے کہ
بڑ کے درخت کی ڈاڑھی - کندۂ ناتراش کے جسم کی گولائی ایسی ہے
جیسے آبنوس کا انٹھا - انگشت مجذوم کے سر انگشت - جوع البقر کا شکم ہے
کہ ہوائی گاؤ تکیہ - غلیظ چیتھڑو نکی پوٹ ہے کہ مرسے پسینے کا بھولا ہوا بیٹھا
ناف سانپ کی بانبی سرین کوہ البرز ہے - واضع لفظ خرس کا موضوع

اغلب یہی گورخر ہے ۔ المختصر فتنہ انگیز کے لحاظ سے عطر فتنہ ارسال ہے
عندالضرورت بجائے روغن قاز استعمال کیجئے ۔

ایک شادہ پرکار کے نام نامہ

پھیپا والون نے خردہ گیر یکو جو وسیلۂ خردہ گیری گردانا ہی ۔ شاید آپنے
تجاہل عارفانہ کرکے اس سے مجھے انجان جانا ہی ۔ نہین صاحب اہل شملہ
نے شملہ بمقدار علم جانا ہے مولویون کی کیفیت اور ہے ۔ کیفیتون کے کیفیات
اور وہ انکا کلیجہ کلیجہ جان کر کھا جاتے ۔ یہ آنسو پیکے رہ جاتے ہین ۔
عزب عذاب مین کیسے عذب مین ہے ۔ مجرد کے واسطے تجرد سہل ہے ۔
متاہل کے لئے تجرید مشکل لاینحل ہے ۔ آسودہ کمخاب کی گدی سے نہال
ہوتا ہی ۔ کمخواب سایۂ مغیلان ہی کو فرش مشجر جانتا ہی ۔ آپکو فکر اغیار رہتی ہے
افکار اخبار نہین رہتے ۔ مرغیسے پہلے مرہم گئے پر حیف آپ بر سر ہمایہ
آئے نہ بسر تیمار ناسور دل پر پھاہا مرہم کا رکھہ آئے ۔ آپکو مژگان و ابرو
کے وصاف کو فولادی قلم ۔ سرسخن کے لئے شنجرف مین آب خنجر چاہیئے
اوصاف نگاہ فتان کیواسطے ۔ قلم شاخ نرگس ۔ دوات چشم غزالان
مداد دود جگر چاہیئے ۔ کیا خوب ہمارے لئے کچھہ نہ چاہیئے ۔ آپ کیلئے
سب کچھہ چاہیئے ۔ سیمبر کے لئے زر ۔ بلبل کیلئے زر گل تک نہ چاہیئے

اگر نامرضی ہی آپ کا مرضی ہی تو پہر ناراضی مین تراضی کیون ہے والسلام۔

قصۂ عجیب و دلچسپ یہ حکایت ہی یعنی میری حالت کا بیان پر ملالت ہے

نشین منا کے مشین کر کے اس سنگدل کو جو گداز کیا۔ خاطر مکدر صاف ہو کر آئینہ بنا بہی تو اسے واخود نما بنا۔ خود بین کا طرفہ تماشہ ہے بے وجہہ میری قبیح دیکہتا۔ اپنا حسن ہر آئینہ دکھاتا ہی۔ سراپا حسن کے قد موزون کو سرو و شمشاد و صنوبر سے تشبیہ دینا ناموزون ہے۔ قد بالا طوبی۔ ساعد شاخ طوبی ہے قامت شاخ گل۔ دہن غنچہ۔ عارض گل ہے۔ قد رعنا شاخ گل مراد نار پستان ثمر مراد چشم بادام۔ دہن پستہ۔ ذقن سیب۔ پور فندق۔ ہاتہ پنجۂ مرجان ہے۔ سر پر مانگ کیا ہی خط استوائے نور بر سر ظلمات ہی۔ یہ فرق ہے کہ خط استوا فرضی ہے یہ عینی۔ سودائی سے وصف زلف گرہ گیر کیجیے مضمون زلفین خیال ہے۔ سطرین زنجیر پائے قلم ہین۔ سر چڑہی کالی بلائون کو ناگنون کا جوڑہ کہنا بیجوڑ ہے۔ اس بکۂ نور کے کاکل کو تار شعاع آفتاب کہنا زیبا ہے۔ شنیدہ گیسوئون کو سنبل سے تشبیہ دیتے ہین نادیدہ جبین کو لوح مرات کہتے۔ مگر مین لکھتا ہون شعر ہے قدرت خدا کی یہ ضدین دیکہو ؛ شب تار گیسو جبین صبح صادق ؛؛ مژگان و ابرو کو دشنہ و خنجر و تیغ و کمان سے۔ نگہ کو خدنگ و سنان سے مشابہ کرتے کرتے طبیعت

کند ہو گئی ہے۔ بھوؤن کو ہلال کہون تو ابرو کی آبرو گھٹتی ہے۔ دیکھنے کو
دیدے کو علیل کہنا علت ہے۔ آنکھون کو چشم آہو کہتے [illegible] حیران ہوتا
ہوش رم کرتا ہے۔ چشم نیم باز شکار طایر دل کیلئے باز ہے۔ صید مرغ روح
شاہین نگہ کی عین آرزو ہے شعر گو قہر سے وہ دیکھین مگر [illegible]
شاد ہون کہ ہون تو اسکے نگاہ مین چشم بد دور جسکے خدنگ نگاہ سے دل
بادام مشبک ہے۔ اسکے آنکھون سے بادام کو تشبیہ دینے والون کی چشم کو
ضرورت چشمک ہے۔ ساغر سے دوات۔ شاخ تاک قلم ہو تو چشم مخمور کی کیفیات
رقم ہون آتش گل پر دل بلبل جلتا ہے۔ شعلہ رو کے آتشین لب سے سوز قلب
بیدل ٹھنڈا ہوتا ہے۔ شکرین لب کان نمک ہے ملاحت چہرہ شیرین ادا سے تلخ
کی تلخ زندگی ہے۔ لب لعل کے وصف مین گویا میری زبان لال ہے۔ سرخی
لب مین سفید دندان ایسے درخشان ہین گویا شفق مین انجم نمایان ہین۔ گردن
صراحی بلور۔ لبالب از شراب طہور ہے۔ دوش نزاکت کا ہمدوش ہے
دست رنگین کے وصف کو قلم شاخ حنا درکار ہے۔ رشک سے پنجہ مرجان کف
افسوس ملتا ہے۔ اس خورشید لقا کو بدر الدجی کیسے کہون جسکے ناخن سے ہلال
بدر ہوتے ہین۔ شکم مصفا پر شکن ایسی خوشنما ہین جیسے لہر مین۔ موج دریا کے
نور ہے ناف گرداب محبت ہے۔ جو ہے اسی چاہ کا ڈوبا ہوا ہے۔ شعرا نے

کمر پر جتنے مضامین باندھا ہے باند تو ہے - بہتان بندھا ہی - ناسخ نے سچ کہا ہی شعر دیوان مین سادی ہے جگہہ چھوڑ دی ہے مینے ؛ مضمون ہے باندھا تیری نازک کمر یکا ؛ جس منظور نظر کا تصور میرے مد نظر ہے ہان اغیار کی حد بصر در خانہ - بصیرت ششدر ہے - گو رخنۂ دیوار باعث رخنہ ہے پر کیجئے کیا وسیلۂ تاک جھانک کا یہی مرآئینہ ہے - احباب کہتے ہین او خانہ بدوش اس خانہ برباد کے گہر کے پاس مکان لو - حق ہمسائگی کو شفیع کرو - پر کرون کیا ہمسائے میرے سائے سے بھڑکتے سایۂ دیوار تک کو سایہ جانتے ہین - حضرات دلدار کے لئے آئینہ خانہ خوشنما مرآئینہ ہے جگردار کے لئے چار آئینہ ہی آئینہ خانہ ہے - وارستہ مزاج کے واسطے خانۂ کمان ہی خانہ ہے - میری حالت زار دیدنی ہے نہ شنیدنی - رقیبون کی تشنیع بلائے ناگہانی ہے - تسپر جدائی جدا وبال جانی ہے - بیدردون سے کہے کون کہ دردمند جان بلب ہی - دلبر تک پیغامبر کی رسائی کب ہی - ہوتی ہی مہروش بے مہر کب مخاطب سے مخاطب ہی - ہمارا راز نہان محتاج بیان ہے خط شکستہ سے خاطر شکستہ کا حال عیان ہے - ہیہات جو نام لیتے کانون پر ہاتھ دھرتا ہے وہ نامہ میرا کب ہاتھہ مین لیتا ہے مصرع

قلم اینجا رسید و سر بشکست ؛ -

صبح و شام کے مکالمہ میں متکلم کا استفہام

(صبح) میرے سہانے وقت کا عالم۔ عالم نور۔ جلوہ۔ جلوۂ طور ہے۔ میرے آگے ستاروں کی چمک دمک چراغ سحری کی طرح جھلملاتی ہے۔ ظلمتِ شب کا فور۔ ستارہ شمعِ کافوری کی طرح بے نور ہے۔ رشک سے انجم کی آنکھوں میں تارے ٹوٹتے۔ نجم ثاقب کی چشم سے صورتِ اشک شہاب گرتے ہیں۔ شب تار گیسو کو اپنی نور افشان پیشانی پر سے جب سمیٹ لیتی ہوں عقد ثریا شرم ساری سے نچھاور ہوتا۔ بنیالی سے آفتاب ماتھا چوم لیتا ہے نسیم سحری سر سے چلکر آتی۔ صبا شوق میں بہی جاتی ہے۔ عندلیب بصد ذوق ہزار داستان ہوتی۔ بلبل چہکتی۔ نکہت گل مہکتی۔ میکش سے شکرانہ صبوحی کو صراحی قل قل کہتی ہے۔ بیت اللہ کے در۔ بتخانہ کے کواڑ کھلتے ہیں۔ مومن قرآن بہ لحن پڑہتے۔ برہمن بھجن کرتے۔ ہواخواہ ہوادار پر ہوا کھاتے ہیں (شام) آپ اپنے وصف کے وصفی بنیں۔ بنا کریں۔ ہمیں حسد نہیں۔ لیکن تعلّی تبارک و تعالیٰ کے سوا ماسوا کو زیبا نہیں۔ سچ تو یہ ہے۔ اس جھوٹ میں سچ کیا ہے۔ لفظِ کاذب کسیرِ صادق آتا ہے۔ ہوش سنبھالو۔ جامے سے باہر نہ ہو۔ جسکے دامنِ عافیت میں پلو۔ اُسی کی گریبان گیر نہ بنو۔ ابھی اُس میری کا کلوں والی لیلیٰ دام اقبالہٗ ہی کے بدولت تو تمہارے بخت جاگ گئے ہیں

اوسیکی ہمدمی سے تمہارا دم ہے ورنہ تمہارا وجود فی نفسہ کالعدم ہے۔
اسی ہر بتے پر یہ خم ودم ہے۔ تمہاری اوقات کا کیا کہنا آپ کے وقت مین
جنگلی پڑے ٹائین ٹائین۔ پہاڑی کوے کائین کائین کرتے۔ مسجدی مرغے
بولتے۔ عاشق معشوق کے لیے پنگھٹ پر آہین بھرتے ہین۔ فجر کی ہوا خوری
خواری ہے۔ لوگ فراری کیطرح بھاگے جاتے ہین جسکے دیکھے سی ہمین ٹھنڈے
پسینے آتے ہین۔ آئین بائین شائین نہ کرو دل لگاکے باخلاص سنو عشاق
کا وداعی ہین۔ فراقی شین قل اعوذ یئے کیا جانین مصرع گوش بر سعیۂ من
نہ وشنوزاری دل ؛ (صبح) الحق ناحق تم بجتی ہو۔ غافلونکی طرح خواب
غفلت مین پڑا کے اپنے کو ہنسواتی ہو۔ ورنہ اے کذابہ میرے وقت
کا رویا باصدق وصفا ہوتا ہی۔ بتلاؤ تو سہی وہ کون ہے جو دل سے میرا
دلدادہ ومبتلا نہین ہوا ہے صباح سے صبح پر پیکش جان دیتا کشش
نہاری کو لقمۂ نگاہی بہ از مرغ وماہی کہتا ہے۔ (شام) جی بجا یہ جو چلا
شرابی وافیونی کو بھاتا ہے۔ یہان اوباش فاقہ کش کی بھوک پیاس کا
تذکرہ نہین ہے۔ سیر چشمون کی سیر کا مذاکرہ ہے۔ سر شام گلفام باد بہاری
کی روش ہوا کھاتے ہین۔ بانکے ترچھے گھوڑے کداتے پھنداتے
حسین مہ جبین سنوز نکھر کے بگیان اُڑاتے۔ دل دادہ ودل گرفتہ ہاتھون

ہاتھ دے ۔ اٹکھیلیاں کرتے چمنوں میں ٹہلتے ۔ سافسون کے دمو کی خبر متوالونسے سر بازار آنکہیں لڑا کے ہوش اُوڑاتے ہین ۔ انجان نہ بنا یہ بکتہ جان رکہنا ۔ مواصلت رحمت ۔ ہجرت ۔ زحمت ہے (صبح) تم بھی عجیب ہی نہ ہارے مانتی ہو نہ جیتے ۔ اپنی ہی کہتی ۔ ہماری نہین سُنتی ہو ہم نے مانا تم خوبیون سے ٹھساٹھس ہو ۔ بارے کہو تو جنت مین ہمارے نظارہ ہماری نضارہ رہیگی یا تمھاری جلوہ ۔ (شام) ماشا اللہ آپ تو بہت دور کی کوڑی لائے لگین ۔ اجی یہان عالم محسوسات کی بحث ہی ۔ غیر محسوسات مین گفتگو عبث ہی ۔ (صبح) غنچۂ گل میری ہوا سے کھُلتے ہین ۔ میری ہوا مین نسرین و نسترن ہین ۔ (شام) میری فضا سے شگوفۂ دل کہلتے ہین جسکے رشک سے صبا برباد ۔ نسیم خاک بدامن ہے ۔ (صبح) ہم مستجاب الدعوات ہین ۔ (شام) ہوا کرو کیا ہم نہین ہین ۔ (صبح) کیا تمنے صبح بنارس کے نظارے نہین سنے ۔ (شام) کیا آپ نے شام حیدرآباد کے تماشے نہین دیکھے اسے جانے بھی دو جیسی تمھاری تعلیان ہین ۔ ویسی میرے لنترانیان ۔ ورنہ فی الاصل لیل و نہار کے وصل کے دو نام ہین ۔ صبح تم ہوا و ہم شام ہین ۔ اب بعد المشرقین پر جانبین کی ہم بزمی و ہمکلامی کو بخت و اتفاق سمجھو آکر مل بیٹھو ۔ دو گہڑی ہنس بول لو ۔ کہین ایسا نہ ہو پھر بخشی مین گجھ نہ بچ جائے

بھور جائے۔ وقت ہاتھہ سے چلا جائے۔ ارمان رہ جائے۔

روز و شب کی چھیڑ چھاڑ مین صبح بنارس و شام اودہ کی سما

(روز) قادر ذو الجلال نے مجھکو سراپا نور فرمایا۔ قدر افزائی کے نظر کرتے میری قسم کھائی ہے۔ زمانہ مہر سے میرے پھولتا پھلتا۔ زمین سے اوگتا۔ آسمان سے برستا ہی۔ وجود با جود میرا نظام عالم کا ناظم۔ انسان کا منعم حیوان کا رزاق۔ سال و ماہ کا خلاق ہے۔ خالق نے میرے نور بصر (مہر) کی حلف اوٹھایا ہی۔ تب ہی تو میرے حلف کے آفتاب پرست پر ستار بت پرست نثار۔ ستارے خدمت گذار ہین۔ کفار سنجھا پوجا۔ دیندار اشراق و چاشت ادا کرتے ہین۔ جہان اسکی روشنی سے روشن۔ جہانیان اوسکے درشن سے بہرہ مند ہین۔ موجودات اسکی طالب۔ یہ کار و بار کا عین مطلوب۔ نجم اس سے مشرف۔ یہ انجم کا مولے۔ معدن کا شرف بخشنے والا ہی۔ اسیکے فیض سے سحاب۔ سحاب مین آب۔ آب مین گوہر۔ گوہر مین آب ہے۔ اسیکی تاب سے حجر مین جواہر۔ جواہر مین رنگ۔ رنگ مین تاب ہے۔ حسین اپنے کو خورشید طلعتی سے منسوب کرکے خورسند ہوتے ہین۔ پر جمال با جلال پہ اسکے نظر ڈالنے کی مجال رکھتے نہ تاب لا سکتے ہین۔ (شب) احمق کو خوشامد

خوشی آمد ہے - جو اپنا آپ مداح بنے وہ مدح نہین - مذمت سے
خموشی گنج شائیگان - فضولی فضول و رائیگان ست - فخر قسم کچھ تمہارے ہی حصے مین
مین نہین آیا ہی - قاسم ازل نے ہمین بھی اُس سے مفتخر فرمایا ہے - بارے
ہمنے براہِ نیاز محض فضل جناب باری جانا - سرمایۂ ناز نہین گردانا ہے - اگر تم
معشیت کی بانی ہو تو مین راحت و استراحت کی مبانی ہون - اللہ جلشانہ نے
کمال عنایت سے میرے نور نظر (قمر) کی سوگند کھائی ہے - اسکی ضیا سے
ارض و سما کو مزین و منور - یوسف طلعت اپنے تئین مہ جبین - حاجبین کو ہلال
ابرو کہتے ہین حسن پر انسان مرتے - جانِ جان دیتے - چشم بد دور غیرت حور
گھورتے ہین - تمہارے چہرہ پر جز ابا کے سوا آدمی بھولے سے بھی آنکھ
اُٹھا کے نظر نہین ڈالتے ہین - طرفہ تماشا یہ ہے کوئی دیکھے کہ نہ دیکھے
آپ ہین کہ آنکھین پھاڑ پھاڑ کے دیکھ رہے ہین - تمہاری تابش دونکی
آنکھین ماہتاب مین ٹھنڈی ہوتی ہین - خوبرو لیل النور مین چاندنی کے
جلسے کرتے - دفع نظر کے لحاظ سے نجم ثاقب شہاب کو صدقے کرتے ہین
تمہاری حدت و شدت سے خلق کی کھوپری پلپلی ہوتی - چیل انڈا چھوڑتی
عطش سے پیاس خار زبان پر لوٹتی ہے - شمسی سال نا فرجامیون کا سن
قمری اسلامیونکا ماہ و سال ہے - مغز مین گرمی تو نہین چڑھ گئی جو یون ہذیان

بکے جاتے ہو۔ اس روزانہ زوال پہ دعوے لایزالی۔ گرگٹ کی سی پرستش
پر ادعائے معبودی نری بیہودگی ہے۔ ذکر فوائد مسترشد اید معنی ندارد۔
چشم بصیرت اگر ہے تو دیکھو۔ گوش شنوا ہو تو سنو۔ تمہارے اور تمہارے
پسر بد اختر کے راج میں جیسے دیکھو روزگاری محنت و اخروی صعوبت میں
مبتلا ہے۔ ہر فرد بشر عرق میں غرق و غرقاب بلا ہے۔ روز فردا عالمین کو
تہ و بالا کر کے تم ہی تو نہال ہو گئے۔ ظالم کی عمر کوتاہ تم ہی تو پچاس ہزار
سال کے ہو گے۔ اُف رے ڈھٹائی۔ بجائے شرم و شرمناکی بیحیا
چشمی منفعل ہو عرق انفعال میں ڈوبو۔ دل میں ندامت کر کے بیٹھو
بس انہی بیرخیو نیبر زرد ہو کے مغرب میں منہ چھپائے مشرق سے
نکلتے ہو۔ مشفق شفق کی طرح پھولو نہیں۔ آنکھوں میں خون نہ اُتر آئے
تو سہی۔ (روز۔ شب سے) یہ تو وہی مثل ہوئی۔ ہماری بلی اور ہمیں ہی
سے میاؤں۔ تمہارا نور ہمارا ضیا پذیر ہو کے کیا ہمیں ید بیضا بتلاتا ہے
دعوائے ہمسری کر کے جو منہ کی کھاتا ہے۔ لیلۃ البدر و شب دیجور سے
ہویدا ہے۔ نشائیش میں نشاط میری ذات سے ہی۔ نوروز۔ بہرام
تہوار۔ جنوری۔ عیدین۔ صوم۔ حج۔ جمعہ۔ تیرتھ۔ زیارت۔ ہماری
دینی دنیوی صفات سے ہی۔ اسپر کیا منحصر ہے بارون ماہ سارا جہان

ہمارا اشتاق ہے۔ ہم نہ ہون تو مطر ابتر سرما شاق ہے۔ ہمارے انعامات کا
مشکور سارا آفاق ہے۔ ناشکرا آفاقی قرمساق ہے آپ ذری اپنی سیرت
وصورت کو بھی ملاحظہ کیجئے۔ اندہیری کیسی کالی بلا ہے۔ بہیانک بشرہ
جیسے تماکو کا پنڈا ہے۔ آپ کے سائۂ عافیت مین پلنے والے شریر
وشپرک۔ چور۔ نقب زن۔ ڈاکو۔ شب خونی۔ درندے۔ گزندے ہین
جو باعثِ مرگ ہین (شب۔ روز سے) ہر چند سعادت اُخرٰی وعشرت
دنیا کا سرمایہ مین ہون۔ بارے بحث کرکے طول عمل کرنا نہین چاہتی
ہے کہے رہ بھی نہین سکتے ہون۔ شکر نعما پسند شکور ہے ناشکری مین کفران
نعمت ضرور ہے۔ دیکہو دن کے تہکے ماندے کی خصوصاً درماندے کی
عموماً۔ اگر ہم پرداخت نہ کرین تو کیسے لوگ سفر مین گذر۔ حضر مین بسر
کر سکین معاذ اللہ تم بہر صورت صورتِ قہر شدید ہو۔ لاخیر تمہارا
شدّا دسے ہے۔ حاصل بکائنات راحت ہے۔ سو وہ تمہاری کائنات مین نہین
ہے۔ حتٰے کہ نوم جو ستّہ ضروریات سی ہے وہ بھی دنمین از روے
حکمت علت ہے۔ منزلت میری شبکور۔ وسبے بصر کیا جانین ماہیت کو
اصحاب بصیرت ومعنی جانین تو جانین۔ مصرع ہزار شکر کہ باطن میرا
سیاہ نہین ٭ جو شئے میرے ہمرنگ ہوتی ہے۔ تبرک ومتبرک

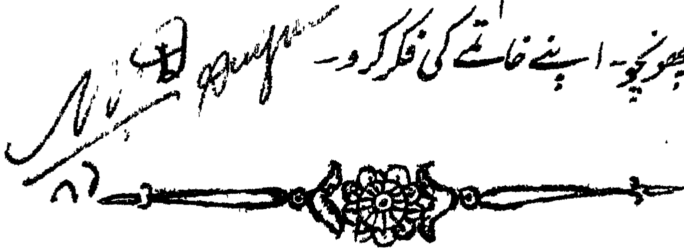
ہو جاتی ہے۔ شک ہو تو اسلامی سیاہ نشان۔ حجر اسود۔ پوشش کعبہ غلاف مزارات مقدسہ۔ درباری لباس وغیرہ کو دیکھ لو۔ اہل نکبت کا خوشی منانا دکھین۔ ذی دولت کا رات مین ہے۔ وہ بے تکلف و سادہ یہ پر تکلف آراستہ ہے۔ تم مصادر تکلیف ہو۔ ہم مصدر تکلف ہین۔ گو تفصیل تکلف تکلیف ہی۔ بس اتنا تو کہہ دیجئے۔ لوگ چاندنی کی رات کے جلسے کرتے ہین یا دہکتا لے کی دہوپ کے۔ اہل قدرت رات کی قدر کرتے۔ لیلۃ القدر مجھے بولتے۔ بل مصرع ہر شب شب قدر است اگر قدر بدانی کہتے ہین۔ میری شان مین اللہ تعالیٰ نے سورۂ قدر نازل فرمایا ہے تا اہل کیا جانے۔ اہل ہماری خیرات۔ برکات جانتے ہین تب تو ہمین شب برات پکارتے ہین۔ تنزیل قرآن معلّی۔ معراج حضرت رسول اللہ مجھہ مین ہوئی ہے۔ نزول تقدس و تعالیٰ۔ رحمت خداوند اعلیٰ الاعلیٰ دائماً مجھہ مین نازل ہوتی ہے۔ تم زحمت۔ ہم رحمت۔ تم صایمین کے مانع آب و دانہ میرا کام کہلانا۔ پلانا۔ تمہارے ہنگام کی خیرات بخیر رہا۔ میرے وقت کے حسنات حسن ویسے رہا۔ تم صفت اشرار پردہ در۔ مین صفت ستار پردہ ور اپنا او ڈپچہو۔ ہمارے سانپ بچہو۔ ہم سے بدظن۔ اغماض نقب زن آپ کی فضولی کی حجت بیّن ہے۔ شیر بے بال دیر ہے۔ لگہڑ کے سر مین

سرخاب کا پر ہے۔ موذی پروری میں تمہارا درجہ بدرجہا بڑھا ہوا ہے۔
پرندگان شکاری کا دست تظلم ستم بپا کر رہا ہے۔ بددعا سے تمہیں عجز و نحا
عین زوال ہے۔ اختراقی کی زندگی وبال ہے۔ (رزق شب سے
احسن الخالقین نے تمہیں سواد الوجہ فی الدارین بالوجہ کیا ہے۔ نا سزا کے
دن دہاڑے اندھیر مچانے کی سزا ہے۔ مسلمین علیہ کسب کی محنت راحت۔
بلا مشقت دولت پائی ہے (اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا)
کے کیا معنی۔ ہمارے اوقات میں کامل تک شاغل و مشغول ہیں۔ تمہارے
مشاغل فسق و فجور۔ تم فاقرون کے صدر الصدور ہے جیسے دیکھو اسی فعال
فاعل و مفعول ہے۔ تم وقف خیرات ہے۔ ہمارا وجود موقوف بلا حرفت و
حرفت و تجارت و معاملات و انتظامات ہے۔ با این ہمہ اگر تمہیں ہمیں
وصف زاید الوصف نظر نہ آئیں تو گر نہ بیند بروز شپرہ چشم چشمۂ آفتاب
را چہ گناہ ؏ ۔ بتلاؤ تو دنیا کے جلوے نظارے چہل پہل ساری ہماری
ریاضت کے نتیج ہیں کہ تمہارے عیش و عیاشی کے نتائج۔ تمہارے
زشتیٔ اعمال و عمل سے لوگ جو تباہ کار و تغافل شعار ہو جاتے۔ دامن کاہلی
میں پیر پھیلائے سوتے ہیں۔ انہیں خواب غفلت سے بیدار کر دیتا ہوں
اچھا کرتا ہوں کہ برا۔ او شب دیجور تیرہ و رنجور پر تم بہار ہی ہو۔ انہیں تمہیں

بیزاری ہے۔ میرے منتظر و انتظاری ہیں۔ بھئی بہت وہ مری کی سند نہیں
انصاف شرط ہے۔ فرماتے ہو مجروح کو جاں دنی مارتی ہے کہ وعیوب۔
ادسفاک ہیں سنگھو ہیوں۔ تم دیکھو ہو۔ یہ سب کچھ در کنار۔ ابھی میری آمدنی
نہیں تو تمہاری درخری کہاں۔ یہ نخرے تلّے کہاں۔ سارے کے چرچلے
نابدولت کے ہیں دولت نہیں تو تمہارے لئے دولت ہیں۔ (شب روز ہے)
لاخیر کے خیر کا کیا کہنا۔ اے نا جرباں تمہاری بھر سے در تو بند ہے کہ
و از۔ بچھے اب اجابت سد و سے کہ باز۔ قوت تیرہ رکھتے ہو تو امتیاز
کرلو۔ تم مرجع سیئات ہو۔ میں منبع حسنات ہوں۔ جاگو تو خدا کو سوؤ تو راحت ملے
دعا کرو تو دعا ملے۔ جھوٹے دعوے۔ ناحق کے جھگڑے بکھیڑے۔
کیسی بری۔ راہ زنی۔ جدال قتال بہرحال تم سے ملے جلے ہیں کہ مجھ سے دن کے
کشت و خون کا عوض شب خون سے ہے نہ یہ کہ شب باعث خون سے ہے۔ میرے
عہد میں چوری۔ چوری چھپے سے نکلہ تمہاری طرح سرزد ہوا ہے۔ آپ کے
علم و فضلے کیا ہیں مروان ابن الحکم کے معاملے ہیں۔ چراغ گل تو پگڑی غائب کی
مثل ہے دن دہاڑے ایک کی ٹوپی دوسرے کے ہاتھ آپ کے بدولت نقدِ
وقت فی الاصل ہے تیرا آپکا ہرادہ فضولی انتظامی جھگڑے پر لڑے پھندے پھنسنا
کویا محل مہمل ہے۔ عالمیاں جانتے ہیں نظم و نسق عالم کے چرخ کے محور ہم ہیں۔

گردون دفار پارلیمنٹین مجھسے تعلق رکھتی ہین (روز) کلیمون نے کم طالعون کی
کلیم بختی کو تمہاری سیاہ بختی سے منسوب کیا ہے۔ (شب) کیا تمکو متکلمین و
منجمین یوم النحس نہین کہتے ہین (روز) مین سعد ہون مجھہ مین حضرت محمد صلعم
کا نبوت پر بعث ہوا ہے (شب) مین اسعد ہون۔ آنحضرت کا مبعوث ہونا۔
حضرت موسیٰ کا بحث کرنا مجھہ مین ہوا ہے۔ تمہارا بحث کرنا۔ عبث و بیجا ہے۔
(روز) جشن نوروزی۔ دربار شاہی ہم مین ہوتے ہین۔ (شب) لیوی و جلسہ
شاہنشاہی کیا مجھہ مین نہین ہوتے ہین۔ (روز) ہم مین مردانہ کھیل سپاہیانہ
ورزشین۔ امور منافع و نافع ہوتے ہین۔ تم مین سیاہ کاری عیاشی بدمعاشی
ہوا کرتی ہے۔ (شب) تم مین بدمعاشی اور اوباشی کے علاوہ کیا کچھہ خرابی
نہین ہوتی ہے۔ اکل و شرب بآئین شریعت صواب ہے۔ ناصواب کا عذاب
تمہاری گردن پر ہے۔ وجہ کیا دنکو نا مشروع اگر دہیا نہ ہو تو رات کو ہم کیسے ہو
(روز) ہمارا نور ضیاء السما والارض ہے۔ جب ہم نور افشان ہوتے ہین
تمہین ستارے کشان کشان نبات النعش پہ لادکر لے جاتے ہین۔ (شب)
جب ہم دامن کشان خرامان ہوتے ہین۔ تم بھی تو زرد رو ہوکر دلدل مین
دہنسے جاتے ہو۔ اجی یہ دونون کیسی یہ بڑائی کیا ہے۔ میرے آگے
تمہاری ہستی کیا ہے ایک لکہ سحاب تم دونون کے ہست کو نیست کئے دیتا ہے

پروا رہے چلنی گھڑے کوئی برسات کی طرح کیون نہ برس پڑے - مجال
کیا جو اپنے پہ آنچ آنے دے - اِتنے تو بہہ نجائے - زبان کو تھامئے -
مُنھ کو سنبھالئے - بیرخی مین کج بحثی سے کہین ردیف سخن نہ بگڑ جائے -
بس اب یہ غلام دستگیر خان شادؔ شبانہ روز کے ناشاد بکھیڑے کچھ کم مین ہین
جو لیل و نہار کے جھگڑے اپنے سر لئے بیٹھے ہو - یہ دونو حربا کی طرح مُنھ کو کالا
اور چونہ لگائے ہوئے رات دن لڑا ہی کرین گے - دنیا کا خاتمہ ہو جائیگا پر انکا
مناظرہ ختم نہ ہوگا تمہین خاتم النبئین کا واسطہ - بیواسطہ افکار سے ورگزرو
اسرار تک پہونچو - اپنے خاتمے کی فکر کرو -



تمہید

جب سے فارسی نوشت سرنوشت گورنمنٹ حیدرآباد سے
بوجہ اردو خوانون کے حک ہوئی تو بس اُردو دانی ہی ہمہ دانی
کی محک۔ مفقودی عربیت مقصود انگریزیت بلاشک۔
تحصیل علوم لاحاصل ہوکے اُردو مین خط وکتابت علی العموم
ہوئی۔ تب سے فارسیت میری معدوم ہوکر اُردو نگاری
طبیعت سے منظوم ہوئی۔ چونکہ ہیچمیرز نے پیشتر ہی التماس
کردیا ہے کہ بوجہ ہمدست نہ ہونے مکتوب زمانِ گذشتہ
کے جو بیشتر بہ زبان فارسی تھے۔ اُنپہ صلواۃ پڑھ دیا ہے
من بعد اتفاقاً جو لکھنے کا اتفاق ہوا ان چند نامہ کا اندراج
ہرچند کسی شمار مین نہ سہی۔ بارے اُن نامیون کی نام
کا اس قرطاس مین شمار رہا تو سہی۔

وہوہٰذا

بنام میرزا محمد حسین خان مصباح السلطنه کانسل دولت ایران مقیم بمبئی

فدایت شوم۔ والانامہ انبساطے بخشید کہ شرحش راست نیاید۔ شگفت اینست که صد بار دیدم و بر دیده گذاشتم۔ وز بنیا بی چون دگر بینم انشراح دیگری یابم۔ درحقیقت صدق و محبت جذبے دارد که قوت و کشش مقناطیس ازان نصیبے ندارد۔ کو یارا تا کیفیتِ دل بزبان و از زبان در بیان آید۔ من بنده نه صرف روحی فداک میگویم۔ بل بدل سرت گردم۔ قربانت شوم۔ للہ الحمد که این احقر العباد و آن خیر العباد فی کل حال فی کل حین خیریت استیم و عافیت خواه یکدگر هستیم۔ امّا تحیر داشتم و متحیر بودم ازانکه آخر باعث کیست موجب چیست که مستوجب چنین کم التفاتے جناب شما باشم۔ بارے مراحم جامه مرهم زخم جگر بیدل آمد۔ چشم از لطف زیاده بخشش عالی دارم تا این و داد و اتحاد از دل سر و شش منزل دور نیفتد — شعر — خراب یک نظر از چشم نیم خواب توایم ؛ بحال ما نظرے کن که ما خراب توایم ؛ نور العین نواب محمد عسکری خان در بمبئی است۔ هما نا ایشان با یشان ملاقی خواهند شد۔ حساب بوسے سپارند تا زر بسپارد۔ التفات شما بیش باد۔

ایضاً

رباز است نامه فرستم جوابش نیافتم - ساعت بدین ساعت رسید
حصول عکس بالعکس آمد - طالب به شکوه ها زبان کشاید و من مطلوب گویا
شکل تصویر لب بند و خاموش - هیهات به نظر احباب شبیه من مرا بلا شبه
شتبه ساخت - گو بینا تنگ چشمی انگیس باعث دل تنگی ما است نه منجانب
ب شما قرطاس ها اسمک بند حایل گردنم است و اشتیاق عاشق و
شوقش زنار یکرم -

ایضاً

سپاس خدای را که این مبتلائے ولا جناب والا را سور و سرور
شتنه و بصارت و بصیرت ارزانی فرموده تا بیکدگر منظور و ناظر و
شکور و شاکر باشیم - اگر بشکر موهبتش هر بن مویم زبان گردد یکے از
ار و اند کے از بسیار را دانتوانند - چه مرا ملتفت دوستی و دستے
خت - که ذاتش حسن است و صفاتش حسن - زہے روزگارم و
خہے خوش وقتی که زنار التفاتش زیب گلویم ساخته - خدا یا رشته الفت
سسته مباد شبیه بیچیمرزم نواب محمد عسکری خان هرگاه از مبئی
سید ند - رسانیدند و لیک یار سل شبیه قوطی گذارد - الی یوم
حصول نشد - بیت لبکه پیوه دیم را و انتظار ه آبله افتاد در پایے نظر

چون از شبیه هاے مرسله و موصوله یکے پسندم بود باز پس خدمت عالیست
چشمداشت آنکه همچنان بقد و وضع و پیمایش باشد و بس - مگر عکس
نفس اینجائی علت بر داشتند که غایت ثبت شبیه بر صفحهٔ سوانح عمرم صورت
خود نمائی است حال آنکه مقصودم بیش ازین نیست تا حضرات بینش از
روے قیافه دانند و بینند که عکس من سوانح مرا بلسان حال گویا است
یا عکس از من بنده تمثال میمون و طوطی اشارات و قال پیدا - نظر
بر آن مسئلت خواه هستم بفرمایند انچه مناسب احوال بود - بهنگی میوهٔ خوب
بخوبی موصول آمد - جدا تین که بوصف حلاوتش لب بند است و دهن
و زبانم بر ذائقه - لذتے داشت که هیچ لذت بوسے نمی رسید - چون
تقدس و تعالی نا خورده قسمش منیخورد من که باشم تا بخورم و بتوصیفش
رطب اللسان نباشم - از شادالی سیب شیرین جیان آسیب به سیب ذقن
شیرین رسیده نه ابرویش مانده - نے امید بهی - هر چند انگور بصورت
آبلهٔ دل هیچو راست مگر بسیرت و لطافت همسر شراب طهور - آرے فخری
از صاحبی مبئی بهتر - و بیضة الحمام همانا از خایهٔ غلامان برتر - و خایهٔ غلامان
از رنگش بابائے ماوراء النهران خوشتر است - هرگاه از اثر حلاوت
حلوائے بیدود - کاغذ نباتی - نے قلم نیشکر - مداد شیرهٔ شکر گشت بنگارش

وگزارش خط شکر۔ خط شکر بازگشت۔ خوان کرم پُر۔ خانۂ احسان آباد۔

موسومۂ حضرت فخر الدین میانصاحب چشتی

واحسرتا۔ وامصیبتا۔ این چہ سانحۂ جانکاه وروح فرسا قبل از وقت پیش آمد۔ اے کاش مادرگیتی نزادے۔ تا این نادیدنی دیدمے نے شنیدمی۔ ہیہات چہ چاره کنم۔ حالیہ بر حالت زار خویش زاری کنم یا بفراق آنحضرت رضی اللہ تعالے عنہ بکا۔ ہرچند علیہ الرحمۃ از چشم بصیرت دور نیستند فاما من مہجور آن دل ودیده کو وکجا یارائے ابصارت تانہان وآشکار دریابم۔ خدایا چہ واقعۂ مرگ انداختی کہ مارا از زندگی باز انداختی چون مقصود در نظر است ونہ مقصد تد نظر۔ چشم کوراست وگوش سراسر کر۔ بیت دریبچ پرده نیست ونباشد لقاء او۔ عالم پُراست از وے وخالیست جائے او۔ حیرانم انچہ میدیدم کنون کجا جویم۔ ہرانچہ می شنودم بکہ گویم۔ الہی بسروسامانی کہ خود را میرسامان می شمردم۔ باین بے بسروسامانی گذاشتی۔ ندانم این زندگی زنده درگور تا چند بہ عذاب بگور فرو برد۔ سبحان اللہ گل نماند خار بماند۔ جان جان نباشد تن بیجان باشد کیست تا بود بے بود خواہد۔ اگر بخواہد دلش نابود باد۔ دلم ازین حادثۂ دونیم ہست وجگر پاره پاره۔ وآمد وشد نفس بر روانم آره۔ چون از بیان زبان

خامۂ شق است و دستم لرزان - حیرانم بکدام حرف و عبارت تعزیت نامہ
نگارم - اولی آنکہ داغ زبان قطع کنم و در عریضہ ملفوف - تا ہرچہ داند و بیند
آشکار گوید ۵ بے او گزیستہ ام زحمت این درد بسنج ؛ بگذر از مرگ کہ
وابستۂ ہنگامی ہست ؛ اگر زندگی بسخت جانی ہمپائی کند - بچہلم حاضر می شوم

بنام حاجی محمد علی سیاح محلاتی

سرت گردم - سلام علیکم و قلبی لدیکم - مدتی است نہ نامہ یافتم نے بنگارش نامہ
پرداختم حالتے دارم کہ نیمہ اش کافر بہ جہنم مبیناد - ہی وائے آنچہ سانحۂ جانگزا
سوہان روحم آمدہ کہ طاقت و تاب از قالب و قلبم برآمدہ - **شعر**
آہ امروز از ورق گردانی رنگ ظہور ؛ نسخۂ نایاب معنیٰ نایاب شد
اعنی نہ صرف انتقال مرشدنا و مولانا حضرت شیخ محمود میان چشتی رضی اللہ
عنہ و رضوعنہ شد بل از شدائد الم فرقتش من بندہ زندہ بگور شد - چون
وصل حضرت بواصل والہ و لای ولا بود - بلائے ہجر بہ ہجور چہا خواہد بود
چون نسبت عقیدتم از فدویت گذشتہ بہ عبدیت رسائی داشت - حال
بوصال آنحضرت مبتلا، فراقیکہ باشم اندازہ اش زان والاخفا نخواہد بود
الباقی عندالملاقی - اگر تصدیع گرامی اوقات نباشد مصدع شوم - بعالیجناب
مصباح السلطنۃ از من نارسا بس سلام بیام رسانند - قوطی تصاویر کہ لطف

داشتند از ان بست دانه بسوانح عمری چسپ شد۔ باقی مردے که تا مردمی کرده برزد۔ افسوس کار هم مختل شد و کرمت شما تعطل۔ رحمت بگو ریدر بخشش تا چنین زحمتی بسر آورد۔ اگر نه چندان هرج شود بعد چندے چند تا شبیه دیگر مرحمت گردد۔ عنایتکم زاد۔ نیازم تزاد باد۔

بنام برادرم جناب نواب محمد عظیم الدینخان بهادر تعلقدار

بحمد الله صحت دارم و خیریت حضرت میخواهم۔ توقفیکه بگزارش نیایش نامه آمد۔ باعثش علاوه حالت منتظره۔ انتظار گذشتن عرضداشت والا به پیشگاه عالیجناب نواب مدار المهام بهادر داشتم۔ ولیکن لا یومنا غدا نویدے نیافتم۔ ازانجاکه من بنده بجناب ممدوح گاه گاهے رود۔ همانا بروزهای عید تذکره طوی مناسبت تام داشت۔ للعجب مرزا مصطفی بیگ صاحب باوصف منصرم معتمدی انصرام درخواست عالی هنوز ازچه نکردند۔ وجهه غیر پیدا است که چیست مستحسن آنکه بموصوف الیه اشارت رود۔ هرگاه بسرکار عرضیه گزارند و گزارش نمایند هم مرا ازان ایما دهند تا بنده نیز اندران موقع همزبان شان باشد۔ دی شنیدم گرایش حضرت بخاطرش گران است ازانکه خزانهٔ عامرهٔ سرکار عالی زیربار قرض و خالی است و زر واجب الادا بیعد بعد باقی است۔

ایضاً

رحمت نامهٔ عالی مرهون مرحمت ها گردید زہے نامه چهی جامه که درویش همچو من
بے سروسامانی را سروسامان سربلند می بخشید - ولیک از شکوهٔ حضرت
خصوص عدم عرض احوال خویشیم مترددم چه زین پیش عریضهٔ فرستاده ام
تا بدینا رسائیش از نارسائی بختم باشد - بهر حال حالیه مقرون عافیت استم و دایماً
ملامت خواه حضرت استم - درباره استدعاے جناب تفحص نمودم چون جناب
میرزا مصطفی بیگ صاحب برخی دیدم عند المذاکره بجناب مدار المهام بهادر
روے سخن بذکر خیر شما آوردم و التماس کردم به آن خیرات مال مُحرِی
نیست عقد دختر بستند و عقده کشائی رسوم از واجب نمیتوانند - زر مدد
خرچ دوره از ضلع بدین عندیه حاصل نه کردند تا عند العروس از تحصیل
بے تسهیل مصارف آید فی الوقت وقت بر روے کار است و وقت منتظر
مساعدت سرکار - عالیجناب به استجاب تمام شنودند و تاسف فرمودند
انشاء الله تعالی مکرر ملتمس خواهم شد فقط.

تمت

صحتنامۂ کتاب نغمات پریشان

ناظرین سے استدعا ہے کہ پہلے ان الفاظ کی تصحیح فرماکر بعدہ ملاحظہ فرمائین۔

سطر	غلط	صحیح
لوح	حگیم	حکیم
"	(ان)	(ان)
۱۱	باطن	کو رباطن
۲	سنبجہ	سنبجہ
۳	گلگون تبشرہ	گلگون یا شبرہ
۵	پیگلی	پگہلی
۶	شمع	شمع کی
۱۱	مهندی	مہندی
"	لوسے	بوسے
۲	(مرتب)	(مرتب)
۳	تازگی	تازگی
۹	خانگی	یار خانگی
"	نامہ	نامہ
۱۳	جسن	جسن
۱۶	ہیات	ہیہات
"	چھپی	چھپی
۱	آپکے تکلیرین	آپ سے تکبیرین
۱	آشنائی	اشنائی
۱۴	برگ وسے بر	برگ و برسے
"	مالالی	پامالی
۲	تیاشے	تباشے
۳	غنتین	منتین
۵	بس	بسن
۱۴	ڈوڑ	پا دوڑ
۶	یگ	پک
۷	لعین	لعین

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۹	۱۲	توبہ	توبہ
۲۰	۹	ہین	ہین
"	۱۰	اسلیے	اسلیے
"	۱۴	تنگ	تنگ
۲۱	۱۴	کیا	کیا
۲۲	۱	آنچل	آنچل
"	۴	ہی	ہی
"	۱۱	اسلیے تا	اسلیے تا
۲۳	۱۱	دھوتر شاد	دھوتر پرشاد
۲۵	۱	یزید بریزید	مزید برمزید
"	"	ہیات	ہیہات
"	حاشیہ	سمیزم	سمیرزم
"	۶	آتے	آتی
۲۶	۱	شکوہ رہتے	شکورسنے
۲۸	۱	سد	سدا
"	"	اسیکے	اسکے
"	۲	پچہار	پچنار
۲۹	۱۵	لاچاری	لاچاری مین
"	حاشیہ	باطلہ کے مشایخ کا	باطلہ ہو اور مشایخ کا
۳۰	۵	اس انسان	انسان اس
"	۸	دکھلانے	دکھاتے
"	۱۲	عریضہ	عریضے
۳۱	۱	سید ہے	سید ہی
"	۱۲	مشرعی	شرعی
۳۲	۶	خیالون یہان	خیالون سے یہان
"	"	طریقہ	طرفہ
"	۱۵	ہارے	ہمارے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۰	۱۱	کرتے	کرستے
۳۴	۱۱	دی	دی تو
۳۵	۱۱	دربانگی	دربانگی
۳۶	۷	سرمہری	سرد مہری
۳۷	۲	ہارکو	ہار کوجو
〃	۱۲	کیسے جائین	کیسا جائین
〃	۱۵	دست اجابت	دست اجابت۔ اجابت
۳۹	۸	آناجا	آناجانا
〃	۱۵	فراشی	فراشی
۴۰	۱۲	فصول	فضول
۴۱	۳	مدمت	مذمت
〃	۷	لکتی	لگتی
۴۲	۱۵	سماتے	سماتے
〃	〃	شجدہ	سجدہ
〃	حاشیہ	علیحضرت کہ بار	اعلیحضرت کی بارہ
۴۳	۶	قرآن	قران
〃	۸	شادمانی	شادمانی
۴۴	۶	اسمین	اسمین
〃	۱۶	کہنا	کہتا
۴۵	۴	گپ	گپ
〃	۸	فقط ستیا	ستیا
〃	۱۳	بارہ	نار
〃	۱۱	لگے	لگی
۴۷	۱۲	مہندی	مہیندی
۴۸	۱۶	چلے	چھلے
۴۹	۱۵	بازازی	بازاری
۵۰	۱	اسکیے	اسکے
۵۰	۱۵	تبذل	بتبذل نہ
۵۱	۵	اسکی	اسکی
〃	۴	بیٹھے	مین نے
۵۲	۵	مشہور	مشہود
〃	۱۰	یہ	یہ
〃	۱۵	روشن	تروشس
۵	۳	تاکہ آنکہ	تاآنکہ
۵۵	۱۴	بہتیرے	ایسے بہتیرے
۵۶	۴	بہی	بیٹھے
〃	۹	بازیسی	بازیسی
〃	۱۱	جناب	جناب نواب
۵۷	۲	گردند	گردند
〃	۲	کوا	کون
〃	۵	رحت	زحمت
〃	۸	چنگا بوٹی	چنگا پوٹی
۵۸	۱	تو	تکہ
〃	۵	دکھا نہین	دکھا نہین سکتا
〃	۱۲	اشکال وپیش	اشکال پیش
۵۹	۴	فی الوقت	اسوقت
۶۰	۱	جو بھائی کے ساتھ	جو بھائی بھائی کیساتھ
〃	۲	کی	کا
〃	۶	تمہوا اپنے	تھوراسے
〃	۱۳	نہین بجا ہے	نہین بجا ہے
۶۳	۱۴	رقیب کسی	رقیب کشی
〃	۱۵	ہیات	ہیہات
۶۴	۳	کوتاہ	کوتہ
۶۵	۸	بیت المقدس	بیت المقدس میں

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶۵	۹	بیٹھنے	بیٹھتی	۱۰۵	۳	صورت خیرہی	صورت خیرہے
۶۶	۴	جیسے	جیسے	۱۱۰	۷	بندہ	بندہ
؍؍	۸	آنوسے	آہستے	۱۱۲	۹	میرے نباے	میرے نبسے
۶۶	۷	لاڈر	لارڈ	۱۱۴	۴	نکل	نکل
؍؍	۱۴	صرفہ گوٹ	صرفہ کورٹ	؍؍	۶	نظام پہ	نظام کے نام
۷۱	۴	بنج	بیخ	؍؍	۱۳	ڈولچہ	دولچہ
۷۲	حاشیہ	زبان زدن	زبان زدگان	۱۱۵	۲	ایضاً	ایضاً
۷۵	۲	ازآن	ازان	؍؍	۸	مہجبینون کی پیشانی	مہجبینوں کی پیشانی
؍؍	۷	روشن	روشس	۱۱۷	۴	قابل	قایل
۷۹	۲	ہونگا	ہوگا	؍؍	۱۵	تباتے ہین	نہاتے ہین
؍؍	۲	علمی	عملی	۱۱۹	۱۰	بتیا	بیا
؍؍	۳	محاکہ عسر یسر	محاکمہ عسر یسر	۱۲۱	۱	قرآن	قران
؍؍	۱۰	مال	مآل	۱۳۰	۶	تقد	لقد
۸۱	۵	یاسئے	پاسئے	۱۳۳	۱۰	غذ	عذر
؍؍	۱۰	ہوگیا	ہوگیا	۱۴۴	۱۳	عرض ونیازیہ	عرض ونیاز
۸۳	۱۱	تعلقات	تعلقات	۱۴۸	۵	پرست	ست
۸۴	۲	اکرام	اکرم	۱۴۹	۲	شراب و طرب	شراب و شارب
۸۵	۱	حال	چال	۱۵۲	۱۲	سرگرانی	سرگردانی
۸۶	۵	حق تو یون ہے کہ حق تو یون ہے کہ	حق تو یون ہی کہ	۱۵۵	۲	شاہ	شاد
۹۰	۸	گو	کو	۱۵۹	۲	سو	سوا
؍؍	۱۶	اگر	اگرچہ	۱۶۰	۱۳	تیغ	تیغ
۹۴	۴	تبراب	شراب	۱۶۱	۸	دودم	دودم
۹۵	۲	آزادہ	آزردہ	۱۶۷	۱۶	نسیت	نسبت
۹۶	۵	تہاتل	توتل	۱۶۸	۵	خظ	حظ
۹۸	؍؍	بنوائی	بیتوائی	۱۷۰	۱۱	گلدان	گلدان مین
۹۹	۸	سرنوشت	سرنوشت	۱۸۰	۵	مانی	بانی
۱۰۲	۱۶	کارگزاریہی	کارگذاری کے	۱۸۶	حاشیہ	راز فاش	وفاشش

اطلاع

عالیجناب نواب غلام دستگیر خان صاحب بہادر دام اقبالہم

مصنف کتاب ہذا نے اس کتاب کا حق تصنیف راقم کو

مرحمت فرما [illegible] بضابطہ رجسٹری کرائی گئی ہے۔ لہذا

کوئی صاحب بلا اجازت طبع نہ فرماویں اور جس قدر کتب

مطلوب ہوں بارسال قیمت نقد یا بذریعہ ویلیو پی ایبل راقم سے

طلب فرماویں۔ قیمت فی جلد [illegible] علاوہ محصول

راقم

محمد قمر علی مدرس مدرسہ عالیہ

حیدرآباد دکن